روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA
RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 48, Tuesday- 17 February, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۴۸ ❁ منگل، ۱۷ر فروری ۲۰۲۶ء، ۲۸ر شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ر روپئے، صفحات:۸

صبح صادق	05:52
طلوع آفتاب	07:06
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	06:39

آج کی حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے بایں طور کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے'' اور اللہ فرماتا ہے ''مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (کوئی دوسرا یعنی فرشتہ بھی واسطہ نہیں ہوگا) کیونکہ روزہ دار اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے لئے ہی چھوڑتا ہے۔ (الحدیث'') (بخاری)

کانگریس کا دہرادون میں حکومت کے خلاف زبردست احتجاج

امن و امان کی بگڑتی صورتحال اور ہلاکتوں پر حکومت کو گھیرا، کانگریس نے ریاست میں جرائم، بے روزگاری، مہنگائی، لا اینڈ آرڈر، بدعنوانی، ناقص صحت کی خدمات اور کسانوں کو فصل کا نقصان ہونے پر معاوضہ نہ ملنے سمیت دیگر مسائل پر لوک بھون کا گھیراؤ کیا

اتراکھنڈ میں لا اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال، مہنگائی اور بدعنوانی کے معاملے کو لے کر کانگریس ریاستی حکومت کو گھیر رہی ہے۔ پیر (16 فروری) کو دہرادون میں کانگریس نے حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہوئے راج بھون کی طرف مارچ کیا۔ اس دوران پوری ریاست سے سینئر لیڈران اور ہزاروں کارکنان نے راجدھانی دہرادون میں جمع ہو کر حکومت کے خلاف آواز اٹھائی۔ پارٹی نے ریاست میں جرائم، بے روزگاری، مہنگائی، لا اینڈ آرڈر، بدعنوانی، جنگلی جانوروں کے حملے، ہجرت، آفات سے متاثرہ لوگوں کو امداد اور معاوضہ، ناقص صحت کی خدمات اور کسانوں کو فصل کا نقصان ہونے پر معاوضہ نہ ملنے سمیت دیگر مسائل پر لوک بھون کا گھیراؤ کیا۔ کانگریس ریاستی صدر گنیش گودیال کی قیادت میں پریڈ میدان میں ہزاروں کارکنان جمع ہوئے اور حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی۔ کانگریس لیڈران نے 15 دنوں میں 5 قتل کے معاملے پر ریاستی حکومت کو گھیرنے کی کوشش کی۔ لیڈران نے وارننگ دی ہے کہ اگر ریاست میں لا اینڈ آرڈر میں بہتری نہیں آئی اور جرائم پر لگام نہیں لگا تو کانگریس آج سے بھی زیادہ شدید احتجاج کرے گی۔ دوسری جانب احتجاج کے پیش نظر انتظامیہ نے سیکورٹی کے پختہ انتظام کر رکھے تھے، لوک بھون کی جانب جانے والے روٹس پر بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ 4 سطحوں میں بیریکیڈنگ کی گئی تھی تاکہ مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکے۔ لوک بھون کی طرف مارچ کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم بھی ہوا۔ اس دوران کانگریس کارکنان 2 بیریکیڈنگ پار کرنے میں کامیاب رہے، جس کی وجہ سے کچھ دیر تک حالات کشیدہ رہے۔ ساتھ ہی پولیس کو بھیڑ کو کنٹرول کرنے میں سخت مشقت کرنی پڑی۔ کانگریس لیڈران نے ریاستی حکومت پر لا اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہنے، مہنگائی پر قابو نہ کر پانے اور بدعنوانی کے معاملوں میں سست روی کا الزام عائد کیا۔ ساتھ ہی پارٹی نے ریاستی حکومت کو وارننگ دی ہے کہ اگر حکومت نے جلد ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تو احتجاج میں مزید تیزی لائی جائے گی۔ یہ مظاہرہ ریاست میں امن و امان کی بگڑتی صورتحال، بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، خواتین کے خلاف جرائم، اور زمین مافیا کی سرگرمیوں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ کانگریس نے اس گھیراؤ کو حکومت کے خلاف ایک وسیع 90 روزہ مہم کا نقطہ آغاز قرار دیا ہے، جس کے تحت اگلے تین ماہ تک ریاست بھر میں سڑکوں سے لے کر اسمبلی تک احتجاج کیا جائے گا۔ مظاہرین نے پریڈ گراؤنڈ سے لوک بھون اور راج بھون کی طرف مارچ کیا، جس دوران پولیس کے ساتھ جھڑپیں بھی ہوئیں اور پولیس نے کچھ رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔

راجستھان: کیمیکل فیکٹری میں بھیانک آتشزدگی، ۷ر مزدور ہلاک

آگ لگنے کی وجہ تاحال واضح نہیں ہے۔ ابتدائی طور پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شارٹ سرکٹ یا آتش گیر مادے کی وجہ سے آگ لگی۔ اس دوران انتظامیہ نے معاملے کی مجسٹریل انکوائری کا عندیہ دیا ہے

آگ لگنے کی وجہ تاحال واضح نہیں ہے۔ ابتدائی طور پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شارٹ سرکٹ یا آتش گیر مادے کی وجہ سے آگ لگی۔ اس دوران انتظامیہ نے معاملے کی مجسٹریل انکوائری کا عندیہ دیا ہے۔ راجستھان کے بھیواڑی واقع خوش کھیڑا انڈسٹریل علاقے میں پیر کی صبح زوردار دھماکے کے بعد بھیانک آگ لگ گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق نجی صنعتی یونٹ میں لگنے والی آگ میں تقریباً 7 مزدوروں کی المناک موت ہوگئی جبکہ متعدد افراد شدید جھلس گئے ہیں۔ حادثے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔ اس واردات کے بعد پورے علاقے میں سوگ اور وحشت کا ماحول ہے۔ اطلاعات کے مطابق خوش کھیڑا انڈسٹریل ایریا کے پلاٹ جی 1-118 بی میں پیر کی صبح اچانک زوردار دھماکہ ہوا اور پھر آگ کے شعلے اٹھنے لگے۔ اطلاعات کے مطابق آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے خوفناک شکل اختیار کر لی اور پوری فیکٹری کو اپنی زد میں لے لیا۔ آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ اندر کام کر رہے مزدوروں کو باہر نکلنے کا موقع نہیں مل سکا۔ پولیس کنٹرول روم نے صبح 22:9 بجے ریکو فائر بریگیڈ کو واردات کی اطلاع دی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق تقریباً 6 مزدور جھلسنے کے باعث موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ فائر بریگیڈ نے بڑی مشقت کے بعد تمام لاشوں کو باہر نکالا۔ کچھ لاشیں اس قدر جل چکی تھیں کہ ان کی شناخت کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، انتظامی افسران، فائر بریگیڈ کی متعدد گاڑیاں، ریسکیو ٹیمیں اور طبی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ پورے علاقے کو گھیرے میں لے کر آگ پر قابو پانے اور اندر پھنسے افراد کو نکالنے کے لیے آپریشن شروع کر دیا گیا۔ افسران کے مطابق دو افراد کے اندر پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ آگ لگنے کی وجہ تاحال واضح نہیں ہے۔ ابتدائی طور پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شارٹ سرکٹ یا آتش گیر مادے کی وجہ سے آگ لگی۔ اس دوران انتظامیہ نے معاملے کی مجسٹریل انکوائری کا عندیہ دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی فیکٹری کے حفاظتی انتظامات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ اس المناک حادثے کے بعد انڈسٹریل ایریا میں کام کاج میں خلل پڑا ہے۔ انتظامیہ نے جاں بحق افراد کے لواحقین کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔

آئین 'ہم لوگ' سے شروع ہوتا ہے نہ کہ 'بھارت ماتا کی جئے' جیسے نعروں سے: اویسی

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے کہا کہ وندے ماترم گانے اور اس کا احترام کرنے کو ملک سے وفاداری کا امتحان نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس ہندوستان کو ایک مذہبی ملک بنانا چاہتے ہیں۔ جمعہ کو نیوز ایجنسی اے این آئی کے ساتھ ایک انٹرویو میں اویسی نے کہا کہ آئین 'ہم لوگ' سے شروع ہوتا ہے نہ کہ 'بھارت ماتا کی جئے' جیسے نعروں سے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آرٹیکل ۲۵ر مذہبی آزادی کے بنیادی حق کی ضمانت دیتا ہے۔ درحقیقت، مرکزی حکومت نے ۱۲ر فروری کو ایک حکم نامہ جاری کیا تھا جس میں قومی گیت وندے ماترم کا اسی طرح احترام کرنا لازمی قرار دیا گیا تھا جس طرح قومی ترانہ جن گنا من کا ہے۔ حکم نامے کے مطابق قومی گیت کے تمام چھ بند، جو ۳ر منٹ اور ۱۰ر سیکنڈ کے ہیں، گائے جائیں گے۔ ویر ساورکر کو بھارت رتن دینے کے مطالبے پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جسٹس کپور کمیشن نے ساورکر کو مہاتما گاندھی کے قتل کی سازش میں ملوث قرار دیا تھا۔ انہوں نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کے خلاف تحریک عدم اعتماد اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے خلاف تحریک میں کسی بھی کردار سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میونسپل انتخابات کے دوران بی جے پی نے بار بار ان کا نام لیا اور طنزیہ انداز میں کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں۔ ٹیپو سلطان کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ ٹیپو انگریزوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ ٹیپو نے ویر ساورکر کی طرح انگریزوں کو خطوط نہیں لکھے۔

ابو سلیم کی ۲۵ر سال قید کی سزا مکمل، پھر بھی سپریم کورٹ نے راحت دینے سے کیا انکار!

انھیں ۱۱ر نومبر ۲۰۰۵ر کو حراست میں لیا گیا تھا، اس پر سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا تھا کہ کیا وکیل چھوٹ کو جوڑ کر ۲۵ر سال کا شمار کر رہے ہیں؟

ممبئی: ممبئی میں 1993 کے دوران پیش آئے بم دھماکوں کے قصوروار گینگسٹر ابو سلیم کو سپریم کورٹ نے قید سے فی الحال آزاد کیے جانے پر روک لگا دی ہے۔ سپریم کورٹ نے سلیم کی رہائی سے متعلق عرضی خارج کر دی۔ جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ نے کہا کہ ناسک جیل سے ملے دستاویز کے مطابق ہائی کورٹ معاملہ کی سماعت کرے گا۔ ہائی کورٹ کو جلد سماعت کی ہدایت دینے سے بھی سپریم کورٹ نے منع کر دیا۔ دراصل ابو سلیم کے وکیل کا کہنا تھا کہ ان کے موکل نے 25 سال کی سزا پوری کر لی ہے، اس لیے جیل سے رہائی کی اجازت دی جائے۔ وکیل نے بتایا کہ سلیم کو 11 نومبر 2005 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اس پر سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا تھا کہ کیا وکیل چھوٹ (ریمشن) کو جوڑ کر 25 سال کا شمار کر رہے ہیں؟ 'بار اینڈ بنچ' کی رپورٹ کے مطابق سینئر ایڈووکیٹ رشی ملہوترا نے کہا کہ ابو سلیم کو 10 ماہ سے ناجائز طریقے سے حراست میں رکھا گیا ہے، اس کی سزا 25 سال سے زیادہ نہیں ہوسکتی ہے، اور ہائی کورٹ اس کا کیس نہیں سن رہا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ 25 سال کو لے کر جو کنفیوژن ہے، وہ صرف ریاضی کی غلطی ہے، اور کچھ نہیں۔ انھوں نے سپریم کورٹ سے گزارش کی کہ ہائی کورٹ میں آئی جی پی کا حلف نامہ ہے، اسے بھی دیکھنا چاہیے۔ توجہ طلب ہے کہ ابو سلیم کو طویل قانونی لڑائی کے بعد 11 نومبر 2005 کو پرتگال سے حوالہ کیا گیا تھا۔ ہندوستان اور پرتگال کے درمیان حوالگی سمجھوتہ کے تحت سلیم کو سزائے موت نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی اسے 25 سال سے زیادہ قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ ابو سلیم کو 2002 میں پرتگال میں فرضی پاسپورٹ معاملہ میں گرفتار کیا گیا تھا اور ہندوستان نے اس کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ جب پرتگال نے ابو سلیم کو ہندوستان کے حوالہ کیا، تو یہ شرط رکھی تھی کہ ہندوستان ابو سلیم کو پھانسی کی سزا نہیں دے گا، اور نہ ہی 25 سال سے زیادہ کی جیل ہوگی۔ ہندوستان کی یقین دہانی کے بعد پرتگال کی عدالت نے فروری 2004 میں حوالگی کو منظوری دی۔ 11 نومبر 2005 کو ابو سلیم پرتگال سے ہندوستان لایا گیا۔ یہ یقین دہانی اس لیے اہم تھی کیونکہ پرتگال میں موت کی سزا نہیں ہے اور قید کی زیادہ سے زیادہ مدت محدود ہوتی ہے۔ اسی لیے پرتگال نے ہندوستان سے اسی طرح کی شرطوں پر ہی حوالگی کو منظوری دی تھی۔

اناؤ معاملہ: متاثرہ کے والد کی حراست میں موت کیس میں کلدیپ سنگھ سینگر کی سزا بڑھانے کی مانگ، ۱۹ر فروری کو سماعت

نئی دہلی: اناؤ کیس میں متاثرہ نے دہلی ہائی کورٹ میں عرضی دے کر کلدیپ سنگھ سینگر کی سزا بڑھانے کی مانگ کی ہے۔ والد کی حراست میں موت کے معاملے میں 19 فروری کو سماعت مقرر ہے اناؤ واقعہ میں متاثرہ لڑکی کے اہل خانہ نے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ متاثرہ نے اپنے والد کی پولیس حراست میں موت کے مقدمے میں مجرم قرار دیے گئے سابق رکن اسمبلی کلدیپ سنگھ سینگر کی سزا میں اضافہ کرنے کی اپیل دائر کی ہے۔ عدالت اس درخواست پر 19 فروری کو سماعت کرے گی۔ نچلی عدالت نے متاثرہ کے والد کی موت کے معاملے میں سینگر کو غیر ارادی قتل کا قصوروار ٹھہراتے ہوئے 10 سال قید کی سزا سنائی تھی اور ان پر 10 لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ خاندان کے واحد کفیل کی موت جیسے سنگین معاملے میں کسی قسم کی رعایت نہیں دی جاسکتی۔ تاہم متاثرہ فریق کا مؤقف ہے کہ دی گئی سزا جرم کی شدت کے مطابق نہیں ہے اور اسے بڑھایا جانا چاہیے۔ اسی بنیاد پر دہلی ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہے۔ اس سے قبل سینگر نے ہائی کورٹ میں ضمانت کی درخواست دی تھی جسے مسترد کر دیا گیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا لیکن 9 فروری کو سپریم کورٹ نے سماعت سے انکار کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ کو ہدایت دی کہ مقدمے کی کارروائی 3 ماہ کے اندر مکمل کی جائے۔ سینگر کے وکیل نے عدالت عظمیٰ میں مؤقف اختیار کیا تھا کہ وہ 9 سال سات ماہ کی سزا کاٹ چکے ہیں جبکہ مجموعی سزا دس سال ہے۔ اس کے باوجود ہائی کورٹ نے انہیں ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ مرکزی جانچ بیورو کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت میں کہا تھا کہ سینگر عصمت دری کے مقدمے میں عمر قید کی سزا ابھی بھگت رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اناؤ عصمت دری مقدمہ اور متاثرہ کے والد کی حراستی موت کا مقدمہ، دونوں کی عدالتی کارروائیاں الگ الگ سطح پر جاری ہیں۔

روہت شیٹی فائرنگ کیس میں بڑی پیش رفت، راجستھان سے شوٹر گرفتار

روہت شیٹی کے گھر فائرنگ کیس میں ممبئی کرائم برانچ نے راجستھان سے شوٹر کو گرفتار کرلیا۔ اب تک ۱۱ر ملزمان پکڑے جاچکے ہیں۔ لارنس گینگ کے نام پر دھمکی دی گئی تھی، تحقیقات جاری ہیں

ممبئی: بالی ووڈ کے معروف ہدایت کار روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کے معاملے میں ممبئی کرائم برانچ کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ برانچ نے راجستھان سے فائرنگ کرنے والے مرکزی شوٹر کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کارروائی کے ساتھ ہی کیس میں اب تک مجموعی طور پر 11 ملزمان کو حراست میں لیا جاچکا ہے۔ ممبئی کرائم برانچ کے مطابق شوٹر کے علاوہ مزید پانچ ملزمان کو بھی راجستھان اور اتر پردیش کے مختلف مقامات سے گرفتار کیا گیا۔ یہ تمام افراد واردات کے بعد روپوش ہو گئے تھے۔ پولیس نے جدید تکنیکی وسائل اور خفیہ اطلاعات کی مدد سے ملزمان تک رسائی حاصل کی۔ پولیس نے حال ہی میں ملزمان کے ساتھ جائے وقوعہ کا منظر دوبارہ ترتیب دیا اور اسکوٹی لانے کے راستوں کی جانچ کی۔ اطراف کے علاقوں کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج بھی دوبارہ کھنگالی گئی۔ ابتدائی تفتیش میں انکشاف ہوا تھا کہ ملزمان کو 40 ہزار روپے دیے گئے تھے، تاہم تازہ پوچھ گچھ میں 51 ہزار روپے ملنے کی بات سامنے آئی ہے، جس میں اسکوٹی کی خریداری بھی شامل تھی۔ اس سے قبل روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کی ذمہ داری لارنس بشنوئی گینگ کے نام سے منسوب ایک شخص شبھم لونکر نے لی تھی اور ہدایت کار کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔ ممبئی کرائم برانچ نے اداکار رنویر سنگھ کے منیجر کا بیان بھی درج کیا ہے، کیونکہ ایک دھمکی آمیز وائس کال میں روہت شیٹی کا نام لیا گیا تھا۔ کال میں کہا گیا تھا کہ یہ صرف شروعات ہے اور آگے مزید کارروائی ہوسکتی ہے۔ پولیس کے مطابق آڈیو کی صداقت کی جانچ کی جارہی ہے اور پیغام بھیجنے والے کی لوکیشن کا بھی سراغ لگایا جا رہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کے تمام پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ اصل سازش کا پتہ چلایا جا سکے۔

ہیمنت بسوا کی متنازع تقریر کا معاملہ، سپریم کورٹ کا سماعت سے انکار

درخواست گزار کو ہائی کورٹ سے رجوع کی ہدایت

عرضی گزار نے جب کہا کہ یہ ایک طبقہ کو نشانہ بنانے کا معاملہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے اور سپریم کورٹ کو اسے سننا چاہیے تو سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ یعنی ملک کے ہر واقعہ پر سپریم کورٹ ہی سماعت کرے! آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی متنازع تقریر اور پوسٹ کے خلاف داخل عرضی پر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس دوران چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) نے کچھ سخت تبصرے بھی کیے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو لے کر ہائی کورٹ جانے میں کیا مسئلہ ہے، وہاں قابل جج بھی ہیں اور وکیل بھی۔ عرضی گزار نے جب کہا کہ یہ ایک طبقہ کو نشانہ بنانے کا معاملہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے اور سپریم کورٹ کو اسے سننا چاہیے تو سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ یعنی ملک کے ہر واقعہ پر سپریم کورٹ ہی سماعت کرے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق سماعت کے دوران عرضی گزار کے وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ اگر اس معاملے کی سماعت عدالت میں نہیں ہوسکتی تو پھر کورٹ کو آرٹیکل 32 کی حدود متعین کرنی ہوں گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے میں ایس آئی ٹی کی تشکیل کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ایس آئی ٹی آسام کے باس کے خلاف کیا کر سکتی ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ وہ سیاسی پارٹیوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور آئینی اخلاقیات کی حدود میں رہنے کی تلقین کریں گے، لیکن یہ ایک نیا رجحان شروع ہوگیا ہے کہ جب بھی کسی ریاست میں انتخاب ہوتا ہے سپریم کورٹ سیاسی میدان جنگ بن جاتا ہے۔ ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ ہیمنت بسوا سرما بار بار ایسا کہہ رہے ہیں اور آرٹیکل 32 کے اختیارات کے تحت یہ ایک مثالی کیس ہے۔ یہاں بلقیس بانو اور ونود دُوا جیسے معاملے کو سپریم کورٹ نے براہ راست سنا ہے۔ اس پر سی جے آئی نے کہا کہ یہ ایسے معاملے تھے جہاں لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی ہوئی تھی۔ یہاں آپ کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں، پھر ابھیشیک سنگھوی نے کہا کہ یہ بڑے عہدے پر بیٹھے شخص کا معاملہ ہے۔ عدالت نے عرضی گزار کو بار بار کہا کہ وہ ہائی کورٹ جانے کے بجائے سپریم کورٹ کیوں آئے ہیں۔

کرشی بھون مسجد پر خطروں کے بادل، صورتحال مکمل تبدیل

دہلی میں مذہبی مقامات کو منہدم کرنے کا سلسلہ زوروں پر، دہلی وقف بورڈ کی وکیل فرحت جہاں رحمانی کی میڈیا سے بات چیت

نئی دہلی: دارالحکومت دہلی میں ترقیاتی تعمیرات 'سینٹرل وسٹا ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ' کے سبب کرشی بھون مسجد کے تعلق سے اب صورتحال تبدیل ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق 19 جنوری 2026 کو سی پی ڈبلیو ڈی کی جانب سے کرشی بھون اور شاستری بھون کی از سر نو تعمیر کے لیے جاری کیے گئے ٹینڈر دستاویزات میں مسجد کو ہٹائے جانے والی عمارتوں کی فہرست میں واضح طور پر شامل تو نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن ٹینڈر کے ساتھ منسلک نقشے میں مسجد کو مجوزہ عمارت کے نئے نقشے میں اس کی اصل جگہ پر نہیں دکھایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس ٹینڈر میں بولی جمع کرانے کی آخری تاریخ 13 فروری ہے۔ سی سی ایس 4 اور 5 منصوبوں کا تخمینہ 3,006.07 کروڑ روپے ہے اور اسے 24 ماہ میں مکمل کیا جانا ہے۔ واضح رہے کہ کرشی بھون احاطے میں واقع قدیمی مسجد میں سرکاری ملازمین نماز ادا کرتے ہیں۔ راجدھانی دہلی میں مذہبی مقامات کو منہدم کیے جانے کا سلسلہ زوروں پر ہے۔ متعدد مذہبی مقامات مثلاً مساجد، درگاہیں اور دیگر مذہبی عمارتیں منہدم کی جا چکی ہیں۔ اب کرشی بھون احاطے میں واقع قدیمی مسجد سرخیوں میں ہے۔ جس پر خطروں کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اسی مسجد کے حوالے سے کچھ تفصیلات یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کرشی بھون احاطے میں واقع قدیمی مسجد 1970 کے دہلی ایڈمنسٹریشن گزٹ میں شائع شدہ وقف املاک کی فہرست گزٹ کی تاریخ 16 اپریل 1970 درج ہے۔ گزٹ کے صفحہ نمبر 308 پر شمارہ نمبر 20 پر 'کرشی بھون مسجد' کا تذکرہ ہے۔ البتہ کرشی بھون مسجد آثار قدیمہ میں شامل نہیں ہے۔ دہلی وقف بورڈ کی وکیل فرحت جہاں رحمانی ایڈووکیٹ نے یو این آئی کے نمائندے سے 'کرشی بھون مسجد' کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ 'مسجد کرشی بھون کے متعلق کسی بھی قسم کا کوئی نوٹس موصول نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے سابقہ پس منظر میں بتایا کہ میں نے 2021 میں دہلی ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی۔ جس میں کل چھ مساجد شامل تھیں۔ جس کے بعد 22 جولائی 2024 کو دہلی ہائی کورٹ نے آرڈر جاری کیا۔ جس میں دہلی ہائی کورٹ نے واضح کیا کہ ان مساجد کو کسی بھی نوعیت کا خطرہ لاحق نہیں ہے، جسٹس پروشندر کمار نے حکم نامے میں کہا تھا کہ اگر 'سینٹرل وسٹا ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ' سے کوئی خطرہ محسوس ہو تو فوراً ہائی کورٹ پہنچ جائیں'۔ ایڈووکیٹ فرحت جہاں نے مزید بتایا کہ 'ان چھ مساجد میں 'مسجد ضابطہ گنج'، انڈیا گیٹ'، جامع مسجد نیو دہلی'، نزد پارلیمنٹ ہاؤس، مسجد سنہری باغ روڈ، ادیوگ بھون، مسجد کرشی بھون احاطہ، رفیع مارگ، مسجد وائس پریسیڈنٹ ہاؤس شامل ہیں۔ جبکہ مزار سنہری باغ، موتی لال نہرو مارگ، کو 'سینٹرل وسٹا ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ' کے تحت 2023 میں ہی منہدم کر دیا گیا'۔

فرانس سے ملنے والے ۱۱۴ر رافیل طیاروں میں ۲۴ر سپر رافیل ہوں گے

فضائیہ کے مطابق سپر رافیل امریکی ایف ۳۵ر اور روس کے سخوئی ۵۷ر کے مقابلے اگلی نسل کے لڑاکا طیارے ہیں۔ ہندوستان فرانس کے ساتھ ۳ء۲۵ر لاکھ کروڑ روپے کے ۱۱۴ر رافیل لڑاکا طیاروں کے معاہدے پر دستخط کرنے والا ہے۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کا ہندوستان کا تین روزہ دورہ ۱۷ر فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ اس دوران ڈیل کو حتمی شکل دی جائے گی۔ ان ۱۱۴ر طیاروں میں سے ۲۴ر سپر رافیل ہوں گے جنہیں فرانسیسی طیارہ ساز کمپنی ڈسالٹ ایوی ایشن نے 'ایف ۵' کے نام سے تیار کیا ہے۔ فی الحال، فضائیہ کے پاس 'ایف ۳' رافیل ہیں جو ۴ء۵ر جنریشن کے لڑاکا طیارے ہیں۔ ان میں اسٹیلتھ اور جوہری ہتھیاروں کو فائر کرنے کی صلاحیت ہے۔ تاہم، نئے طیارے 'ایف ۴' جنریشن کے ہیں، اس لئے اسے ۵ر ویں جنریشن کہا جا رہا ہے۔ یورپی معیار کے مطابق ایف ۵ر رافیل دراصل چھٹی نسل کے جیٹ طیارے ہوں گے۔ ہندوستانی فضائیہ کے پاس فرانس کے بعد دوسرے نمبر پر ایسے طیارے ہوں گے۔ ایف ۵ر فی الحال تعمیر کے مرحلے میں ہے۔ ایف ۴ر کی ترسیل ۲۰۲۸-۲۹ء میں شروع ہوگی۔ ۲۰۳۰ء کے بعد حاصل ہونے والا کوئی بھی طیارہ ایف ۵ر کلاس سپر رافیل ہوگا۔ فضائیہ کے ایک اہلکار نے بتایا کہ سپر رافیل امریکی ایف ۳۵ر اور روس کے سخوئی ۵۷ر کے مقابلے اگلی نسل کے لڑاکا طیارے ہوں گے۔ اس معاہدے میں ۸۸ر سنگل سیٹر رافیل اور ۲۶ر ڈبل سیٹر شامل ہوں گے جو تربیت اور جنگی دونوں کرداروں میں استعمال ہونے کے قابل ہوں گے۔ ڈسالٹ ایوی ایشن ۱۸ر طیارے پرواز کیلئے تیار حالت میں فراہم کرے گی۔ باقی ۹۶ر ہندوستان میں تیار کیے جائیں گے۔ ان کے ۶۰ر فیصد پُرزے دیسی ہوں گے۔ اسے ہندوستان کا سب سے بڑا دفاعی معاہدہ بتایا جا رہا ہے۔

مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس پہنچے ہندوستان، امراوتی میں پرتپاک استقبال

ارب پتی بل گیٹس حیدرآباد میں ایک پروگرام میں شرکت کیلئے ہندوستان آئے ہیں اور وہ نئی دہلی میں آج سے شروع ہوئے 'انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ' میں بھی شرکت کر سکتے ہیں

امراوتی: دنیا کے امیر ترین ارب پتیوں میں شامل مائیکروسافٹ کے شریک بانی اور گیٹس فاؤنڈیشن کے چیئرمین بل گیٹس ہندوستان کے دورے پر پہنچے ہیں۔ وہ پیر کو آندھرا پردیش کے امراوتی پہنچے۔ یہاں کے گنورم ایئرپورٹ پر ریاستی وزیر نارا لوکیش نے ان کا پھولوں کے ساتھ پرتپاک استقبال کیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ارب پتی بل گیٹس حیدرآباد میں ایک پروگرام میں شرکت کے لیے ہندوستان آئے ہیں اور وہ نئی دہلی میں آج سے شروع ہوئی 'انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026' میں بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ خبروں کے مطابق آندھرا پردیش کے وجے واڑہ پہنچنے پر بل گیٹس کو موسم کی خرابی کے سبب کچھ وقت ہوا میں ہی گزارنا پڑا۔ بتایا جا رہا ہے کہ شدید کہرے کی وجہ سے بل گیٹس کے طیارے کو ہوائی اڈے پر اترنے کی اجازت کی نہیں ملی جس کی وجہ سے ان کے طیارے کو کچھ دیر ہوا میں ہی چکر کاٹنے پڑے۔ حالانکہ جیسے ہی ان کا طیارہ لینڈ ہوا تو ریاستی وزیر نارا لوکیش، ضلع کلکٹر، پولیس سپرنٹنڈنٹ اور کئی دیگر عوامی نمائندوں نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ بل گیٹس کے امراوتی پہنچنے پر آندھرا پردیش کے وزیر اور تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کے لیڈر نارا لوکیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر معلومات اور تصاویر شیئر کیں۔ نارا لوکیش کے ساتھ وزیر داخلہ انیتھا گارو، وزیر زراعت اچنائیڈو گارو اور وزیر صحت ستیہ کمار گارو بھی موجود تھے۔ اس دوران ریاستی سکریٹریٹ پہنچنے پر وزیر اعلیٰ چندرابابو نائیڈو، نائب وزیر اعلیٰ پون کلیان اور دیگر وزراء نے بل گیٹس اور ان کی ٹیم کا استقبال کیا۔ وزیر اعلیٰ نے خود انہیں اپنی حکومت کے وزرا سے تعارف کرایا۔ اس دوران بل گیٹس کو وزیر اعلیٰ کے ساتھ سکریٹریٹ کا دورہ کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ نارا لوکیش نے بتایا کہ بل گیٹس اور وزیر اعلیٰ کے ساتھ بات چیت میں صحت، زراعت، تعلیم اور ٹیکنالوجی سے متعلق شراکت داریوں کا احاطہ کیا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے گیٹس فاؤنڈیشن کے چیئرمین بل گیٹس ہوائی اڈے سے سیدھے سکریٹریٹ گئے جہا ں انہوں نے آندھرا پردیش کے وزیر اعلی چندرابابو نائیڈو اور دیگر وزراء سے میٹنگ کی۔ مائیکروسافٹ کے بانی اور بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن کے چیئرمین بل گیٹس 16 فروری 2026 کو ایک روزہ دورے پر امراوتی، آندھرا پردیش پہنچے، جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ وجے واڑہ (گناورم) ایئرپورٹ پر آندھرا پردیش کے آئی ٹی وزیر نارا لوکیش اور دیگر وزراء نے ان کا استقبال کیا۔

ڈیجیٹل انقلاب میں ہندوستان بہت آگے ہے: بل گیٹس

امراوتی: مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس نے پیر کو کہا کہ ہندوستان ڈیجیٹل انقلاب میں آگے ہے اور اس میں اہم کردار ادا کرنے کا سہرا وزیر اعظم نریندر مودی اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو کو دیا ہے۔ گیٹس، جنہوں نے نائیڈو سے ملاقات کی اور وزراء اور عہدیداروں سے بات چیت کی، وزیر اعلیٰ کے وژن کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ عالمی لیڈروں کے درمیان سوچنے میں آگے ہیں، آندھرا پردیش حکومت کی طرف سے ایک پریس ریلیز میں گیٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ ہندوستان ڈیجیٹل انقلاب میں آگے ہے اور دونوں وزیر اعظم (نریندر مودی) اور وزیر اعلیٰ (نائیڈو) ڈیجیٹل انقلاب میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی زرعی شعبے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کیا جا رہا ہے، جبکہ آندھرا پردیش کاشتکاری میں جدید آلات کے استعمال میں آگے ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیٹس فاؤنڈیشن صحت کے شعبے کو ترجیح دے رہی ہے اور صحت کے زیادہ تر منصوبوں پر کام کر رہی ہے، انہوں نے سب کو صحت کی خدمات فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے آندھرا کے کیمپ میں گیٹس فاؤنڈیشن کے ساتھ عمل میں لائے جانے والے سنجیونی ہیلتھ پروجیکٹ کی تعریف کی۔ انہوں نے قدرتی آفات کے دوران جان و مال کے نقصان کو روکنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سروسز کی بھی تعریف کی۔ وزراء کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بل گیٹس نے کہا کہ جیسے چندرابابو نائیڈو نے آئی ٹی کو فروغ دیا، آئی ٹی ماہرین کی اکثریت حیدرآباد سے آئی اور مائیکروسافٹ کے پاس تیلگو ریاستوں کے ماہرین کی اکثریت ہے۔

فہیم خان کا مکان بنا کر دو یا ہرجانہ ادا کرو

ناگپور کارپوریشن کو کورٹ کا حکم، "بلڈوزر ایکشن" مہنگا پڑ گیا، معذرت سے کام نہیں چلا، کمشنر کو ۴/مارچ تک جواب دینا ہے کہ میونسپل کارپوریشن گھر بنا کر دے گا یا ہرجانہ ادا کرے گا

بامبے ہائی کورٹ کی ناگپور بنچ نے ناگپور میونسپل کارپوریشن سے دوٹوک سوال کیا ہے کہ وہ فساد کے الزام میں گرفتار کئے گئے ۳۸/ سالہ فہیم خان کے گھر کے خلاف غیر قانونی "بلڈوزر ایکشن" کے بعد اب خود دوبارہ گھر بنا کر دے گا یا متاثرہ خاندان کو ہرجانہ ادا کرے گا۔ یاد رہے کہ مغل حکمراں اورنگ زیب اور ان کے مزار کے تعلق سے بھگوا عناصر کی مسلسل شرانگیزیوں کی وجہ سے ناگپور میں ۱۷/مارچ کو تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ پولیس نے ماحول کو بگاڑنے والے بھگوا عناصر کے خلاف تو کارروائی نہیں کی البتہ کئی دیگر مسلم نوجوانوں کے ساتھ فہیم خان کو تشدد کا ماسٹر مائنڈ قرار دے کر گرفتار کر لیا اور پھر ان کے سہ منزلہ مکان پر ۲۵/مارچ کو بلڈوزر چلا دیا گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مکان فہیم خان کی ۶۹/سالہ والدہ مہرالنساء شمیم خان کے نام پر تھا۔ بلڈوزر ایکشن کیلئے ۲۴/گھنٹے کا نوٹس تو دیا گیا مگر جواب دینے کی مہلت نہیں دی گئی بلکہ اس سے قبل ہی سہ منزلہ عمارت کو زمیں بوس کر کے فہیم کے اہل خانہ کو بے گھر کر دیا گیا۔ "بلڈوزر ایکشن" کے تعلق سے سپریم کورٹ کی واضح ہدایت ہے کہ جواب دینے کیلئے کم از کم ۱۵/دن کی مہلت دی جانی چاہئے۔ اس کی نشاندہی ہونے پر سابقہ شنوائی میں ناگپور میونسپل کارپوریشن نے سپریم کورٹ کے رہنما خطوط پر عمل نہ کرنے پر معذرت کا اظہار کیا تھا اور یہ عذر لنگ پیش کیا تھا کہ افسران سپریم کورٹ کے حکم سے ناواقف تھے۔ جمعرات کو اس معاملے کی شنوائی میں، جس کی تفصیل دیر سے میڈیا کے سامنے آئی ہے، جسٹس انل کیلور اور جسٹس راج واکوڈے نے دوٹوک انداز میں ناگپور میونسپل کارپوریشن کو ہدایت دی ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ متاثرہ کا گھر دوبارہ بنا کر دے گا یا اس کا ہرجانہ ادا کرے گا۔

اداکارہ امیشا پٹیل کی مشکلات میں اضافہ، مرادآباد کورٹ نے جاری کیا غیر ضمانتی وارنٹ

عرضی گزار پون کمار نے الزام عائد کیا کہ بالی ووڈ اداکارہ امیشا پٹیل نے ۱۱/لاکھ روپے کی رقم واپس نہیں کی ہے۔ امیشا کے علاوہ سریش کمار، راجکمار گوسوامی اور احمد شریف کے خلاف بھی کیس درج ہے۔

ممبئی: بالی ووڈ اداکارہ ایشا پٹیل کے خلاف اتر پردیش کی مرادآباد کورٹ نے غیر ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے۔ یہ معاملہ 2017 کا ہے جس میں اداکارہ پر دھوکہ دہی کا الزام ہے۔ عدالت کے حکم کے بعد بھی ایشا پٹیل پیش نہیں ہو رہی ہیں، جس کے بعد عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے اداکارہ کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری کر دیا ہے۔ غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کے ساتھ ہی عدالت نے 27 مارچ کو اداکارہ کو پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق 2017 میں ایک شادی میں پرفارمنس کے لیے ایشا پٹیل نے 14 لاکھ 50 ہزار روپے لیے تھے۔ لیکن رقم لینے کے باوجود وہ پروگرام میں نہیں پہنچی تھی۔ اس معاملے میں ایشا پٹیل کے خلاف مرادآباد کے رہنے والے پون کمار ورما نے کیس درج کرایا تھا۔ پون ڈریم وژن کے نام سے ایونٹ مینجمنٹ کمپنی کے مالک ہیں۔ عرضی گزار پون کے مطابق ایشا پٹیل کو اتر پردیش کے مرادآباد میں ہونے والی ایک شادی میں ڈانس کرنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ ایشا پٹیل نے 11 لاکھ روپے ایڈوانس مانگے، جس پر پون راضی ہو گئے۔ بعد میں شادی کے دوران ایشا دہلی پہنچیں اور منزل تک پہنچنے کے لیے مزید 2 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا، پون کمار نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اداکارہ بغیر بتائے واپس لوٹ گئی تھیں۔ پون کمار نے الزام عائد کیا کہ ایشا پٹیل نے 11 لاکھ روپے کی رقم واپس نہیں کی ہے۔ ایشا کے علاوہ عرضی گزار نے سریش کمار، راجکمار گوسوامی اور احمد شریف کے خلاف بھی کیس درج کرایا ہے۔ اداکارہ کے خلاف انڈین پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت کیس چل رہا ہے۔ ایشا پٹیل کے خلاف 120 بی، 406، 504، 420 اور 506 کے تحت الزامات عائد ہیں۔ اس معاملے میں ایشا نے مبینہ طور پر 2 لاکھ روپے کا چیک دیا تھا جو باؤنس ہو گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ایشا پٹیل 2018 میں ایسے ہی ایک اور معاملے میں شامل تھیں، جب جھارکھنڈ کے ایک پروڈیوسر نے اداکارہ کی فلم 'دیسی میجک' کے لیے 5.2 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تھی، جو کبھی نہیں بنی۔ 2024 میں ایشا نے 5.2 کروڑ روپے کی مکمل رقم ادا کر دی تھی، جس کے بعد کیس ختم ہو گیا۔

نائب وزیر اعلی اجیت پوار کا سانحہ ارتحال منترالیہ میں دستخطوں کا سیلاب

اقلیتی محکمہ نے اجیت پوار سانحہ کے بعد ہی کئی تعلیمی اداروں کو اقلیتی درجہ بحال کیا، ممبئی چار دنوں میں ۷۵/سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے ہیں اور سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ جب مہاراشٹر میں حکومت سوگ میں تھی تو وزارتی محکمہ کیا فعال تھے؟

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) آنجہانی نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی موت کے بعد ریاست بھر میں سوگ کا ماحول تھا تاہم اجیت پوار کی موت کے دن ایک حیرت انگیز دعویٰ کیا گیا ہے کہ وزارت کے ایک محکمے میں دستخطوں کا سیلاب تھا اور اس بات پر اب ہنگامہ برپا ہو گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ریاست کے اقلیتی محکمہ کی طرف سے جلد بازی میں 75 تعلیمی اداروں کو اقلیتی درجہ دے دیا گیا ہے جبکہ ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ کی بے وقت موت سے حکومت سوگ میں ہے اور اجیت پوار کے حادثے کے چند گھنٹوں کے اندر ہی اس سلسلے میں سرٹیفکیٹ دے دیے گئے ہیں۔ شرد چندر پوار پارٹی کے ایم ایل اے روہت پوار نے اپنا غصہ ظاہر کیا ہے۔ روہت پوار نے یہ بات سامنے آنے کے بعد ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اجیت پوار کے بقید حیات جو فائلیں زیر التوا تھیں ان پر اجیت پوار کی موت کے دن وزارت میں جلد بازی میں دستخط کر دیے گئے تھے۔ سب کچھ رائیگاں گیا، کیا انسان کی کوئی قدر ہے؟ کیا تھوڑا سا جذبہ اور حساسیت بھی باقی نہیں ہے۔ یہ سوال پوچھتے ہوئے روہت پوار نے ایک سابق پوسٹ کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ دراصل دعویٰ کیا ہے؟ رپورٹ کے مطابق، ان اسکولوں کو اقلیتی درجہ کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا عمل اگست 2025 سے روک دیا گیا تھا۔ لیکن الزام ہے کہ وزارت نے اس معطلی کو نظر انداز کرتے ہوئے، اجیت پوار کے انتقال کے ساتھ ہی ان اسکولوں میں اقلیتی سرٹیفکیٹ تقسیم کر دیئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پہلا سرٹیفکیٹ اسی دن جاری کیا گیا تھا جس دن اجیت پوار کا انتقال ہوا تھا، کانگریس جارحانہ، کمیشن کے چیئرمین سے کارروائی کا مطالبہ: یوتھ کانگریس کے جنرل سکریٹری اکشے جین نے الزام لگایا ہے کہ اسکولوں کو اقلیتی درجہ دینے کے معاملے میں بڑے پیمانے پر مالی غبن ہوا ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ دوسری جانب ریاستی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین پیارے خان نے بھی جارحانہ موقف اختیار کیا ہے۔ پیارے خان نے مطالبہ کیا کہ ان تعلیمی اداروں کو اقلیتی درجہ دینے کا اس طرح کا عمل چونکانے والا ہے اور متعلقہ حکام کے خلاف سی آئی ڈی کے ذریعے کارروائی کی جانی چاہیے۔

ممبئی میں ڈیڑھ سالہ بچی سے زیادتی کا ملزم گرفتار

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی کی ایم ایچ بی کالونی پولیس نے ایک 25 سالہ شخص کو ڈیڑھ سالہ لڑکی کے اغوا اور زیادتی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ ملزم لڑکی کے والد کا دور کا رشتہ دار بتایا جاتا ہے۔ پولیس کی معلومات کے مطابق متاثرہ لڑکی اپنے والدین کے ساتھ دہیسر کی ایک کچی بستی میں رہتی تھی۔ گھر والوں نے اچانک لڑکی کو اپنے بستر سے غائب پایا، جس پر والدین نے پولیس سے رابطہ کیا۔ معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے، پولیس نے فوری طور پر اغوا کا مقدمہ درج کیا اور علاقے سے سی سی ٹی وی فوٹیج کا جائزہ لینا شروع کیا۔ تفتیش کے دوران پولیس کو ایک سراغ ملا کہ لڑکی کو کسی ویران علاقے میں لے جایا گیا تھا۔ پولیس نے تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے ملزم کا سراغ لگا کر اسی دن گرفتار کر لیا۔ ملزم کی ہدایت پر پولیس نے لڑکی کو نالے سے بچا لیا۔ لڑکی کی حالت تشویشناک تھی، شدید زخمی۔ اسے فوری طور پر قریبی شہری اسپتال لے جایا گیا، لیکن اس کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اسے ممبئی کے اسپتال ریفر کر دیا۔ ہسپتال میں بچے کی ایمرجنسی سرجری کی گئی۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کی صحت میں بتدریج بہتری آ رہی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے فوری طور پر واقعہ کا نوٹس لیا۔ انہوں نے سینئر پولیس حکام سے بات کی اور مکمل اور فوری تحقیقات کی ہدایت کی۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے ہسپتال انتظامیہ سے بھی رابطہ کیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ بچی کو ملک میں بہترین طبی علاج فراہم کیا جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ شندے نے کہا، یہ فعل انسانیت پر دھبہ ہے۔ پولیس کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقدمے کی ترجیحی بنیادوں پر تحقیقات کرے تاکہ مجرم کو سخت سے سخت سزا ملے۔ ہم متاثرہ کے خاندان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں۔" پولیس حکام نے بتایا کہ گرفتار ملزم پیشہ سے مزدور ہے اور مقتول کے پڑوس میں رہتا تھا۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا اس واقعے میں کوئی اور بھی ملوث ہے۔ ملزم فی الحال پولیس کی حراست میں ہے اور اس پر پی او سی ایس او ایکٹ اور دیگر سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جا رہا ہے۔

ممبئی: ۴۸/سالہ تاجر کے خلاف 2.51 کروڑ کی زرعی تجارت کے فراڈ کا مقدمہ درج

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) امبولی پولیس نے ایک 48 سالہ تاجر دیپک یادو کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے جس نے مبینہ طور پر 2.51 کروڑ روپے کے تین سرمایہ کاروں کو دھوکہ دہی والی زرعی اجناس کی تجارت کی اسکیم کا لالچ دے کر دھوکہ دیا۔ ایف آئی آر کے مطابق، شکایت کنندہ، انکیش توشنیوال، 32، گورگاؤں ایسٹ کے رہائشی جو سیمنٹ کی ملاوٹ کا کاروبار کرتے ہیں، نے الزام لگایا کہ یادو نے اسے، اس کے والد کرشنا توشنیوال، 66، اور اس کے بہنوئی کو پیاز، سویابین اور ادرک کی خرید و فروخت میں بڑی رقم لگانے کے لیے اکسایا۔ دوستانہ قرضے کرشنا توشنیوال اور یادو ایک ہی سیمنٹ کمپنی میں کام کرتے تھے، جو 2019 میں بند ہونے کے دہانے پر تھی۔ اس عرصے کے دوران، یادو یورپی ممالک کو پھلوں کی برآمد کے کاروبار میں مصروف تھے اور سرمایہ کاروں کی تلاش میں تھے۔ کرشنا نے اسے انکیش سے ملوایا۔ پولیس نے کہا کہ یادو اندھیری ویسٹ میں ایک دفتر سے "پلوٹس کنسلٹنسی" کے نام سے کام کرتا تھا اور برآمدات اور بڑے پیمانے پر زرعی تجارت میں ملوث ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اس نے مبینہ طور پر خاندان کو یقین دلایا کہ فنڈز کا استعمال بڑی مقدار میں اجناس کی خریداری، لاسلگاؤں، ناسک اور ستارہ کے گوداموں میں ذخیرہ کرنے اور منافع کے لیے زیادہ مارکیٹ ریٹ پر فروخت کرنے کے لیے کیا جائے گا۔ خاندان نے آر ٹی جی ایس اور آئی ایم پی ایس ٹرانسفرز کے ذریعے 2.51 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی- والد کے ذریعہ 99 لاکھ روپے، شکایت کنندہ کے ذریعہ 50.46 لاکھ، اور ایک رشتہ دار کے ذریعہ 1.05 کروڑ روپے۔ یادو نے مبینہ طور پر دعویٰ کیا کہ لین دین سے 21 کروڑ روپے سے زیادہ کا منافع ہوا اور منافع کی تقسیم کا وعدہ کیا۔ جب ادائیگی کی درخواست کی گئی تو اس نے مبینہ طور پر 2.26 کروڑ روپے کے چار چیک جاری کیے جو باؤنس ہو گئے۔ بعد میں وہ ناقابل شناخت ہو گیا۔

ٹیپو سلطان مجاہد آزادی اور پہلے میزائل مین ابوعاصم اعظمی

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی ٹیپو سلطان کی جینتی تک منانے کی اجازت عدالت نے دی تھی، ٹیپو سلطان نے رنگناتھ سوامی مندر کو تحائف دیئے اور مندروں کی حفاظت کی ہے انگریزوں سے اس ملک کی حفاظت ٹیپو سلطان نے کی ہے، وہ مجاہد آزادی اور پہلے میزائل مین تھے۔ مالیگاؤں میں اگر ٹیپو سلطان کی تصویر لگائی تو اس پر اعتراض کیوں؟ اس قسم کا تبصرہ ٹیپو سلطان پر واویلا اور ہنگامہ کے بعد رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے کیا ہے، انہوں نے کہا کہ دستور ہند میں ٹیپو سلطان اور رانی لکشمی بائی کی تصویر ہے کیا یہ غلط ہے، تاریخ میں آج بھی ان کا نام زندہ ہے، کچھ فرقہ پرست صرف نفرت کی سیاست کر رہے ہیں باندرہ کی بی جے پی کارپوریٹر نے ٹیپو سلطان چوک تیار کیا تھا، اس وقت امیت ساٹم بھی کارپوریشن میں تھے، لیکن اب بی جے پی ٹیپو سلطان پر ہی سیاست کر رہی ہے یہ نفرت ختم ہونی چاہئے۔

۱۷/فروری کو گیٹ وے آف انڈیا پر ہندوستان فرانس سال کے

جدت کے پروگرام کیلئے سوبو میں پابندی، مودی اور میکرون شرکت کریں گے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولیس نے منگل 17 فروری 2026 کو جنوبی ممبئی میں وسیع پیمانے پر ٹریفک پابندیوں اور سڑکوں کی بندش کا اعلان کیا، ہندوستان-فرانس کے جدت کے سال کی مرکزی تقریب کے پیش نظر گیٹ وے آف انڈیا پر منعقد ہونے والے۔ فرانس کے قونصل خانے کی جانب سے منعقد ہونے والی یہ تقریب 14 فروری سے 22 فروری تک جاری رہنے والے ایک ہفتہ طویل پروگرام کے ایک حصے کے طور پر طے کی گئی ہے، جس میں پرنسپل تقریبات منگل کو ہوں گی۔ یہ تقریب فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون کے تین روزہ ہندوستان کے دورے کا حصہ ہے، جس کا آغاز آج رات ممبئی میں ان کی آمد سے ہوگا۔ میکرون کے ممبئی شیڈول کی اہم جھلکیوں میں سے ایک کل منگل کو تاج محل پیلس ہوٹل میں ہندوستان فرانس انوویشن فورم ہوگا۔ یہ فورم دونوں ممالک کے کاروباری رہنماؤں، سٹارٹ اپ کے بانیوں، اختراع کاروں اور پالیسی سازوں کو اکٹھا کرے گا تاکہ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، تحقیق اور انٹرپرینیورشپ میں تعاون کے مواقع تلاش کر سکیں۔ بعد میں شام کو، وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر میکرون مشترکہ طور پر گیٹ وے آف انڈیا پر ہندوستان-فرانس سال جدت اور ثقافتی یادگار 2026 کا افتتاح کریں گے۔ سال بھر کی اس پہل کو ہندوستان اور فرانس بھر میں تقریبات کے ذریعہ نشان زد کیا جائے گا، جس کا مقصد اختراع، ٹیکنالوجی، ثقافت اور لوگوں کے درمیان تبادلے میں تعاون کو مضبوط کرنا ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ساؤتھ ٹریفک) کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ ایک عارضی نوٹیفکیشن آرڈر کے مطابق، پروگرام کی اعلیٰ نوعیت اور معززین کی موجودگی کی وجہ سے گیٹ وے آف انڈیا کے علاقے میں اور اس کے آس پاس بھاری بھیڑ کی توقع ہے۔ ہموار ٹریفک کی نقل و حرکت اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے، 17 فروری کو دوپہر 2 بجے سے رات 9 بجے تک ٹریفک کے خصوصی انتظامات نافذ کیے جائیں گے۔ حکم کے مطابق، شیاما پرساد مکھرجی چوک (ریگل جنکشن) سے چھترپتی شیواجی مہاراج مارگ کا ایک حصہ ہنگامی گاڑیوں کے علاوہ تمام گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے بند رہے گا۔ اسی طرح پی رام چندانی مارگ، جو کھم الواچوک (نارتھ کورٹ) سے آدم اسٹریٹ جنکشن تک، بھی نوٹیفکیشن اوقات کے دوران عام ٹریفک کے لیے بند رہے گا۔ پولیس نے گاڑی چلانے والوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ تکلیف سے بچنے کے لیے متبادل راستے استعمال کریں۔ ریگل جنکشن کے قریب آنے والی گاڑیوں کا رخ شگید بھگت سنگھ مارگ، مہاکوی بھوشن روڈ اور بی کے کی طرف کر دیا گیا ہے۔ اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے بومن بہرام روڈ۔ پی رام چندانی مارگ پر ٹریفک متاثر ہونے کے لیے الواچوک، ریڈیو کلب، حاجی نیاز اعظمی روڈ اور جگن ناتھ پالو چوک کے راستے موڑنے کی تجویز دی گئی ہے۔ سڑکوں کی بندش کے علاوہ، آدم اسٹریٹ اور پی رام چندانی مارگ پر واقع ٹیکسی اسٹینڈز اور بیسٹ بس اسٹاپ عارضی طور پر بند رہیں گے۔ حکام نے رام بھاؤ سالگاؤں کر روڈ پر ٹریفک کے بہاؤ میں تبدیلیوں کا بھی اعلان کیا ہے، جہاں انڈو کلینک جنکشن اور وولگا چوک کے درمیان ایک طرفہ راستہ اسی دن دوپہر 1 بجے سے 4 بجے کے درمیان دو طرفہ ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے گا۔ تقریب کے دوران آس پاس کی کئی سڑکوں کو نو پارکنگ زون قرار دیا گیا ہے۔ ان میں ناتھلال پاریکھ روڈ، جگن ناتھ بھوسلے روڈ، کیپٹن پرکاش پیٹھے روڈ، رامبھاؤ سالگاؤں کر روڈ، شاہد بھگت سنگھ روڈ، اور بی کے شامل ہیں۔

لاکھوں کا نفع کا لالچ دے کر ۴۱/لاکھ کی دھوکہ دہی ۳/باپ بیٹوں کے خلاف مقدمہ درج

ممبئی میں تاجر سے ۴۱/لاکھ کی دغابازی کا انکشاف، شپنگ بزنس مین انیس خان سے تین ماہ میں لاکھوں کے نفع کے نام پر ٹھگی

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) گزشتہ چند برسوں میں مالی دھوکہ دہی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ ممبئی میں ایک تاجر سے 41 لاکھ لوٹ لیے گئے۔ شپنگ بزنس مین انیس خان کو تین ماہ میں لاکھوں کا نفع ظاہر کر کے دھوکہ دیا گیا۔ اس معاملے میں انیس خان کی شکایت پر ذاکر الدین سید، ان کے بیٹوں شہباز سید اور زبیل سید کے خلاف جے جے مارگ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ آیئے اس بارے میں 41 لاکھ کی دھوکہ دہی: جو معلومات سامنے آئی ہیں اس کے مطابق شپنگ بزنس مین انیس خان کو ذاکر الدین سید اور ان کے بیٹوں شہباز سید اور زبیل سید نے انیس خان سے بزنس لون کے نام پر 41 لاکھ روپے لیے تھے۔ 41 لاکھ کے عوض اسے 20 لاکھ روپے بطور سود دینے کا لالچ دیا گیا۔ تاہم کچھ دنوں بعد انیس خان کو احساس ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ اس کے بعد وہ تھانے پہنچ گئے۔ ذاکر الدین خان کے خلاف پونے کے اوتور پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی کا معاملہ بھی درج کیا گیا ہے۔ ذاکر الدین سید، ایک تعمیراتی پیشہ ور، پونے میں کسانوں کو دھوکہ دہی کے کیس میں ملوث پایا گیا۔ انیس خان نے شکایت میں کیا کہا؟: انیس خان نے اپنی شکایت میں کہا کہ میری اکفا کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام سے سروس فراہم کرنے والی کمپنی ہے۔ میں اس کمپنی کو اپنے گھر سے چلاتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس کاروبار کا منافع سرمایہ کاروں کو دیتا ہوں اور ان سے نفع کی امید کرتا ہوں۔ سال 2024 میں، ذاکر الدین غفار سید، ایک تاجر اور الفا لائف آرچ کے مالک، جو مجھے اور میرے داماد فاروق اور ان کے دو بیٹوں شہباز سید اور زابل سید کے جاننے والے ہیں، ہمیں ایک سکیم دی تھی۔ انہوں نے ہمیں لالچ دیا کہ اگلے 3 ماہ میں جو رقم ہم انہیں سرمایہ کاری کے طور پر دیں گے اس کا 50 فیصد ایڈوانس لے لیں گے۔ شکایت میں انیس خان نے کہا، ہم نے سید اور ان کے دو بیٹوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی کمپنی کے نام 40,00,000 روپے کا کاروباری قرض دینے کا فیصلہ کیا۔ مذکورہ معاہدے میں بہت سی شرائط ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر ذاکر الدین مذکورہ پوری رقم ادا نہیں کرتا ہے تو ذاکر الدین کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جائے گا۔ اس کے بعد میں نے اپنے اکاؤنٹ سے رقم ذاکر الدین سید کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی۔ اس کے بعد ہم نے اس سے پیسوں کا تقاضہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ہمیں احساس ہوا کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے۔ پولیس نے بلڈر ذاکر الدین سید اور اس کے دو بیٹوں، شہباز سید اور جبیل سید کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ ملزمان نے شپنگ کے کاروبار سے وابستہ انیس خان سے بزنس لون (کاروباری قرض) کے نام پر 41 لاکھ روپے لیے تھے۔ رپورٹ کے مطابق، مرکزی ملزم ذاکر الدین سید پہلے بھی پونے کے اوتور پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی کے ایک کیس میں نامزد ہے، جہاں اس پر کسانوں کو لوٹنے کا الزام تھا۔ ملزمان نے متاثرہ شخص کو اس رقم کے عوض 20 لاکھ روپے اضافی منافع (بطور سود) دینے کا وعدہ کیا تھا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

جنیوا مذاکرات سے قبل ایران کا امریکہ سے آزادانہ مذاکرات پر زور

ایرانی چیف آف اسٹاف کا ٹرمپ کو انتباہ، امریکی صدر کی دھمکی کا سخت جواب دیتے ہوئے ایران کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل عبدالرحیم موسوی نے خبردار کیا کہ امریکہ کی کوئی بھی جنگ ٹرمپ کے لئے "عبرت ناک معرکہ" ثابت ہوگی۔

ایران نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیلی اثر ورسوخ سے آزاد ہوکر جوہری مذاکرات کو آگے بڑھائے۔ الجزیرہ کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں ایران کی سپریم نیشنل سیکوریٹی کونسل کے سکریٹری علی لاریجانی نے کہا کہ تہران امریکہ کے ساتھ سفارت کاری کیلئے پرعزم ہے، تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ بیرونی مداخلت دونوں ممالک کے درمیان ہونے والی پیش رفت کو پٹری سے اتار سکتی ہے۔ انہوں نے اسرائیل پر اس عمل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ "ہمارے مذاکرات خصوصی طور پر امریکہ کے ساتھ ہیں۔ ہم اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کی بات چیت میں شامل نہیں ہیں۔" لاریجانی نے تصدیق کی کہ ایران نے عمان کے وزیر خارجہ بدر بن حمد البوسعیدی کے ذریعے اپنے موقف سے واشنگٹن کو آگاہ کردیا ہے۔ ابھی تک امریکہ کی جانب سے کوئی سرکاری جواب موصول نہیں ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ علاقائی ممالک خاموشی سے ان مذاکرات کی حمایت میں کام کررہے ہیں۔ لاریجانی نے تہران کے موقف کا اعادہ کیا کہ ایران کا میزائیل پروگرام مذاکرات کا حصہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے اسے قومی سلامتی سے وابستہ ایک اندرونی معاملہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ "دیگر موضوعات کو شامل کرنے سے مذاکرات متاثر ہو سکتے ہیں۔" لاریجانی نے ایران کی جانب سے یورینیم کی افزودگی کو صفر تک کم کرنے کی کسی بھی تجویز کو "ناقابلِ عمل" قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا۔ ان کے مطابق، یورینیم کی افزودگی، طبی تحقیق اور علاج جیسے شہری مقاصد کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ تہران جوہری ہتھیار نہیں چاہتا۔ اس نکتے پر واشنگٹن کے ساتھ مشترکہ بنیادیں موجود ہیں۔ لاریجانی نے متنبہ کیا کہ ایران ممکنہ خطرات کے لئے تیار ہے اور گزشتہ سال اسرائیل کے ساتھ ہوئی ۱۲ روزہ جنگ کے بعد سے حفاظتی اقدامات کو مزید مضبوط کردیا گیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو دنیا کا سب سے بڑا طیارہ بردار بحری بیڑا 'یوایس ایس جیرالڈ آر فورڈ' مشرق وسطیٰ روانہ کردیا جائے گا۔ ٹرمپ کی اس دھمکی کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تناؤ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ واضح رہے کہ 'یوایس ایس ابراہم لنکن' اور دیگر بحری جہاز پہلے ہی خطے میں موجود ہیں۔ امریکی صدر کو جواب دیتے ہوئے ایران کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل عبدالرحیم موسوی نے خبردار کیا کہ امریکہ کی کوئی بھی جنگ ٹرمپ کے لئے "عبرت ناک معرکہ" ثابت ہوگی۔ انہوں نے ایران میں ممکنہ تبدیلیِ اقتدار کے بارے میں امریکی صدر کے بیانات پر تنقید کرتے ہوئے انہیں لاپروائی اور جاری سفارت کاری کے منافی قرار دیا۔ موسوی نے کہا کہ "اگر ان کا ارادہ جنگ چھیڑنے کا ہے، تو انہیں مذاکرات کی بات نہیں کرنی چاہیے۔"

عسکری قیادت کا یورپ کو روس کے ساتھ جنگ کے خطرے سے نمٹنے کے لئے مسلح ہونے کا مطالبہ

برسلز:۔ برطانوی فضائیہ کے سربراہ اور ان کے جرمن ہم منصب نے بیان دیا ہے کہ روسی خطرے کے پیش نظر دوبارہ مسلح ہونے کے لیے ایک اخلاقی جواز موجود ہے۔ برطانوی ایجنسی 'پی اے میڈیا' کے مطابق برطانوی چیف آف ایئر اسٹاف رچرڈ نائٹون نے جرمن ڈیفنس چیف جنرل کارسٹن بروئیر کے ہمراہ دفاعی شعبے میں مزید سرمایہ کاری کے حق میں دلائل پیش کیے۔ برطانوی اخبار ''دی گارڈین'' اور جرمنی کے ''دی ویلٹ'' میں شائع ہونے والے ایک مشترکہ پیغام میں ان ممتاز عسکری قائدین نے کہا کہ وہ محض دفاع پر سب سے زیادہ خرچ کرنے والے دو بڑے یورپی ممالک کے عسکری سربراہان کے طور پر ہی بات نہیں کررہے ہے بلکہ وہ اس یورپ کی آواز بن کر بول رہے

ہیں جسے اب اپنی سکیورٹی کے حوالے سے تلخ حقائق کا سامنا کرنا چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یوکرین پر حملے کے دوران روس کا رخ فیصلہ کن طور پر مغرب کی جانب ہو چکا ہے۔ انہوں نے پورے یورپ میں اپنے دفاع اور سکیورٹی کے نظام میں بنیادی تبدیلی لانے کی ضرورت کی جانب اشارہ کیا۔ عسکری قیادت کا یہ انتباہ سالانہ میونخ سکیورٹی کانفرنس کے اختتام پر سامنے آیا ہے جس میں عالمی رہنماؤں نے یورپ کے دفاعی مستقبل اور یوکرین جنگ پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے شرکت کی تھی۔ پیغام میں مزید کہا گیا کہ اس کوشش کا ایک اخلاقی پہلو بھی ہے۔ دوبارہ مسلح ہونا جنگ بھڑکانا نہیں بلکہ ان ریاستوں کا ایک ذمہ دارانہ عمل ہے جو اپنے عوام کے تحفظ اور امن برقرار رکھنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہیں کیونکہ طاقت جارحیت کو روکتی ہے جبکہ کمزوری اسے دعوت دیتی ہے۔ مراسلے میں یہ بھی ذکر کیا گیا کہ خطرات کی پیچیدگیاں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ پورے معاشرے کو اس میں شامل کیا جائے اور پورے براعظم کے شہریوں کے ساتھ اس پر کھل کر بات کی جائے کہ دفاع محض فوجی اہلکاروں تک محدود نہیں ہوسکتا بلکہ یہ ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔

میونخ: سعودی وزیر خارجہ اور ٹرمپ کے مشیر مساد بولوس کے درمیان ملاقات

میونخ (جرمنی) میں جاری سیکیورٹی کانفرنس کے موقع پر سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے عرب اور افریقی امور کے سینئر مشیر مساد بولوس کے درمیان ملاقات ہوئی۔ سعودی وزارت خارجہ کے مطابق دونوں عہدیداران نے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا اور علاقائی و بین الاقوامی سطح پر سلامتی اور استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے مشترکہ کوششوں کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ واضح رہے کہ یہ ملاقات تین روزہ میونخ سیکیورٹی کانفرنس کے دوران ہوئی، جس میں عالمی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اعلیٰ سیاسی و سیکیورٹی لیڈر شرکت کررہے ہیں۔ یہ بات چیت ایسے وقت میں ہورہی ہے جب مشرق وسطیٰ کے مختلف حصوں میں کشیدگی بڑھی ہوئی ہے اور سفارتی کوششیں صورت حال پر قابو پانے اور علاقائی استحکام کے تحفظ پر مرکوز ہیں۔ واضح رہے کہ ایران اور امریکہ کے مابین بڑھتی کشیدگی، اور ٹرمپ کی ایران کے خلاف سخت کارروائی کی دھمکی اور اس کے جواب میں ایران کی خلیجی ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنانے کے اعلان کے بعد خلیجی ممالک میں تشویش پائی جارہی ہے، حالانکہ ایران نے کہا کہ اس کا ارادہ کسی خلیجی ممالک پر حملہ کرنے کا نہیں ہے، تاہم وہ خطے میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو میزائلوں سے نشانہ بنائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عرب ممالک ایران اور امریکہ کے مابین کشیدگی کے سبب خدشات کا اظہار کررہے ہیں، اس کے علاوہ انہوں نے اپنی سرزمین ایران کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہ دینے کا اعادہ کیا ہے۔ سعودی وزیر کی یہ ملاقات اسی پس منظر میں ہونے کا قیاس لگایا جارہا ہے۔

جنوبی لبنان میں گاڑی پر اسرائیلی ڈرون حملے میں ایک شخص ہلاک

لبنان کے جنوبی قصبے حانین میں آج ایک اسرائیلی ڈرون حملے میں ایک فور ویل ڈرائیو گاڑی اور ایک وین کو کئی میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا، اس کے نتیجے میں ایک نوجوان ہلاک ہوگیا۔ لبنان کی سرکاری "نیشنل نیوز ایجنسی" نے اطلاع دی ہے کہ نوجوان محمد تحسین حسین قشاقش اس وقت مارا گیا جب ایک اسرائیلی ڈرون نے اسے بنت جبیل ضلع کے قصبے حانین میں اس کے گھر کے سامنے فضائی حملے کا نشانہ بنایا۔ ایجنسی نے مزید بتایا کہ اسرائیلی فوج نے علی الصبح جنوبی لبنان میں بنت جبیل کے دو قصبوں عیتا الشعب اور رامیہ کے مضافات میں دراندازی کی اور علاقے میں ایک گھر کو بارودی مواد سے اڑا دیا، جس سے وہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ ان کی فورسز نے ایک ایسے شخص کو نشانہ بنا کر ختم کردیا جو جنوبی لبنان کے علاقے حنین میں حزب اللہ کے بنیادی عسکری ڈھانچے کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کررہا تھا۔ یہ بات پیر کو اسرائیلی اخبار "یدیعوت آحرونوت" نے بتائی۔ اس سے قبل اسرائیلی فوج نے آپریشن کا اعلان کیا تھا، جبکہ لبنانی میڈیا نے بھی ایک شخص کی ہلاکت کی اطلاع دی ہے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ "91 ویں ڈویژن کی فورسز نے گذشتہ ہفتے کے دوران تین افراد کو ہلاک کیا جو حزب اللہ کے بنیادی ڈھانچے کی بحالی پر کام کررہے تھے"۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق ڈویژن کی فورسز نے متعدد عمارتوں اور انجینئرنگ کے سامان کو بھی تباہ کردیا ہے جسے حزب اللہ جنوبی لبنان میں اپنی کارروائیوں کو تقویت دینے کے لیے استعمال کررہی تھی۔ نومبر 2024 کے آخر سے اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان نافذ العمل جنگ بندی کے فریم ورک کے تحت ایران کی حمایت یافتہ اس تنظیم کو غیر مسلح کیا جانا تھا۔ دسمبر کے آخر میں حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کی ایک اہم ڈیڈ لائن ختم ہوگئی تھی، جس کے لیے لبنانی حکومت نے فوج کو ذمہ داری سونپی تھی۔ جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی فوج تقریباً روزانہ کی بنیاد پر لبنان میں حملے کررہی ہے۔ لبنانی حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق، جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک 300 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ ان میں سے 100 سے زیادہ عام شہری تھے۔ اسرائیلی فوج نے بیان دیا ہے کہ "اس کی فورسز ریاستِ اسرائیل کے لیے کسی بھی خطرے کو ختم کرنے کے لیے اپنی کارروائیاں جاری رکھیں گی"۔

نیپال میں انتخابی مہم کا آج سے آغاز 5 مارچ کو ووٹ ڈالے جائیں گے

کھٹمنڈو: 5 مارچ کو ہونے والے ایوانِ نمائندگان کے لیے انتخابی مہم آج زور پکڑ جائے گی۔ تمام امیدوار باقاعدہ انتخابی مہم شروع کردیں گے۔ نیپال کے انتخابی ضوابط کے مطابق امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کو پولنگ کی تاریخ سے صرف 15 دن پہلے تک مہم چلانے کی اجازت ہے۔ اس عرصے کے دوران، وہ جلوس، عوامی جلسے، اور روڈ شو کر سکتے ہیں، اور مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے الیکشن سے متعلق مواد شائع یا نشر کر سکتے ہیں۔ ضوابط کے مطابق، آج سے 2 مارچ کی رات 12 بجے تک انتخابی مہم چلانے کی اجازت ہوگی۔ قائم مقام چیف الیکشن کمشنر رام پرساد بھنڈاری نے کہا کہ کمیشن نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزیوں پر ''زیرو ٹالرینس'' کی پالیسی اپنائی ہے۔ اس لیے انتخابی مہم کے دوران کوئی بھی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی نہ کرے۔ کمیشن نے سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے غلط معلومات، غلط معلومات اور بدنیتی پر مبنی مواد کے پھیلاؤ پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔

چین پہاڑوں میں بنکرز اور جوہری تنصیبات بنانے میں مصروف: سیٹلائٹ مناظر جاری

عالمی قوتوں کے درمیان مقابلے کے نئے دور میں چین کی جانب سے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں تیزی

خفیہ جوہری تنصیبات کی جدید سیٹلائٹ تصاویر سے بیجنگ کے اپنے اسلحہ خانے کو وسعت دینے کی کوششوں کا پتہ چلتا ہے، یہ ایک ایسے وقت میں ہورہا ہے جب ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے آخری عالمی ضمانتیں بھی ختم ہورہی ہیں۔ جنوب مغربی چین کی سرسبز اور دھند چھائی وادیوں میں سیٹلائٹ تصاویر ملک کی جوہری تیاریوں کی تیز رفتار پیش رفت کو ظاہر کرتی ہیں، جو کہ عالمی طاقتوں کے درمیان مقابلے کے نئے دور کے لیے ڈیزائن کی گئی ایک قوت ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سچوان کی ایسی ہی ایک وادی "زیتونگ" کے نام سے جانی جاتی ہے، جہاں انجینئرز مضبوط گودام اور نئی قلعہ بندیاں تعمیر کرنے میں مصروف ہیں۔ وہاں پائپوں سے لیس ایک نیا کمپلیکس نمایاں ہے، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ تنصیب انتہائی خطرناک مواد سے نمٹ رہی ہے۔

پنگتونگ میں پلوٹونیم وارہیڈز کی تیاری کا شبہ

ایک اور وادی میں "پنگتونگ" نامی تنصیب ہے جو دوہری باڑ میں گھری ہوئی ہے، جہاں ماہرین کا ماننا ہے کہ چین پلوٹونیم سے بھرے جوہری وارہیڈز کے مرکزی حصے تیار کررہا ہے۔ اس کی مرکزی عمارت، جس کے اوپر 360 فٹ اونچا ہوادار ستون ہے اسے گذشتہ برسوں میں نئے وینٹی لیشن سوراخوں اور ہیٹ سنک کے ساتھ جدید بنایا گیا ہے، جبکہ اس کے ساتھ اضافی تعمیراتی کام بھی جاری ہے۔ چین کی یہ عسکری تیاری امریکہ اور روس کے درمیان ایٹمی ہتھیاروں کے آخری بچ جانے والے معاہدے کی میعاد ختم ہونے کے بعد اسلحہ سازی پر عالمی کنٹرول کو بحال کرنے کی کوششوں کو پیچیدہ بنارہی ہے۔ واشنگٹن کا موقف ہے کہ کسی بھی اگلے معاہدے میں چین کو بھی پابند کیا جانا چاہیے، لیکن بیجنگ نے اس میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی ہے۔ جیو

اسپیشل ڈیٹا انٹیلی جنس کے ماہر رینی بابیاز جنہوں نے سیٹلائٹ تصاویر کا تجزیہ کیا کہتے ہیں کہ ان مقامات پر زمین پر نظر آنے والی تبدیلیاں چین کے عالمی سپر پاور بننے کے وسیع تر اہداف کے مطابق ہیں اور ایٹمی ہتھیار اس کا لازمی حصہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سنہ 2019ء سے ان تمام مقامات پر ترقی کی رفتار تیز ہوئی ہے۔

بیجنگ کی جانب سے امریکی الزامات کی تردید

چینی جوہری توسیع امریکہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کا باعث بن رہی ہے۔ اسلحہ کنٹرول اور بین الاقوامی سکیورٹی کے انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ تھامس جی ڈی نانو نے اس ماہ کھلے عام چین پر عالمی پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "خفیہ جوہری دھماکوں کے تجربات" کرنے کا الزام لگایا۔ بیجنگ نے اس دعوے کو غلط قرار دیتے کر مسترد کردیا ہے۔ پینٹا گان کے تازہ ترین سالانہ تخمینوں کے مطابق سنہ 2024 کے اختتام تک چین کے پاس 600 سے زیادہ ایٹمی وارہیڈز ہوں گے اور سنہ 2030 تک یہ تعداد 1000 تک پہنچنے کی راہ پر ہے۔ اگرچہ چین کا ذخیرہ اب بھی امریکہ اور روس کے پاس موجود ہزاروں ہتھیاروں کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے، لیکن اس کی نمو تشویشناک ہے۔ سابق امریکی عہدیدار میتھیو شارپ کا کہنا ہے کہ حقیقی مکالمے کی عدم موجودگی میں یہ جاننا مشکل ہے کہ معاملات کس طرف جارہے ہیں اور یہ ایک خطرناک صورتحال ہے کیونکہ اب ہم بدترین تشریحات کی بنیاد پر منصوبہ بندی کرنے پر مجبور ہیں۔

اٹلی کی غزہ میں پولیس فورس کو تربیت دینے کی پیشکش

اطالوی وزیر خارجہ انطونیو تاجانی نے پیر کے روز مشرق وسطیٰ کے استحکام میں روم کے تعاون کے فریم ورک کے تحت غزہ اور دیگر فلسطینی علاقوں میں پولیس فورس کی تربیت میں مدد فراہم کرنے کے لیے اپنے ملک کی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ انطونیو تاجانی نے روم میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ہم غزہ میں ایک نئی پولیس فورس کی تربیت کے لیے تیار ہیں اور اسی طرح ہم فلسطینی پولیس فورس کو تربیت دینے کے لیے بھی تیار ہیں۔

وزیر خارجہ نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے شروع کیے گئے امن کونسل کے اقدام میں روم کی بطور مبصر شرکت کی آمادگی کی بھی تصدیق کی۔ انہوں نے مزید اشارہ دیا کہ اٹلی کو اس ہفتے واشنگٹن میں کونسل کے اجلاس میں شرکت کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ میں جاری جنگ کے خاتمے کے لیے ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ کے منصوبے کے تحت اس کونسل کے قیام کی منظوری دی تھی۔

غزہ: تعمیر نو کیلئے ۵ ارب ڈالر کا وعدہ: ٹرمپ کا اعلان

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ بورڈ آف پیس کے رکن ممالک جمعرات کو ہونے والے اجلاس میں غزہ کی تعمیر نو اور انسانی امداد کے لیے ۵ ارب ڈالر سے زائد مالی وعدوں کا اعلان کریں گے۔ اجلاس میں ۲۰ سے زیادہ ممالک کے وفود شرکت کریں گے، جبکہ اس اقدام کو اقوام متحدہ کی قرارداد کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ بورڈ آف پیس کے رکن ممالک غزہ میں تعمیر نو اور انسانی ہمدردی کی سرگرمیوں کے لیے ۵ ارب ڈالر سے زیادہ کے مالی وعدوں کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے یہ بیان اتوار کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری کیا۔ صدر کے مطابق، جمعرات کو ہونے والا یہ اجلاس بورڈ آف پیس کی پہلی باضابطہ میٹنگ ہوگی، جس میں ۲۰ سے زائد ممالک کے اعلیٰ سطحی وفود، بشمول سربراہانِ مملکت، شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس ڈونالڈ جے ٹرمپ انسٹی ٹیوٹ آف پیس میں منعقد ہوگا، جسے حال ہی میں امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے صدر کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ رکن ممالک نے غزہ میں اقوام متحدہ کی اجازت یافتہ اسٹیبلائزیشن فورس اور مقامی پولیس کی مدد کے لیے ہزاروں اہلکار تعینات کیے ہیں۔ ان کے مطابق اس اقدام کا مقصد جنگ کے بعد خطے میں امن واستحکام کو یقینی بنانا ہے۔ بورڈ آف پیس کے قیام کی توثیق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایک قرارداد کے ذریعے کی گئی تھی۔ یہ اقدام ٹرمپ انتظامیہ کے اس منصوبے کا حصہ بتایا جارہا ہے جس کا مقصد غزہ میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جاری جنگ کا خاتمہ اور جنگ بندی کے بعد استحکام کو فروغ دینا تھا۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال اسرائیل اور حماس کے درمیان ایک منصوبے پر اتفاق ہوا تھا، جس کے بعد اکتوبر میں باضابطہ جنگ بندی نافذ کی گئی۔ تاہم، اس دوران کشیدگی کے واقعات اور خلاف ورزیوں کی اطلاعات بھی سامنے آتی رہی ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں ۵۹۰ سے زائد فلسطینی جاں بحق ہوچکے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کی کئی علاقائی طاقتوں، جن میں ترکی، مصر، سعودی عرب، قطر اور اسرائیل شامل ہیں، نے بورڈ آف پیس میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا جیسے ابھرتے ہوئے ممالک نے بھی اس اقدام کی حمایت کی ہے۔ تاہم بعض بڑی عالمی طاقتوں اور روایتی مغربی اتحادیوں نے اس عمل میں محتاط رویہ اختیار کیا ہے اور مکمل وابستگی سے گریز کیا ہے۔

سیاسی مبصرین کے مطابق، غزہ کی تعمیر نو کے لیے ۵ ارب ڈالر سے زائد کا وعدہ ایک اہم پیش رفت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ یہ رقوم مؤثر انداز میں انسانی امداد، بنیادی ڈھانچے کی بحالی اور مقامی انتظامی ڈھانچے کو مضبوط بنانے پر خرچ کی جائیں۔ جنگ کے نتیجے میں غزہ میں رہائشی عمارتوں، اسپتالوں، اسکولوں اور دیگر بنیادی سہولیات کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کی بحالی کے لیے عالمی تعاون ناگزیر سمجھا جارہا ہے۔ صدر ٹرمپ کے اس اعلان نے ایک بار پھر مشرق وسطیٰ میں امریکی کردار کو نمایاں کردیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس منصوبے کی کامیابی کا انحصار شفاف عمل درآمد، مستقل جنگ بندی اور علاقائی تعاون پر ہوگا۔ دوسری جانب حامی حلقے اسے خطے میں استحکام کی جانب ایک عملی قدم قرار دے رہے ہیں۔ آنے والے دنوں میں ہونے والا اجلاس اس بات کا تعین کرے گا کہ وعدہ کردہ فنڈز کس حد تک عملی شکل اختیار کرتے ہیں۔

چین پہاڑوں میں بنکرز اور خفیہ جوہری تنصیبات بنانے میں مصروف

واشنگٹن:۔ خفیہ جوہری تنصیبات کی جدید سیٹلائٹ تصاویر سے بیجنگ کے اپنے اسلحہ خانے کو وسعت دینے کی کوششوں کا پتہ چلتا ہے، یہ ایک ایسے وقت میں ہورہا ہے جب ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے آخری عالمی ضمانتیں بھی ختم ہورہی ہیں۔ جنوب مغربی چین کی سرسبز اور دھند چھائی وادیوں میں سیٹلائٹ تصاویر ملک کی جوہری تیاریوں کی تیز رفتار پیش رفت کو ظاہر کرتی ہیں، جو کہ عالمی طاقتوں کے درمیان مقابلے کے نئے دور کے لیے ڈیزائن کی گئی ایک قوت ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سچوان کی ایسی ہی ایک وادی "زیتونگ" کے نام سے جانی جاتی ہے، جہاں انجینئرز مضبوط گودام اور نئی قلعہ بندیاں تعمیر کرنے میں مصروف ہیں۔ وہاں پائپوں سے لیس ایک نیا کمپلیکس نمایاں ہے، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ تنصیب انتہائی خطرناک مواد سے نمٹ رہی ہے۔ ایک اور وادی میں "پنگتونگ" نامی تنصیب ہے جو دوہری باڑ میں گھری ہوئی ہے، جہاں ماہرین کا ماننا ہے کہ چین پلوٹونیم سے بھرے جوہری وارہیڈز کے مرکزی حصے تیار کررہا ہے۔ اس کی مرکزی عمارت، جس کے اوپر 360 فٹ اونچا ہوادار ستون ہے اسے گذشتہ برسوں میں نئے وینٹی لیشن سوراخوں اور ہیٹ سنک کے ساتھ جدید بنایا گیا ہے، جبکہ اس کے ساتھ اضافی تعمیراتی کام بھی جاری ہے۔ چین کی یہ عسکری تیاری امریکہ اور روس کے درمیان ایٹمی ہتھیاروں کے آخری بچ جانے والے معاہدے کی میعاد ختم ہونے کے بعد اسلحہ سازی پر عالمی کنٹرول کو بحال کرنے کی کوششوں کو پیچیدہ بنارہی ہے۔ واشنگٹن کا موقف ہے کہ کسی بھی اگلے معاہدے میں چین کو بھی پابند کیا جانا چاہیے، لیکن بیجنگ نے اس میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی ہے۔ جیو اسپیشل ڈیٹا انٹیلی جنس کے ماہر رینی بابیاز جنہوں نے سیٹلائٹ تصاویر کا تجزیہ کیا کہتے ہیں کہ ان مقامات پر زمین پر نظر آنے والی تبدیلیاں چین کے عالمی سپر پاور بننے کے وسیع تر اہداف کے مطابق ہیں اور ایٹمی ہتھیار اس کا لازمی حصہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سنہ 2019ء سے ان تمام مقامات پر ترقی کی رفتار تیز ہوئی ہے۔ چینی جوہری توسیع امریکہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کا باعث بن رہی ہے۔ اسلحہ کنٹرول اور بین الاقوامی سکیورٹی کے انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ تھامس جی ڈی نانو نے اس ماہ کھلے عام چین پر عالمی پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "خفیہ جوہری دھماکوں کے تجربات" کرنے کا الزام لگایا۔ بیجنگ نے اس دعوے کو غلط قرار دے کر مسترد کردیا ہے۔ پینٹا گان کے تازہ ترین سالانہ تخمینوں کے مطابق سنہ 2024 کے اختتام تک چین کے پاس 600 سے زیادہ ایٹمی وارہیڈز ہوں گے اور سنہ 2030 تک یہ تعداد 1000 تک پہنچنے کی راہ پر ہے۔ اگرچہ چین کا ذخیرہ اب بھی امریکہ اور روس کے پاس موجود ہزاروں ہتھیاروں کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے، لیکن اس کی نمو تشویشناک ہے۔

اسرائیل کی جانب سے مغربی کنارے میں زمینوں کے رجسٹریشن کے منصوبے پر سخت عالمی ردعمل

اسرائیل میں بستیوں کی تعمیر پر نظر رکھنے والے ادارے 'پیس ناؤ' نے اس اقدام کو "زمینوں پر قبضے کا بہت بڑا منصوبہ" قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اس سے خطے کے بڑے حصوں پر اسرائیلی کنٹرول مزید مضبوط ہو جائے گا۔

اسرائیلی حکومت نے مقبوضہ فلسطینی علاقے مغربی کنارے میں زمینوں کی رجسٹریشن کے نئے عمل کیلئے منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے پر بین الاقوامی سطح پر شدید تنقید کی جارہی ہے۔ عالمی برادری نے انتباہ دیا ہے کہ یہ اقدام فلسطینی علاقوں کے باضابطہ الحاق کی کوششوں کو تیز کرسکتا ہے۔ اسرائیلی حکام کے مطابق، اس اقدام کا مقصد جائیداد کے حقوق کی وضاحت کرنا اور دیرینہ قانونی تنازعات کو حل کرنا ہے۔ وزارتِ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ عمل "جائیداد کے حقوق کی شفاف اور مکمل وضاحت" کو یقینی بنائے گا اور ان علاقوں میں زمینوں کے مبینہ غیر قانونی رجسٹریشن کے مسئلے کو حل کرے گا جو فلسطینی اتھارٹی کے زیرِ انتظام ہیں۔ تاہم، فلسطینی حکام اور متعدد ممالک نے اس فیصلے کو بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔

ترکی اور عرب ممالک نے اسرائیل پر تنقید کی

ترکی نے اسرائیلی حکومت کے فیصلے پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اس منصوبے کو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کی تعمیر میں توسیع اور مقبوضہ زمین پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش کررہا ہے۔ انقرہ نے ایک بیان میں کہا کہ اس اقدام کا مقصد فلسطینیوں کو زبردستی بے دخل کرنا اور الحاق کی کوششوں کو تیز کرنا ہے۔ مقبوضہ علاقوں پر اسرائیل کی کوئی خود مختاری نہیں ہے۔ مصر نے اس فیصلے کو "خطرناک اشتعال انگیزی" قرار دیا جس کا مقصد فلسطینی زمین پر اسرائیلی کنٹرول کو مستحکم کرنا ہے۔ قطر کی وزارتِ

خارجہ نے بھی مغربی کنارے کی زمینوں کو نام نہاد "ریاستی ملکیت" میں تبدیل کرنے کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اس اقدام سے فلسطینی اپنے حقوق سے محروم ہو جائیں گے۔ اردن نے بھی اسی طرح کے خدشات کا اظہار کیا۔ فلسطینی اتھارٹی نے فوری بین الاقوامی مداخلت کا مطالبہ کرتے ہوئے اس منصوبے کو "عملی طور پر الحاق کے عمل کا آغاز" اور مستقبل کی فلسطینی ریاست کے امکانات پر براہِ راست ضرب قرار دیا۔

'ایریا سی' پر توجہ

اسرائیلی سرکاری نشریاتی ادارے 'کان' نے رپورٹ کیا کہ ۱۹۶۷ء کے بعد، جب اسرائیل نے اس علاقے پر قبضہ کیا تھا، پہلی بار مغربی کنارے میں زمینوں کے رجسٹریشن کا عمل دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ یہ عمل بنیادی طور پر 'ایریا سی' (Area C) پر لاگو ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ علاقہ مغربی کنارے کا تقریباً ۶۰ فیصد حصہ ہے اور اوسلو معاہدے کے تحت مکمل طور پر اسرائیلی سیکوریٹی اور انتظامی کنٹرول میں ہے۔ اسرائیل میں بستیوں کی تعمیر پر نظر رکھنے والے ادارے 'پیس ناؤ' (Peace Now) نے اسرائیلی اقدام کو "زمینوں پر قبضے کا بہت بڑا منصوبہ" قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اس سے خطے کے بڑے حصوں پر اسرائیلی کنٹرول مزید مضبوط ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ اس سے چند دن قبل اسرائیل کی سلامتی کابینہ نے فلسطینی اتھارٹی کے زیرِ انتظام علاقوں میں نگرانی سخت کرنے کی منظوری دی ہے اور یہودی اسرائیلیوں کو مغربی کنارے میں براہِ راست زمین خریدنے کی اجازت اور بعض مذہبی مقامات پر اسرائیلی حکام کو وسیع تر کنٹرول فراہم کیا۔ اس وقت مغربی کنارے کی بستیوں میں ۵ لاکھ سے زائد اسرائیلی آباد کار مقیم ہیں، جبکہ تقریباً ۳۰ لاکھ فلسطینی اس علاقے میں رہتے ہیں۔ یہ علاقہ کسی بھی مجوزہ دو ریاستی حل کے لئے مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔

کیری ارونگ کا آل اسٹار گیم میں غزہ کے صحافیوں سے اظہارِ یکجہتی

ڈلاس ماویرکس کے اسٹار کھلاڑی کیری ارونگ نے این بی اے آل اسٹار گیم کے دوران ایک خاص پیغام والی PRESS (پریس) شرٹ پہن کر غزہ میں جان سے جانے والے صحافیوں سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ واضح رہے کہ ارونگ اس سے قبل بھی فلسطین کی حمایت میں آواز اٹھا چکے ہیں

امریکی باسکٹ بال لیگ این بی اے کے آل اسٹار گیم میں اس بار کھیل کے ساتھ ایک مضبوط پیغام بھی نمایاں رہا۔ ڈلاس ماویرکس کے اسٹار گارڈ کیری ارونگ نے پیر کو میچ کے دوران ایک خصوصی PRESS شرٹ پہن کر غزہ میں مارے گئے صحافیوں کے لیے حمایت اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ شرٹ کے ٹیگ پر درج پیغام میں لکھا تھا: ''غزہ میں ہمارے پیارے صحافیوں کے لیے وقف، جو دنیا کو سچ دکھا رہے ہیں۔'' اس پیغام نے سوشل میڈیا اور کھیلوں کی دنیا میں فوری توجہ حاصل کی، جہاں مداحوں اور مبصرین نے اس اقدام پر مختلف ردِعمل کا اظہار کیا۔ ۳۳ سالہ ارونگ اس سے قبل بھی فلسطین اور غزہ کے حوالے سے اپنے بیانات اور اقدامات کی وجہ سے خبروں میں رہ چکے ہیں۔ انہوں نے ماضی میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کیفیہ پہن کر غزہ میں جاری صورتحال کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی تھی۔ ان کے اس اقدام کو بعض حلقوں نے اظہارِ رائے کی آزادی کے طور پر سراہا، جبکہ دیگر نے اسے متنازع قرار دیا۔ این بی اے آل اسٹار گیم عام طور پر کھیل کے جشن اور تفریحی ماحول کے لیے جانا جاتا ہے، مگر اس بار ارونگ کے پیغام نے اسے ایک مختلف پہلو دیا۔ کھیل کے میدان سے باہر سماجی اور سیاسی موضوعات پر آواز اٹھانا پیشہ ور کھلاڑیوں کے لیے کوئی نئی بات نہیں، تاہم ہر بیان اور علامتی اظہار عوامی مباحث کو جنم دیتا ہے۔ ارونگ کا یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب غزہ کی صورتحال عالمی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اور صحافیوں کی ہلاکتوں پر بین الاقوامی سطح پر بحث جاری ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں بارہا جنگی علاقوں میں میڈیا نمائندوں کے تحفظ پر زور دیتی رہی ہیں، کیونکہ وہ زمینی حقائق دنیا تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیلوں کی دنیا میں سماجی انصاف اور انسانی حقوق کے موضوعات پر آواز اٹھانے کی روایت گزشتہ برسوں میں مضبوط ہوئی ہے۔ کئی کھلاڑی نسلی مساوات، جنگ مخالف پیغامات اور انسانی ہمدردی کے موضوعات پر اظہارِ خیال کرتے رہے ہیں۔

کیری ارونگ کا حالیہ قدم بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی سمجھا جارہا ہے۔ لاس ماویرکس کے لیے کھیلنے والے ارونگ اپنی غیر معمولی مہارت اور جارحانہ اندازِ کھیل کے لیے جانے جاتے ہیں، لیکن ان کی شخصیت کا ایک پہلو سماجی معاملات پر واضح مؤقف اختیار کرنا بھی ہے۔ ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنی شہرت اور پلیٹ فارم کو اہم مسائل کی جانب توجہ دلانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ دوسری جانب ناقدین کا مؤقف ہے کہ کھیلوں کے ایونٹس کو سیاسی یا متنازع موضوعات سے دور رکھنا چاہیے۔ تاہم ارونگ کے حالیہ اقدام نے ایک بار پھر یہ سوال زندہ کردیا ہے کہ کیا کھیل اور سیاست کو مکمل طور پر الگ رکھا جاسکتا ہے، یا کھلاڑی بطور عوامی شخصیات سماجی مباحث کا حصہ بننے کا حق رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

پیغمبر خداؐ ابتدا میں لوگوں کو بتوں کی پرستش ترک کرنے اور صرف خدائے واحد کی پرستش کی دعوت دیتے تھے۔ ابتدا میں نمازیں دو رکعتی ہوتی تھیں۔ بعد میں حاضرین پر چار رکعت اور مسافرین پر دو رکعت نماز واجب ہوئی۔ مسلمان نماز اور خدا کی پرستش کے وقت لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوجاتے تھے اور پہاڑیوں کی کھائیوں، شگافوں اور لوگوں کی آمد و رفت سے دور نماز ادا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ اسلام مکہ میں پھیل گیا۔[33]

روایت مشہور ہے کہ: جب آپ کی دعوت کو تین سال ہوئے تو پروردگار نے آپ کو مأمور کیا کہ لوگوں کو اعلانیہ طور پر خدا کی طرف بلائیں اور اعلانیہ دعوت بنی عبدالمطلب سے شروع ہوئی جب ارشاد ہوا:

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ"۔[34]

ترجمہ: اور اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈرا دیجئے۔ اور اپنا بازو جھکایئے مؤمنین سے اس کے لیے جو آپ کا پورا پورا پیرو ہے۔ تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیجئے کہ میں بے تعلق ہوں اس سے جو تم کرتے ہو۔

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں تو رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علی! خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اس کی پرستش اور بندگی کی دعوت دوں۔ ایک بکرا ذبح کرو، کچھ روٹی اور ایک کاسہ دودھ کا فراہم کرو۔ علیؑ نے ایسا ہی کیا اور اس دن خاندان عبدالمطلب کے چالیس یا [تقریبا چالیس] افراد اکٹھے ہوئے اور سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن جونہی رسول اللہؐ نے جب اپنے کلام کا آغاز کیا تو ابولہب نے کہا: "اس نے تم پر جادو کیا"؛ اور یوں مجلس بدنظمی کا شکار ہوئی۔ رسول خداؐ نے دوسرے روز پھر بھی انہیں بلایا اور فرمایا: اے فرزندان عبدالمطلب! میرا خیال نہیں ہے کہ عرب میں کوئی اپنی قوم کے لئے اس سے بہتر چیز لایا ہو جو میں تمہارے لئے لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے لئے دنیا اور آخرت لے کر آیا ہوں۔[35]

طبری لکھتا ہے: رسول خداؐ نے افراد خاندان کو اپنا پیغام پہونچانے کے بعد فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اس کام میں میری مدد کرے تا کہ وہ میرا بھائی، میرا وصی اور تمہارے درمیان میرا خلیفہ اور جانشین ہو؟ سب خاموش رہے اور علیؑ نے کہا: اے رسول خدا! وہ میں ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ (علی) میرے وصی اور تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں؛ ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

یہ روایت اسی صورت میں دوسرے مؤرخین اور سیرت نگاروں نے بھی نقل کی ہے اور مشہور احادیث کے زمرے میں آتی ہے۔

رفتہ رفتہ مسلمانوں کی تعداد روز افزوں ہوئی اور قریش کے عمائدین کی فکرمندی میں اضافہ ہوا۔ وہ (رسول اللہؐ کے چچا اور حامی و سرپرست حضرت) ابوطالبؑ کے پاس آئے اور ان سے درخواست کی کہ اپنے بھتیجے کو اس دعوت و تبلیغ سے باز رکھیں۔ ایک دن انھوں نے ابوطالبؑ سے درخواست کی محمدؐ کو ان کے سپرد کریں تا کہ وہ آپ کو قتل کریں اور آپؐ کے عوض وہ عمارہ بن ولید نامی نوجوان ان کے سپرد کریں گے جو ایک خوبصورت اور مشرکین کے بقول عقل مند نوجوان تھا۔ ابوطالبؑ نے جواب دیا: کیا میں اپنا بیٹا تمہارے حوالے کر دوں کہ تم اسے مار ڈالو اور میں تمہارے بیٹے کو پالوں اور پروان چڑھاؤں؟ کیا دشوار فریضہ ہے یہ؟۔

قریش قبائلی معاہدوں کی بنا پر رسول خداؐ کو جانی نقصان پہونچانے سے عاجز تھے کیونکہ ایسی صورت میں انہیں بنی ہاشم کے ردعمل کا سامنا کرنا پڑتا اور دوسرے قبائل کی مداخلت کا امکان بھی پایا جاتا تھا جس کی وجہ سے ان کا کام مزید دشوار ہوجاتا۔ چنانچہ وہ صرف بدگوئی اور جزوی طور پر نقصان پہنچانے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے تاہم نہتے نومسلموں کو۔ جہاں تک ممکن تھا۔ نقصان پہونچا دیتے تھے۔

رفتہ رفتہ جھگڑا نمایاں ہوا۔ قریشی ایک بار پھر ابوطالب کے پاس پہنچے اور ان سے درخواست کی کہ اپنے بھتیجے کو اس راستے پر مزید آگے بڑھنے سے باز رکھیں جس پر وہ چل نکلے تھے۔ ابوطالبؑ نے ان کے مطالبات کے سلسلے میں اپنے بھتیجے اور نور چشم محمدؐ سے بات کی اور آپؐ نے جواب میں فرمایا: خدا کی قسم! اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو بھی اپنی دعوت سے دستبردار نہیں ہونگا۔ ابوطالب نے بھی رسول اللہؐ سے کہا: اب جب بات یہ ہے تو آپ اپنا کام جاری رکھیں اور میں بھی آپ کو کوئی نقصان نہیں پہونچنے دونگا۔ اس کے بعد قریشی رسول اللہؐ اور مسلمانوں کو نقصان اور آزار واذیت پہنچانے کے لئے زیادہ کوشاں ہوئے۔

جیسے جیسے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا محمدؐ کے ساتھ قریش کی دشمنی اور مخالفت میں اسی انداز سے اضافہ ہو رہا تھا؛ تاہم پیغمبرؐ کو ابوطالبؑ کی حمایت حاصل تھی اور قریش قبائلی معاہدوں کی وجہ سے آپ کو جانی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے لیکن آپ کے نہتے اور کمزور مسلمانوں سمیت آپکے پیروکاروں کو کسی قسم کی اذیت وآزار پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ ان نومسلموں کو پہنچنے والی اذیت پیغمبرؐ پر بہت گراں گذرتی تھی۔ چنانچہ آپ نے انہیں بامر مجبوری حکم دیا کہ حبشہ کی طرف ہجرت کریں۔

آپ نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اس سرزمین میں ایک بادشاہ ہے جس کی طرف سے کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ وہیں چلے جاؤ اور وہیں رہو حتی کہ خداوند متعال تمہیں اس مصیبت سے نجات دلائے۔ قریش کو جب جب معلوم ہوا کہ نومسلم حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے ہیں تو انھوں نے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس روانہ کیا تا کہ انہیں وہاں سے لوٹا دیں۔ نجاشی نے قریش کے نمائندوں کا موقف اور مسلمانوں کا جواب سننے کے بعد مسلمانوں کو ان کے حوالے کرنے سے انکار کیا اور یوں قریش کے نمائندے خالی ہاتھوں مکہ واپس آگئے۔ قریش نے جب مکہ میں مسلمانوں کی مسلسل پیش قدمی کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ نجاشی نے ان کے نمائندوں کی حبشہ کے مہاجرین کو حوالے کرنے کی درخواست مسترد کردی ہے، تو انھوں نے محمدؐ اور بنی ہاشم پر معاشی دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا اور ایک عہد نامہ لکھا کہ اس کے بعد کوئی بھی ہاشم اور عبدالمطلب کی اولاد کو رشتہ نہ دے گا اور ان سے رشتہ نہ لے گا، کوئی بھی انہیں کچھ نہ بیچے گا اور ان سے کچھ نہ خریدے گا۔ اس کے بعد انھوں نے یہ عہد نامہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا۔ اس کے بعد بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب شعب ابی یوسف نامی درے میں محصور کئے گئے جو بعد میں شعب ابی طالب کے نام سے مشہور ہوا۔

بنو ہاشم کا محاصرہ 2 یا 3 سال تک جاری رہا۔ بنو ہاشم کی دشواریوں کے ایام میں ان کے ایک یا دو رشتہ دار رات کے وقت کچھ گندم یا دیگر اشیائے خورد و نوش ان تک پہنچا دیتے تھے۔ ایک رات بنو ہاشم کے ساتھ شدید دشمنی برتنے والے ابوجہل کو معلوم ہوا تو اس نے حکیم بن حزام کا راستہ روکا جو خدیجہ کے لئے گندم لے کر جا رہا تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ہند۔امریکہ تجارتی معاہدہ یکطرفہ، ہتک آمیز اور ناقابل قبول

جوش وخروش 4 دن تک جاری رہا۔ 6 فروری کو ایک صفحے کا مشترکہ بیان (یعنی عبوری سمجھوتے کا ڈھانچہ) واشنگٹن نے اس وقت جاری کیا جب ہندوستان سو رہا تھا۔ پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) نے بیان کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 4.20 بجے جاری کیا۔ بہت سی تفصیلات نہ ہونے کے باوجود، اس میں اتنا ضرور تھا کہ تجارتی ماہرین چونک اٹھے۔ حتمی تجارتی سمجھوتہ ایک قانونی دستاویز ہوگا جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ اس ایک صفحے کی دستاویز میں صاف تھا کہ ہندوستان روسی تیل کی خرید بند کرنے پر راضی ہوگیا ہے۔ اس نے اپنے تیل کی درآمدات کی امریکی نگرانی قبول کی ہے اور حیرت انگیز طور پر بیشتر امریکی مصنوعات پر درآمدی محصول صفر کرنے پر بھی متفق ہوا ہے۔ گرگ نے 'دکن ہیرالڈ' میں لکھا ہے کہ "یہ تباہ کن سمجھوتہ آنے والی دہائیوں تک ہندوستان کو نقصان پہنچائے گا اور ستائے گا"

ہرجندر

ہندوستانی تجارت کے مذاکرات کار بڑے ہندوستانی بازار کے لیے اہم رعایتیں حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ اس کے برعکس ایسا لگتا ہے کہ انھوں نے امریکی دباؤ کے سبب نگرانی قبول کی اور ہندوستانی بازار کو کھول دیا۔ 'سمجھوتوں کے ڈھانچہ' (فریم ورک) کے بارے میں تو سنا تھا۔ 'عبوری سمجھوتوں' کے بارے میں بھی سنا تھا۔ لیکن 'عبوری سمجھوتے کا ڈھانچہ' آخر کیا ہوتا ہے؟ ماہر معاشیات رتن رائے نے یہ تلخ سوال اٹھا کر ہند-امریکہ مشترکہ بیان پر وزیراعظم نریندر مودی کی تعریف پانے والے اور ہندوستانی حکومت کی جانب سے خیر مقدم کیے گئے 'تمام سمجھوتوں کی ماں' کی بے ضابطگیوں کو اجاگر کر دیا۔ اعلان، وقت اور زبان سابق مالی سکریٹری سبھاش چندر گرگ کی اس بات کو درست ثابت کرتی ہے کہ ہندوستان نے خود سپردگی کر دی تھی۔ مشترکہ بیان جاری ہونے سے 4 دن قبل، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا تھا کہ ہندوستانی وزیراعظم طویل عرصہ سے اٹکے تجارتی سمجھوتہ کے سلسلے میں اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ ہندوستان روسی تیل خریدنا بند کر دے گا۔ ہندوستان امریکی مصنوعات کو بڑی مقدار میں خریدے گا اور امریکہ و وینزویلا سے زیادہ درآمد کرے گا۔ بدلے میں امریکہ ریسپروکل ٹیرف کو 25 فیصد سے گھٹا کر 18 فیصد کرے گا۔ اس کے بعد وزیراعظم مودی نے ٹیرف میں کمی کا خیر مقدم کرتے ہوئے 'ایکس' پر ایک پوسٹ جاری کیا جس میں امریکی صدر کے ساتھ اپنی دوستی کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ شراکت داری دونوں ممالک کے لیے 'لامحدود امکانات' والی ہے۔ جوش وخروش 4 دن تک جاری رہا۔ 6 فروری کو ایک صفحے کا مشترکہ بیان (یعنی 'عبوری سمجھوتے کا ڈھانچہ') واشنگٹن نے اس وقت جاری کیا جب ہندوستان سو رہا تھا۔ پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) نے بیان کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 4.20 بجے جاری کیا۔ بہت سی تفصیلات نہ ہونے کے باوجود، اس میں اتنا ضرور تھا کہ تجارتی ماہرین چونک اٹھے۔ حتمی تجارتی سمجھوتہ ایک قانونی دستاویز ہوگا جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ اس ایک صفحے کی دستاویز میں صاف تھا کہ ہندوستان روسی تیل کی خرید بند کرنے پر راضی ہوگیا ہے۔ اس نے اپنے تیل کی درآمدات کی امریکی نگرانی قبول کی ہے اور حیرت انگیز طور پر بیشتر امریکی مصنوعات پر درآمدی محصول صفر کرنے پر بھی متفق ہوا ہے۔ گرگ نے 'دکن ہیرالڈ' میں لکھا ہے کہ "یہ تباہ کن سمجھوتہ آنے والی دہائیوں تک ہندوستان کو نقصان پہنچائے گا اور ستائے گا۔"

بین الاقوامی تجارتی مذاکرات کار اور گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹیو، نئی دہلی کے بانی اجے شریواستو سوال اٹھاتے ہیں کہ امریکہ سے آخر ہندوستان درآمد کیا کرے گا؟ وہ ان صنعتی اور صارف اشیا کی بہت کم پیداوار کرتا ہے جن کی ہندوستان کو ضرورت ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مشترکہ بیان کی زبان تشویش ناک ہے۔ جہاں ہندوستان نے غیر ٹیرف رکاوٹوں کو کم کرنے کا وعدہ کیا ہے، وہیں امریکہ نے ہندوستانی اشیا کے داخلے کو آسان بنانے کے لیے اپنے قوانین اور ضابطوں میں نرمی دکھانے کی کوئی پابندی ظاہر نہیں کی۔ مشترکہ بیان میں عدم مساوات اتنی واضح تھی کہ مصنف اور مبصر برہما چیلانی نے کہا کہ "ہندوستان کی پابندیاں فوری، مقداری اور باقاعدہ نگرانی کے تابع ہیں، جبکہ امریکی 'رعایتیں' مشروط، پلٹنے کے قابل یا صرف اصلاحی نوعیت کی ہیں۔ امریکی تجارتی نمائندہ اور وائٹ ہاؤس ہندوستان کو ایک 'بازار' کے طور پر دیکھتے ہیں جسے کھولا جانا ہے، نہ کہ ایک اسٹریٹیجک شراکت دار کے طور پر۔"

عام لوگوں نے بھی اس بیان کو دباؤ کے نتیجے کے طور پر دیکھا۔

'ڈاؤن ٹو ارتھ' میں شائع سورت کے ایک کارٹون میں ایک کسان پوچھتا ہے کہ اس تجارتی سمجھوتے کو 'تاریخی' کیوں کہا جا رہا ہے؟ ایک مزدور جواب دیتا ہے 'کیونکہ اس سمجھوتے کے بعد ہندوستانی کھیتی تاریخ بن جائے گی۔' ایک طنز نگار نے سوشل میڈیا پر لکھا "اس تاریخی سمجھوتے کے مطابق، میں ایک خاص میخانہ سے پیوں گا اور کسی اور سے نہیں۔ بدلے میں وہ مجھے مہنگے مشروبات بیچتا رہے گا۔" اس معاملہ میں ایک ماہر معیشت و مبصر نے کہا کہ "امریکہ نے ہندوستان کے ساتھ وہی کیا ہے جو ہندوستانی حکومت اپنے شہریوں کے ساتھ کرنے کی عادی ہے۔ ہمارے حقوق چھین لیے اور سزا طے ہوگئی، پھر انہیں بڑی عنایت کے ساتھ کچھ کم کر دیا گیا۔" شریواستو کا استدلال ہے کہ ہندوستانی حکومت شاید یہ امید کر رہی ہے کہ یوکرین کی جنگ جلد ختم ہوجائے گی اور روس پر عائد پابندیاں ہٹ جائیں گی۔ یا امریکی سپریم کورٹ صدر ٹرمپ کے 'ریسپروکل ٹیرف' کو غیر قانونی قرار دے دے گی۔ یا پھر نومبر میں امریکی کانگریس کے وسط مدتی انتخابات کے بعد صدر اپنی حیثیت کھو بیٹھیں گے۔ ورنہ ہندوستان کی جانب سے ایسی توہین آمیز شرائط قبول کرنے کی وضاحت مشکل ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے مرکزی بجٹ پر بحث کے دوران پوچھا کہ "کیا آپ کو اپنے کیے پر شرم نہیں آتی؟"

مرکزی وزیر برائے کامرس پیوش گوئل کی جانب سے یہ کہنے کے چند ہی گھنٹوں بعد، کہ 18 فیصد امریکی ٹیرف سے ہندوستان کو بنگلہ دیش اور ویتنام جیسے ممالک پر برتری ملے گی، امریکہ نے بنگلہ دیش کے ساتھ تجارتی سمجھوتہ کر کے اس مبینہ برتری کو ختم کر دیا۔ بنگلہ دیش کپاس نہیں اگاتا، لیکن ٹیکسٹائل کا بڑا برآمد کنندہ ہے۔ اب وہ امریکہ سے کپاس اور مصنوعی ریشہ درآمد کرے گا۔ ان سے تیار ہونے والے ملبوسات پر امریکہ صفر ٹیرف عائد کرے گا۔ ایک جھٹکے میں ہندوستان کا ایک کپاس بازار اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ہندوستانی ٹیکسٹائل صنعت کو امریکی بازار میں اپنی حصہ داری کھونے کا بھی خدشہ ہے۔ ہندوستان نے 'تمام امریکی صنعتی اشیا پر ٹیرف ختم یا کم کرنے اور ڈی ڈی جی ایس، مویشی چارہ کے لیے سرخ جوار، میوہ جات اور پھل، سویابین تیل، وائن اور اسپرٹس سمیت امریکی زرعی وغذائی مصنوعات پر محصول کم کرنے' پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ ساتھ ہی طے شدہ شعبوں میں ترجیح دینے کے علاوہ وہ ڈیجیٹل تجارت کے قواعد کی سمت میں کام کرنے پر بھی متفق ہوگیا ہے۔ مشترکہ بیان میں یہ بھی درج ہے کہ "ہندوستان 5 برسوں میں 500 ارب ڈالر مالیت کے امریکی سامان، جس میں توانائی مصنوعات، ہوائی جہاز اور ان کے پرزے، قیمتی دھاتیں، ٹیکنالوجی مصنوعات اور کوکنگ کوئلہ وغیرہ شامل ہیں، خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

شریواستو کو بیان کے وہ حصے اور زیادہ پریشان کرتے ہیں جو مبہم اور تشریح کے لیے کھلے ہیں۔ مثال کے طور پر "دونوں فریق معاشی سکیورٹی اور سپلائی چین کے لچک پر ہم آہنگی برقرار رکھیں گے۔" اس میں ہم آہنگی کا کیا مطلب ہے؟ 'دی وائر' کے لیے کرن تھاپر کو دیے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وہ امریکہ-ملیشیا سمجھوتے میں اس شق سے فکرمند ہیں جس میں تیسرے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کی بھی امریکی نظر ثانی کی گنجائش ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ حتمی سمجھوتے میں ہندوستانی مذاکرات کاروں کو ایسے سخت ضوابط سے بچنا چاہیے۔ ہندوستانی کسانوں کے لیے یہ سمجھوتہ تاریخ کو دہراتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ تقریباً 6 سال قبل مرکزی حکومت نے 3 زرعی قوانین نافذ کیے تھے، جنہیں کسانوں نے بازار کی قوتوں کے حوالے کیے جانے کے طور پر دیکھا تھا۔ ہندوستانی کاشتکاری ایک بار پھر وجودی بحران کا سامنا کر رہی ہے۔ زیادہ تر چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کو دنیا کے سب سے زیادہ سبسڈی یافتہ پیداکاروں سے مقابلہ کرنے کو کہا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں اوسط رقبہ تقریباً ایک سے ڈیڑھ ہیکٹیئر ہے، جبکہ امریکہ میں اوسط فارم سائز 170 ہیکٹیئر سے زیادہ ہے۔ امریکی زراعت وسیع پیمانے، میکانائزیشن، جدید ذخیرہ، بیمہ کوریج اور براہ راست مالی مدد پر مبنی ہے۔

امریکی زرعی اعداد وشمار کے مطابق وہاں کے کسانوں کو بھاری سرکاری تعاون حاصل ہے۔ براہ راست اور بالواسطہ سبسڈی، فصل بیمہ، آفات کی ادائیگیاں اور وفاقی زرعی پروگرام مل کر ہر سال اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق فی کسان اوسط تعاون ہر سال ہزاروں ڈالر تک پہنچتا ہے۔ یہ سمجھوتہ سویابین تیل، ڈی ڈی جی ایس اور مویشی چارے کے لیے سرخ جوار جیسی مصنوعات پر ٹیرف میں کمی یا خاتمے کی اجازت دیتا ہے۔ مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، تلنگانہ اور راجستھان کے سویابین کسان پہلے ہی بحران میں ہیں۔ بازار قیمت اکثر کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) سے 30-20 فیصد نیچے رہتی ہے۔ سستی درآمدات، خاص طور پر ایسے ملک سے جہاں 90 فیصد سے زیادہ سویابین پیداوار جینیاتی طور پر ترمیم شدہ ہے، گھریلو قیمتوں کو مزید دباؤ میں لاسکتی ہیں۔ اسی طرح مویشی چارے کے لیے سرخ جوار اور مکئی کی درآمد سے ہندوستانی مکئی اور سویابین کھلی کی طلب کم ہوسکتی ہے۔ ڈی ڈی جی ایس کی درآمد کو کوٹہ نظام کے تحت 'محدود' بتایا جا رہا ہے، لیکن ایک بار راستہ کھلنے کے بعد طویل مدتی سمت کو پلٹنا مشکل ہوتا ہے۔ ہماچل پردیش اور جموں وکشمیر کے سیب پیدا کرنے والے علاقوں میں تشویش سب سے زیادہ نظر آتی ہے۔ حکومت نے سیب پر 80 روپے فی کلوگرام کی کم از کم درآمدی قیمت (ایم آئی پی) اور 25 فیصد ٹیرف مقرر کیا ہے۔ دوسری طرف بڑے خریدار، جیسے اڈانی گروپ نے ہماچل کے کسانوں سے گزشتہ سال 85 روپے فی کلو کے حساب سے سیب خریدا تھا۔ ذخیرہ، گریڈنگ، پیکجنگ اور نقل وحمل پر تقریباً 35 روپے فی کلو جوڑنے سے لاگت 120 روپے فی کلو سے زیادہ ہوجاتی ہے، جبکہ اب درآمد شدہ سیب 100 روپے فی کلو پر ہی دستیاب ہوں گے۔ 'پروگریسیو گروورز ایسوسی ایشن' کے لوکیندر سنگھ بشٹ کہتے ہیں کہ "ہمارے مفادات گروی رکھ دیے گئے ہیں۔" انہوں نے نمائندہ سے کہا کہ فوری اثر پریمیم معیار کے ہندوستانی سیب پر پڑے گا اور آہستہ آہستہ قیمتوں کا دباؤ پورے بازار میں پھیل جائے گا۔ وہ واضح لفظوں میں کہتے ہیں کہ "ہم امریکہ، یورپ یا نیوزی لینڈ کے کسانوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں، لیکن وہاں کی آب وہوا سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

ہندوستانی زراعت مجموعی گھریلو پیداوار کا تقریباً 18-16 فیصد حصہ دیتی ہے، لیکن تقریباً 45 فیصد آبادی کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ زراعت سے متعلق تجارتی فیصلے صرف معیشت ہی نہیں، سماجی و سیاسی حالات کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ آب وہوا کی غیر یقینی، بڑھتی لاگت، ٹھہری ہوئی حقیقی آمدنی اور قرض کے بوجھ سے دوچار ہندوستانی زراعت کے لیے، وسیع گھریلو اصلاحات، آبپاشی، ذخیرہ، خرید، پروسیسنگ اور کسانی آمدنی کی معاونت کے بغیر ہی بازار کو سبسڈی یافتہ درآمدات کے لیے کھولنا دیہی بحران کو گہرا کر سکتا ہے۔ ہندوستانی تجارتی مذاکرات کار بڑے ہندوستانی بازار کے لیے اہم رعایتیں حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ اس کے برعکس ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے امریکی دباؤ کے باعث نگرانی قبول کی، خودمختاری سے دستبردار ہوئے اور ہندوستانی زرعی بازار کو کھول دیا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۷ فروری۔۲۰۲۶

تجارتی معاہدات، اپوزیشن اور حکومت

ہندوستان نے حالیہ عرصہ میں یوروپی یونین اور امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدات کو قطعیت دی ہے اور انہیں بہت جلد عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ جس وقت سے یہ معاہدات طئے پائے ہیں اس وقت سے ہندوستان کی سیاست میں گہما گہمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں اور خاص طور پر قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی جانب سے یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ حکومت نے ملک کے مفادات کو گروی رکھ دیا ہے اور امریکہ کے آگے سرنگوں ہوتے ہوئے تجارتی معاہدہ کو قطعیت دی ہے۔ یوروپی یونین کے ساتھ بھی معاہدہ پر راہول گاندھی کا اعتراض ہے اور خاص طور پر امریکہ کے ساتھ معاہدہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے راہول گاندھی کا الزام ہے کہ حکومت نے ڈونالڈ ٹرمپ کی شرائط پر یہ معاہدہ کیا ہے اور ٹرمپ نے ہندوستانی مفادات کو خاطر میں لائے بغیر اپنی شرائط منوائی ہیں۔ راہول گاندھی کا الزام ہے کہ حکومت نے ہندوستانی مفادات کو امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ ملک کے کسانوں کو اس معاہدہ کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں بھاری نقصانات بھی درپیش آسکتے ہیں۔ راہول گاندھی لگاتار اس مسئلہ پر حکومت کو تنقیدوں کا نشانہ بناتے ہوئے سوال کر رہے ہیں اور جہاں تک حکومت کا سوال ہے تو حکومت بھی راہول گاندھی پر جوابی تنقیدوں میں کوئی کمی نہیں کر رہی ہے۔ حکومت محض تنقید کا جواب دے رہی ہے تاہم جو سوال اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اٹھائے گئے ہیں یا اٹھائے جارہے ہیں ان کا جواب دینے سے گریز کیا جارہا ہے۔ کوئی وضاحت نہیں کی جارہی ہے کہ کن شرائط پر معاہدہ طئے پایا ہے اور ہندوستان نے امریکہ پر صفر شرحیں عائد کرنے سے اتفاق کیوں کر لیا ہے۔ وہ کیا وجوہات رہی ہیں جن کی وجہ سے انتہائی جلد بازی میں معاہدہ کو قطعیت دی گئی ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں اپوزیشن کے سوالات کے جواب دینے کی ضرورت ہے تاہم حکومت ایسے کسی بھی جواب دینے کیلئے تیار نہیں ہے جن کے ذریعہ معاہدہ کی تفصیلات منظر عام پر آئیں۔ ایسے میں یہ اندیشے ہیں کہ کچھ وجوہات ہیں جن کی حکومت کی جانب سے پردہ داری کی جارہی ہے۔ چونکہ یہ تاثر عام ہو رہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کے مسئلہ پر راہول گاندھی نے حکومت کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے اس لئے ان کے سوالات کے جواب دینے کی بجائے ان پر شخصی تنقیدوں کو تیز کر دیا گیا ہے۔ ان کی لوک سبھا کی رکنیت کو بخواست کروانے کی مہم شروع کی گئی ہے اور یہ بھی کوشش کی جارہی ہے کہ انہیں مستقبل میں انتخابات لڑنے سے روکا جائے۔ یہ کوشش ظاہر کرتی ہے کہ حکومت راہول گاندھی کے سوالات سے پریشان ہے اور وہ حقائق کی پردہ پوشی کرتے ہوئے معاہدہ پر عمل آوری یقینی بنانا چاہتی ہے۔ کچھ ایسی شرائط ہوسکتی ہیں جو ملک کے مفادات کے مغائر ہوسکتی ہیں اور حکومت ان کو عوام کے سامنے لانے سے خوفزدہ ہے اور راہول گاندھی یا دیگر اپوزیشن جماعتیں اسی سوال کو دہراتے ہوئے حکومت کیلئے مشکلات پیدا کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔ شخصی تنقیدوں کی عوامی زندگی میں کوئی اہمیت یا ضرورت نہیں ہوتی اور مسائل یا پالیسیوں کی بنیاد پر تائید یا اختلاف ہوسکتا ہے۔ تاہم مسائل اور سوالات کو نظر انداز کرتے ہوئے شخصی تنقیدوں کا سہارا لیا جارہا ہے اور ان کی ایوان کی رکنیت کو ختم کروانے کی کوشش شروع کردی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ سوال کا جواب دینے کی بجائے سوال کرنے والے ہی کو خاموش کر دیا جائے۔ اس کی آواز کو دبایا جائے تا کہ حقائق کی پردہ پوشی ہوسکے اور ملک کے عوام بھی حکومت سے سوال کرنے سے گریز کرنے لگیں۔ ہمہ جماعتی جمہوری طرز حکمرانی میں اپوزیشن اور اپوزیشن کے سوالات کی بہت اہمیت ہوتی ہے اور حکومتیں اپوزیشن کے سوالات کا جواب دینے کی پابند ہوتی ہیں۔ حکومتیں ملک کے ہر طبقہ کے مفادات کا تحفظ کرنے کی بھی پابند ہوتی ہیں۔ تاہم امریکہ اور یوروپی یونین کے ساتھ معاہدات کے معاملے میں حکومت کا رویہ ہی شکوک کو تقویت دینے والا ہے اور سوال پوچھنے والوں کی آواز دبانے کی کوششوں سے شبہات کو مزید تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ حکومت کو شخصی تنقیدوں سے گریز کرتے ہوئے جو سوالات اٹھائے جارہے ہیں ان کے جواب دینے چاہئیں تا کہ ملک کے عوام بھی معاہدات کی حقیقت سے واقف ہوسکیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

قرآن کریم کی تلاوت سے تسکینِ قلب
نیز دکان و مکان میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے

خلق خدا کی رشد و ہدایت کے لیے حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے، اور انہیں صحیفے عطا کیے گئے۔ پھر سب کے اخیر میں مقصودِ کائنات روحی فدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ساری کائنات کے لیے رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا گیا، اور آپ پر کائنات کی سب سے عظیم الشان کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی گئی۔ جس کتاب میں شک وشبہ اور تحریف کی ذرہ برابر گنجائش نہیں، قادر مطلق نے اس کی حفاظت اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہے۔ ہر چیز کا واضح بیان اس کتاب میں موجود ہے۔ اس کتاب کی تلاوت سے جہاں دل و دماغ روشن ہوتے ہیں تو وہیں اس کی تلاوت قرب الٰہی کے حصول کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: (پارہ 22 سورہ الفاطر) ترجمہ: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تا کہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ (کنزالایمان)

تفسیر:،، اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو پابندی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں اور اس میں موجود احکام وغیرہ کی معلومات حاصل کرتے اور ان پر عمل کرتے ہیں اور نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت یعنی ثواب کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی تا کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور اپنی رحمت کے خزانوں سے انہیں اور زیادہ عطا کرے جس کے بارے میں عمل کرتے وقت انہوں نے تصور تک نہیں کیا ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی خطاؤں کو بخشنے والا اور ان کے نیک اعمال کی قدر فرمانے والا ہے،،۔ (صراط الجنان) قرآن پاک کی تلاوت کے بے شمار دینی ودنیاوی فوائد ہیں۔ ہمارے اسلاف تلاوتِ قرآنِ مجید کے بڑے پابند تھے۔ آج ہم خود کو اپنے اسلاف کے پیروکاروں میں گردانتے ہوئے بھی ان کی سیرت کو فراموش کیے ہوئے ہیں، پھر بھی خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم متبعین اسلاف ہیں، اس پر ہمیں غور و فکر کر کے اپنے آپ میں تبدیلی لانے کی اشد ضرورت ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ قرآن پاک گھروں میں نہیں ہے، شاید کہ کسی مسلمان کا گھر ایسا ہو جہاں قرآن پاک نہ ہو، ہاں مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ محض زینت بالائے طاق کی حد تک ہے۔ یاد رہے کہ جس مقام پر قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں رحمتوں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے، اور بلائیں، آفات وہاں سے دور ہوجاتی ہیں۔ ماہ رمضان شریف کی آمد آمد ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا، اس مبارک مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا مشغلہ بنائیں۔ یہ یاد رہے کہ لوگ خواہ جسے بھی اچھوں میں شمار کرتے ہوں، مگر اے قرآن پاک سیکھنے اور سکھانے والو! مبارک ہو! آپ کو بہترین لوگوں کی فہرست میں شامل کسی دنیادار نے نہیں بلکہ ساری کائنات کے مالک و مختار نے فرمایا ہے۔ جن کا فرمان حق ہے۔

ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

محمد مدثر حسین اشرفی

دیپک کمار عرف محمد دیپک کا اعلان: اسی تناظر میں جھارکھنڈ حکومت نے بھی دیپک کمار کو دو لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے دیپک نے کہا کہ وہ بطور امداد حاصل کرنے والی رقم کا استعمال انکیتا بھنڈاری کے خاندان اور دیگر غریب اور بے سہارا لوگوں کی مدد کے لیے کریں گے۔ دیپک نے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی حمایت اور حوصلہ افزائی کی، اور ان کے ساتھ کھڑے رہے۔ جم ٹرینر دیپک کمار عرف محمد دیپک، جنہوں نے پوڑی ضلع کے کوٹ دوار میں دکان کے نام پر تنازع کے بیچ عوام کی توجہ حاصل کی۔ انہوں نے اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ آنجہانی انکیتا بھنڈاری کے کنبہ اور دیگر غریب اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کے لیے انعام یا امداد کے طور پر جو بھی رقم حاصل کریں گے وہ خرچ کریں گے۔

آسام میں حد بندی کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب

دیپرا سرما بروا

آسام میں حد بندی سے قبل 126 میں سے 30 انتخابی حلقوں میں مسلم ووٹرس کا دبدبہ تھا۔ حد بندی کے بعد ایسے انتخابی حلقوں کی تعداد نصف ہوجانے کا اندازہ ہے۔ آسام میں اس بار کا اسمبلی انتخاب 2023 میں ہونے والی متنازعہ حد بندی (Delimitation) کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب ہوگا۔ حد بندی کے بعد 126 میں سے تقریباً 40 حلقے متاثر ہوئے ہیں، جس سے کافی ابہام پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ حلقوں کی مجموعی تعداد وہی ہے، لیکن کئی کے نام بدل گئے ہیں۔ حدود تبدیل ہوچکی ہیں اور بعض صورتوں میں 2 الگ الگ حلقوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مثلاً باجو کا نیا نام سوالکوچی، اور بھبنی پور کا سور بھاگ ہوگیا۔

اس کے باعث گوہاٹی کے بہت سے ووٹرس کو بھی یہ اندازہ نہیں کہ وہ کس حلقے میں شامل ہیں۔ یہ ابہام سیاسی پارٹیوں کے اندر بھی پایا جاتا ہے۔ ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی (ایس آر) کے بعد 10 فروری 2026 کو الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری حتمی فہرست کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے سامنے مزید ایک چیلنج یہ ہے کہ حلقوں کی بدلی ہوئی نوعیت اور آبادیاتی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں امیدوار تلاش کیے جائیں۔ 2022 میں جموں وکشمیر میں بھی اسی نوعیت کی حد بندی کی گئی تھی تاکہ مخصوص نتائج حاصل کیے جاسکیں۔ جموں وکشمیر میں 6 نئے حلقے شامل کیے گئے، جبکہ آسام میں اسمبلی نشستوں کی تعداد برقرار رکھی گئی۔ تاہم آسام کابینہ نے 4 اضلاع کو دوبارہ ان کے پرانے اضلاع میں ضم کر دیا، جس سے اضلاع کی تعداد 35 سے کم ہوکر 31 رہ گئی۔ اس انضمام کے نتیجے میں کئی مسلم اکثریتی حلقے جنوبی سلمارا، بارپیٹا (2 نشستیں)، درانگ، نوگاؤں، سبھاگر، ہیلاکانڈی اور کریم گنج بی ختم ہو گئے، جبکہ ہندو اور قبائل اکثریتی نشستوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ جموں وکشمیر کی طرح آسام میں بھی حد بندی کے بعد مختلف آبادی والے حلقے ایک دوسرے سے متصل بنا دیے گئے۔ مختلف حد بندی کمیشنوں نے اقلیتوں کو مزید حاشیے پر ڈالنے کے لیے بڑی اور چھوٹی آبادی والے حلقے ساتھ ساتھ بنانے میں جھجک نہیں دکھائی۔

حد بندی سے پہلے 126 میں سے 30 حلقوں میں مسلم ووٹروں کا غلبہ تھا، جبکہ مزید 10 حلقوں میں وہ نتائج پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ حد بندی کے بعد ایسے حلقوں کی تعداد نصف رہ جانے کا اندازہ ہے (دلچسپ بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کا کہنا ہے کہ آئندہ 15-10 برسوں میں ریاست میں ہندو اقلیت بن جائیں گے)۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب 34 فیصد تھا اور موجودہ اسمبلی میں مسلم اراکین کی تعداد 31 ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ ان کی تعداد کم ہوکر مجموعی اراکین کا چھٹا حصہ رہ جائے۔ شاید یہی

وجہ تھی کہ گزشتہ انتخابات میں بی جے پی کی قیادت والے اتحاد کو 75 نشستیں جبکہ کانگریس کی قیادت والے اتحاد کو 50 نشستیں ملی تھیں۔ کانٹے کے مقابلے میں ہر نشست اہمیت رکھتی ہے۔ اسی تناظر میں بی جے پی نے حد بندی اور خصوصی نظر ثانی، دونوں کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ریاست میں یہ دونوں معاملات کوئی بڑا سیاسی مسئلہ نہیں بن سکے۔ اپوزیشن نے حد بندی اور ایس آر کو 'طے شدہ حقیقت' سمجھ کر شاید ایک موقع گنوا دیا۔ اگرچہ انتخابی تاریخوں کے اعلان سے پہلے دونوں اتحاد غیر مستحکم دکھائی دیتے ہیں۔ علاقائی پارٹی 'رائجور دل' کی جانب سے جنوری تک نشستوں کی تقسیم طے کرنے کے الٹی میٹم کے باوجود کانگریس سے مذاکرات فروری تک جاری رہے۔ کانگریس اور لورن جیوتی گگوئی کی 'آسام جاتیو پریشد' کے درمیان بھی بات چیت جاری ہے۔ اس دوران کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے 7 امیدواروں کا اعلان کر دیا، جو اتحاد میں دراڑ کی علامت ہے۔

اپوزیشن کے لیے مثبت پہلو یہ ہے کہ حکمراں این ڈی اے کو بھی اندرونی مشکلات درپیش ہیں۔ بی جے پی کے اندر بڑھتی کشمکش اور ہیمنت بسوا سرما مخالف گروپ کی سرگرمیوں کے علاوہ اتحادی پارٹیاں آسام گن پریشد (اے جی پی) اور بوڈو لینڈ پیپلز فرنٹ (بی پی ایف) زیادہ نشستوں کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ بی پی ایف اور پرمود بورو کی قیادت والی 'یونائیٹڈ پیپلز پارٹی لبرل' (یو پی پی ایل) کے درمیان تناؤ نے نشستوں کی تقسیم مزید پیچیدہ بنا دی ہے۔ اے جی پی کو بی جے پی نچلے آسام کی مسلم اکثریتی نشستوں پر انتخاب لڑنے کے لیے کہہ رہی ہے۔ امکان ہے کہ انتخابات کے اعلان تک یہ معاملہ حل نہ ہوسکے۔

اسی تقسیم شدہ ماحول میں آسام بی جے پی کے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے ایک اینیمیشن شیئر کی گئی جس میں وزیر اعلیٰ کو کاؤبوائے کے روپ میں دکھایا گیا تھا، جو ایک داڑھی والے شخص پر قریب سے گولی چلا رہے تھے۔ کیپشن تھا 'غیر ملکیوں سے پاک آسام' اور 'کوئی رحم نہیں'۔ اس پر شدید ردعمل آیا اور پارٹی کو ویڈیو ہٹانی پڑی۔ بسوا سرما نے اس سے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نہ انہوں نے یہ ویڈیو بنائی اور نہ شیئر کی۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ بنگلہ دیش سے دراندازوں کو نشانہ بنانا ان کا فرض ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب وہ 'میاں مسلمان' کہتے ہیں تو ان کی مراد بنگلہ دیشی بنگلہ بولنے والے مسلمان ہوتے ہیں، نہ کہ آسامیہ مسلمان۔ اب تک ان پر نفرت انگیز تقاریر کے الزامات کا قانونی اثر نہیں پڑا تھا، لیکن 40 سے زائد سرکردہ شہریوں نے گوہاٹی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے عدالتی مداخلت کی اپیل کی۔ معروف دانشوروں (جن میں ہیرین گوہین، مصنف اور سابق ڈی جی پی ہری کرشن ڈیکا، سابق آرچ بشپ تھامس مینمپرمپل، راجیہ سبھا رکن اجیت کمار بھویان اور 'نارتھ ایسٹ ناؤ' کے ایڈیٹر ان چیف پریش مالاکار شامل ہیں) نے اس خط پر دستخط کیے، جس میں شاعروں، ادیبوں، سابق آئی اے ایس افسران، سائنسدانوں اور ماہرین تعلیم کی حمایت بھی شامل تھی۔

خط میں وزیر اعلیٰ کے ان بیانات کی نشاندہی کی گئی جن میں انہوں نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ یقینی بنائیں کہ 'میاؤں کو تکلیف ہو'، اور حکام کو بھی اس کے لیے اوور ٹائم کام کرنے کا کہا تھا۔ دستخط کنندگان کا کہنا تھا کہ ایسے بیانات کسی آئینی منصب پر فائز شخص کو زیب نہیں دیتے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کارکنوں کو ووٹر لسٹ میں 'میاؤں' کے خلاف اعتراضات داخل کرنے کی ہدایت دے کر خصوصی نظر ثانی کے نیم عدالتی عمل میں مداخلت کی کوشش کی۔ مزید برآں، ان کے اس بیان کا حوالہ دیا گیا کہ اگر کوئی رکشہ چلانے والا 'میاں' ہے اور کرایہ 5 روپے بنتا ہے تو لوگوں کو صرف 4 روپے دینے چاہئیں۔ اسے ایک برادری کے خلاف جسمانی نقصان، معاشی امتیاز اور سماجی تذلیل کی براہ راست ترغیب قرار دیا گیا۔ کئی برسوں سے ہیمنت بسوا سرما 'میاں مسلمانوں' کو مختلف مسائل، حتیٰ کہ سبزیوں کی بڑھتی قیمتوں تک کا ذمہ دار ٹھہراتے رہے ہیں۔ 2023 میں انہوں نے کہا تھا کہ دیہات میں قیمتیں کم ہیں، لیکن یہاں (مسلم فروش) مقامی آسامی لوگوں کو زیادہ قیمت پر سبزیاں فروخت کرتے ہیں۔ میڈیا نے ان بیانات کو نمایاں طور پر نشر کیا۔

کیا اس بار وہ حد سے آگے بڑھ گئے ہیں؟ کیا اقلیتوں کے خلاف بیانیہ اب مؤثر نہیں رہا؟ ہیمنت بسوا سرما کی جانب سے رکن پارلیمنٹ اور ریاستی کانگریس صدر گورو گگوئی کو 'پاکستانی ایجنٹ' قرار دینے کا وہ اثر نہیں ہوا جس کی توقع کی گئی تھی۔ آسام پولیس کی ایس آئی ٹی کی 2 گھنٹے طویل پریس کانفرنس سے 2 باتیں سامنے آئیں... گگوئی کی برطانوی اہلیہ نے ایک سال تک ایک پاکستانی این جی او کے لیے کام کیا تھا، اور گگوئی 2013 میں (رکن پارلیمنٹ بننے سے پہلے) پاکستان گئے تھے۔ بار بار لگائے جانے والے ان الزامات کا اثر مدھم پڑ چکا ہے۔ گگوئی نے سوال اٹھایا کہ اگر وہ واقعی قومی سلامتی کے لیے خطرہ تھے تو ایس آئی ٹی نے ان سے کبھی پوچھ گچھ کیوں نہیں کی؟ رائجور دل کے سربراہ اکھل گگوئی نے کہا کہ ''وزیر اعلیٰ نے فیس بک پوسٹس اور نظموں پر لوگوں کو گرفتار کروایا ہے، لیکن وہ ایک ایسے لیڈر کو گرفتار نہیں کر پا رہے جس پر وہ سلامتی کے لیے خطرہ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں!''

ایک اور اردو کا چراغ بجھ گیا...!

اس سے پہلے بزم سہارا ماہنامہ بند ہوا تھا وہ رسالہ جو برسوں تک اردو ادب، فکر اور تنقید کا معتبر حوالہ رہا۔ پھر عالمی سہارا ہفتہ وار نے دم توڑا، جس نے سنجیدہ صحافت کے ذریعے اردو قارئین کو عالمی منظر نامے سے جوڑے رکھا۔ اور اب روزنامہ سہارا کے تمام ایڈیشنز بھی بند ہو گئے۔ اگر ہم دیانت داری سے دیکھیں تو یہ واقعات الگ الگ نہیں، ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اردو صحافت کے جسم سے ایک ایک کرکے اعضا کاٹے جا رہے ہوں اور ہم تماشائی بن کر کھڑے ہوں خاموش، مطمئن اور بے فکر۔ یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا۔ یہ حادثہ نہیں بلکہ ایک طویل بیماری کا منطقی انجام ہے، اور اس بیماری کا نام ہے: قاری کی بتدریج بڑھتی ہوئی بے حسی۔ ہم روایتاً انگلی حکومت پر اٹھاتے ہیں، سرمایہ داروں کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔

عارف شجر

یہ صرف ایک خبر نہیں تھی، نہ ہی کسی ادارے کی معمولی بندش۔ یہ ایک چراغ کا بجھنا تھا، ایک روایت کا ٹوٹنا تھا، ایک تہذیبی سانحہ تھا جسے ہم نے حیرت انگیز خاموشی کے ساتھ قبول کرلیا۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا کے تمام ایڈیشنز کا بند ہوجانا دراصل اردو صحافت کے سینے پر پڑنے والی ایک اور کاری ضرب ہے۔ دکھ اس بات کا نہیں کہ ایک اخبار بند ہوا اخبارات دنیا بھر میں بند ہوتے رہتے ہیں اور نکلتے رہتے ہیں اصل دکھ اس بات کا ہے کہ اس کے جنازے میں کوئی ہجوم نہیں تھا، کوئی اجتماعی اضطراب نہیں تھا، کوئی سنجیدہ خود احتسابی نہیں ہوئی۔ چند رسمی جملے لکھے گئے، چند پوسٹیں شیئر ہوئیں، اور پھر سب کچھ معمول پر آ گیا۔ یہی خاموشی اصل کہانی ہے، اور یہی ہمارا سب سے بڑا المیہ۔ اس سے پہلے بزم سہارا ماہنامہ بند ہوا تھا وہ رسالہ جو برسوں تک اردو ادب، فکر اور تنقید کا معتبر حوالہ رہا۔ پھر عالمی سہارا ہفتہ وار نے دم توڑا، جس نے سنجیدہ صحافت کے ذریعے اردو قارئین کو عالمی منظر نامے سے جوڑے رکھا۔ اور اب روزنامہ سہارا کے تمام ایڈیشنز بھی بند ہو گئے۔ اگر ہم دیانت داری سے دیکھیں تو یہ واقعات الگ الگ نہیں، ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اردو صحافت کے جسم سے ایک ایک کرکے اعضا کاٹے جا رہے ہوں اور ہم تماشائی بن کر کھڑے ہوں خاموش، مطمئن اور بے فکر۔

یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا۔ یہ حادثہ نہیں بلکہ ایک طویل بیماری کا منطقی انجام ہے، اور اس بیماری کا نام ہے: قاری کی بتدریج بڑھتی ہوئی بے حسی۔ ہم روایتاً انگلی حکومت پر اٹھاتے ہیں، سرمایہ داروں کو قصوروار ٹھہراتے ہیں، یا ڈیجیٹل دور کو مورد الزام ٹھہرا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ عوامل موجود ہیں اور ان کی اپنی اہمیت ہے، مگر کیا ہم نے کبھی آئینے میں جھانک کر خود سے سوال کیا؟ اردو پڑھنے والوں سے ایک نہایت سادہ مگر بے حد تکلیف دہ سوال ہے: آپ نے آخری بار کب کسی اردو اخبار کو باقاعدہ خریدا تھا؟ یہ سوال سننے میں معمولی لگتا ہے، مگر اس کے اندر پوری کہانی چھپی ہے۔ ہم وہ معاشرہ بن چکے ہیں جو واٹس ایپ پر ملی ہوئی غیر مصدقہ، ادھوری بلکہ بعض اوقات زہریلی معلومات کو تو مذہبی عقیدت کے ساتھ آگے بڑھاتا ہے، مگر چند روپے دے کر اخبار خریدنا ہمیں فضول خرچی محسوس ہوتا ہے۔ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں، ''اردو ہماری پہچان ہے'' لیکن جب اس پہچان کو زندہ رکھنے کی عملی باری آتی ہے تو ہماری ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ یہ محض معاشی تنگی کا مسئلہ نہیں؛ یہ ذہنی ترجیحات کا بحران ہے۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں ایک عجیب نفسیات نے جنم لیا ہے۔ جیسے ہی کوئی اردو اخبار بند ہوتا ہے، فیس بک اور ایکس (ٹوئٹر) پر چند دن کے لیے ماتمی فضا بن جاتی ہے۔ بڑے بڑے جملے لکھے جاتے ہیں۔ ''اردو کے ساتھ ناانصافی''، ''یہ سازش ہے''،

''حکومت ذمہ دار ہے''۔ مگر یہ شور زیادہ دیر نہیں چلتا۔ چند دن بعد وہی لوگ کسی اور موضوع میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا واقعی صرف حکومت یا سرمایہ دار قصوروار ہیں؟ یا پھر ہم خود بھی اس قتل میں خاموش شریک ہیں؟ ذرا ایمانداری سے جائزہ لیجیے۔ ہم میں سے کتنے لوگوں نے کسی اردو اخبار کی سالانہ سبسکرپشن لی؟ کتنے والدین نے اپنے بچوں کو باقاعدہ اخبار پڑھنے کی عادت ڈلوائی؟ کتنے تعلیمی اداروں نے اردو اخبارات کو اپنی لائبریریوں کا لازمی حصہ بنایا؟ اگر ان سوالوں کے جواب ہم سچائی سے دیں تو ہمیں احساس ہوجائے گا کہ مسئلہ کہیں زیادہ گہرا ہے۔

ہمارے عہد کا سب سے بڑا تضاد یہی ہے کہ ہم زبان پر فخر بہت کرتے ہیں مگر زبان کے لیے قربانی دینے کو تیار نہیں۔ ہم روزانہ چائے، پان، موبائل ڈیٹا، او ٹی ٹی سبسکرپشن اور بے مقصد اسکرولنگ پر سینکڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں، مگر پانچ یا دس روپے کا اخبار ہمیں غیر ضروری لگتا ہے۔ ہم کہتے ہیں: ''اب اخبار کا زمانہ گیا، سب کچھ موبائل پر مل جاتا ہے۔'' لیکن کیا واقعی ایسا ہے؟ کیا واٹس ایپ یونیورسٹی کی افواہیں، یوٹیوب کے چیختے اینکر، اور فیس بک کے ادھورے اسکرین شاٹس وہی صحافت ہیں جو ایک ذمہ دار اخبار فراہم کرتا ہے؟ اخبار محض خبر نہیں دیتا؛ وہ خبر کو ترتیب دیتا ہے، اس کی تصدیق کرتا ہے، اس کا پس منظر بتاتا ہے، اور قاری کی فکری تربیت کرتا ہے۔ سوشل میڈیا کی رفتار تیز ضرور ہے، مگر اس کی سچائی مشکوک اور اس کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ ہم نے رفتہ رفتہ معیار کو مفت کے بدلے گروی رکھ دیا ہے۔ ہمیں تحقیق شدہ سچ نہیں چاہیے؛ ہمیں وہ بات چاہیے جو ہماری رائے سے میل کھا جائے چاہے وہ آدھا سچ ہو یا مکمل جھوٹ۔ یہی رجحان صحافت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اخبار اس کی فکری سطح کا پیمانہ ہوتا ہے۔ جب اخبار کمزور ہوتا ہے تو دراصل سماج کمزور ہو چکا ہوتا ہے۔ اردو اخبارات کا بند ہونا دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ اردو قاری اب جذباتی نعروں تک تو محدود ہے، مگر عملی حمایت اس کے بس کی بات نہیں رہی۔ ہم مشاعروں میں لاکھوں خرچ کر دیتے ہیں، ادبی محفلوں میں گھنٹوں بیٹھ سکتے ہیں، مگر اخبار پڑھنے کے لیے وقت نہیں نکالتے۔ یہ کیسا عشق ہے زبان سے کہ محبوب بھوکا مرجائے اور عاشق تصویریں پوسٹ کرتا رہے؟ ایک اور تلخ پہلو نئی نسل سے متعلق ہے۔ ہم نے عملی طور پر بچوں کو اخبار سے کاٹ دیا ہے۔ گھروں میں اردو اخبار آنا بند ہو گیا ہے، مطالعے کی روایت ٹوٹ چکی ہے، اور گفتگو کا معیار مسلسل گر رہا ہے۔ پھر ہم شکوہ کرتے ہیں کہ بچے اردو نہیں جانتے، اردو میں سوچتے نہیں۔ سوال سادہ ہے: جب ہم نے انہیں اردو دی ہی نہیں تو وہ کہاں سے سیکھیں گے؟ زبان وراثت نہیں، عادت ہوتی ہے۔ اور یہ عادت مسلسل مطالعے سے بنتی ہے، جس کی سب سے پہلی سیڑھی اخبار ہوتا ہے۔ یہ بھی دیانت داری سے ماننا ہوگا کہ اردو اخبارات نے بھی ہر جگہ مثالی کارکردگی نہیں دکھائی۔ کہیں معیار گرا، کہیں سنسنی خیزی بڑھی، کہیں تحقیق کمزور پڑی۔ خود احتسابی کی ضرورت تھی اور ہے۔ مگر اس کے باوجود ایک بنیادی اصول نہیں بھولنا چاہیے: کمزور اخبار کا متبادل افواہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اخبار بیمار تھا تو اس کا علاج ہونا چاہیے تھا، اس کی اصلاح ہونی چاہیے تھی اس کا خاتمہ نہیں۔ معاشی حقیقتیں بھی اپنی جگہ سخت ہوتی ہیں۔ اخبار اشتہار سے چلتا ہے، اشتہار سرکولیشن سے آتا ہے، اور سرکولیشن قاری سے۔ جب قاری ہی اخبار چھوڑ دے تو ادارہ کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو، زیادہ دن زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ بازار کا اصول ہے، جذبات کا نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ صحافی دیانت دار ہوں، مگر ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ بغیر وسائل کے کام کریں۔ ہم آزاد صحافت کے نعرے لگاتے ہیں مگر اس کی قیمت ادا کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ یہی تضاد اردو صحافت کو اندر سے کھوکھلا کر گیا۔ آج سب سے خطرناک صورتحال یہ ہے کہ ہم خطرے کو پہچان تو رہے ہیں مگر اس پر سنجیدہ ردعمل نہیں دے رہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ چند اخبار بند ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی زبان کے اخبارات کمزور ہوتے ہیں تو اس زبان کی فکری خودمختاری بھی کمزور ہوجاتی ہے۔ اخبار صرف خبر کا ذریعہ نہیں ہوتا؛ وہ زبان کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہوتا ہے، وہ فکری مکالمے کو زندہ رکھتا ہے، وہ سماج کے حافظے کو ترتیب دیتا ہے۔

اب بھی وقت مکمل طور پر ہاتھ سے نہیں نکلا، مگر وقت تیزی سے نکل رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قاری اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ گھروں میں دوبارہ اخبار آئے، بچوں کو مطالعے کی عادت دی جائے، تعلیمی ادارے اردو صحافت کی سرپرستی کریں، اور خود اخبارات بھی معیار اور پیشکش میں جدت لائیں۔ ڈیجیٹل دور دشمن نہیں ہے؛ اسے موقع میں بدلا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم سنجیدہ ہوں۔ آخر میں سوال وہی ہے مگر پہلے سے زیادہ بھاری: کیا ہم واقعی اردو صحافت کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں، یا صرف اس کے مرنے پر مرثیہ لکھنا چاہتے ہیں؟ اگر ہم نے اب بھی اپنی ترجیحات نہ بدلیں، اگر گھروں میں اخبار واپس نہ آیا، اگر نئی نسل کو مطالعے سے نہ جوڑا گیا، تو آنے والے برسوں میں اردو صحافت محض تحقیقی مقالوں کا موضوع بن کر رہ جائے گی۔ اور پھر شاید کسی ویران لائبریری کی الماری میں، گرد سے اٹی ہوئی فائل کے اوپر، ایک جملہ لکھا ہوگا۔

غزل

سناؤں گا تم کو میں اپنی کہانی
بڑی تلخ ہے یہ مری زندگانی

وہ اک شخص جس کو بہت میں نے چاہا
وہی بن گیا ہے اب اک غم کی نشانی

میری بے بسی اور میرا حال دیکھو
ہوئی ہے مری ہر تمنا پرانی

کبھی مسکراتا تھا میں بھی بہت پر
اب آنکھوں سے ہر دم ہے بہتا یہ پانی

وفا کی ڈگر پر جو نکلے تھے ہم تو
ملی ہے ہمیں بس یہی مہربانی

اُنیس اب جو دنیا ہمیں جانتی ہے
تری بے وفائی کی ہے یہ نشانی

انیس الرحمان

ڈرگز اور بدعنوانی کا 'گجرات ماڈل'

وشودیپک

گجرات کانگریس کے صدر امت چاوڑا کے مطابق یہ بات خاص طور پر ابھر کر آئی ہے کہ خواتین مہنگائی سے تو پریشان ہیں ہی، شراب اور منشیات کی وجہ سے گجرات کا ہر گھر پریشان ہے۔ گجرات کانگریس کے صدر امت چاوڑا 'جن آکروش یاترا' کے دوران ان ایشوز کی زمینی جانکاری جمع کر رہے ہیں، جن سے ریاست کی عوام روبرو ہو رہی ہے۔ خواتین بڑھتی مہنگائی کی شکایت تو کر ہی رہی ہیں، ان کی سب سے بڑی تکلیف شراب اور ڈرگ سے جڑی ہوئی ہے۔ بدعنوانی کی شکایتیں بھی عام ہیں اور یہ باتیں بار بار سامنے آرہی ہیں کہ منریگا کے ذریعہ بی جے پی لیڈران نے اربوں روپے اپنے پاکیٹ میں رکھ لیے۔ 'جن آکروش یاترا' کے دوران ہمارے نمائندہ وشودیپک نے امت چاوڑا سے ان معاملوں پر خصوصی بات چیت کی۔ پیش ہیں اس بات چیت کے اہم حصے۔ بی جے پی یہاں گزشتہ 35 برسوں سے اقتدار میں ہے۔ 2022 میں جب یہ اقتدار میں لوٹی، تو پچھلے 6 ادوار میں کوئی کام نہ کرنے کے باوجود لوگوں نے ایک امید باندھی۔ انہیں لگتا تھا کہ کم از کم اس بار تو بی جے پی کچھ کام کرے گی، لیکن مزید 3 سال گزر جانے کے بعد بھی بی جے پی حکومت کی کارکردگی صفر رہی ہے۔ 2014 میں نریندر مودی اور امت شاہ کے دہلی چلے جانے کے بعد بی جے پی کی مقامی قیادت تقریباً ختم ہوگئی ہے۔ بیوروکریٹس بدعنوان رہنماؤں کے ساتھ مل کر حکومت چلا رہے ہیں۔ بدعنوانی یہاں بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ اس کا پیٹرن کچھ اس طرح ہے کہ بی جے پی حکومت ٹنڈر نکالتی ہے، بیوروکریٹس اسے اوکے کرتے ہیں، پھر بی جے پی کے ہی کسی لیڈر کی کمپنی کو ٹنڈر مل جاتا ہے۔ اس میں بیوروکریٹس کو بھی حصہ ملتا ہے۔ اقتدار میں بیٹھے لوگ خوش رہتے ہیں اور یہ 'چکر' چلتا رہتا ہے۔ پہلے سی ایل پی کے طور پر میں 'جن منچ پروگرام' کے تحت ہر بلاک میں جاکر عوامی ساعت کرتا تھا۔ ابھی گزشتہ سال جولائی میں ریاستی صدر بنا، تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ اسی پروگرام کو آگے بڑھایا جائے۔ اسی سوچ کے تحت میں نے پوری ریاست میں 'جن آکروش یاترا' نکالنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا مقصد لوگوں کے درمیان جاکر ان کے مسائل سننا، پھر انہیں اجاگر کرنا اور ان کا حل نکالنا ہے۔ یاترا 4 نومبر 2025 کو شروع ہوئی۔ ہم نے 13 دنوں میں 300,1 کلومیٹر کی یاترا میں پورے شمالی گجرات کا احاطہ کیا۔ پھر وسطی گجرات میں کھیڑا ضلع سے یاترا شروع کرکے داہود میں اختتام کیا۔ 16 دنوں کی یاترا میں 400,1 کلومیٹر کا احاطہ کیا۔ تیسرے مرحلے میں ہم نے 2 فروری کو جنوبی گجرات میں ولساڈ ضلع سے یاترا کا آغاز کیا۔ اس کا اختتام 12 تاریخ کو ہوا۔ یہ بات خاص طور پر ابھر کر آئی ہے کہ خواتین مہنگائی سے تو پریشان ہیں ہی، شراب اور منشیات کی وجہ سے گجرات کا ہر گھر پریشان ہے۔ پولیس اور انتظامیہ میں بیٹھے لوگوں کو ہر ہفتہ کروڑوں روپے ملتے ہیں۔ شراب بندی کے باوجود گلی گلی میں غیر قانونی شراب ملتی ہے۔ کھلے عام منشیات کا کاروبار ہو رہا ہے۔ خواتین کا کہنا ہے کہ کم عمر میں بچوں کو شراب کی لت لگ رہی ہے۔ کم عمری میں ہی بچوں کی موت ہو رہی ہے۔ مردوں کی شراب نوشی کے سبب خواتین کم عمر میں ہی بیوہ ہو جاتی ہیں۔ ہر گاؤں میں فروخت ہونے والی شراب کے لیے پولیس ہفتہ وصولتی ہے۔ خواتین کے لیے یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ پارلیمنٹ کو مطلع کیا گیا ہے کہ 6 سال میں 30 ہزار کلو منشیات مندرا پورٹ میں پکڑی گئی ہیں۔ مندرا پورٹ میں جس طرح بار بار منشیات پکڑی جا رہی ہیں، اس کا مطلب ہے کہ گجرات منشیات کا لینڈنگ ہب بن گیا ہے۔ اور اب تو گجرات اس کا مینوفیکچرنگ ہب بھی بن چکا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ گجرات میں بہت سی کمپنیاں ایسی ہیں جو فارماسیوٹیکلز کہلاتی ہیں لیکن وہ دراصل سنتھیٹک ڈرگز بناتی ہیں۔ اس کا نیٹورک اس طرح ہے کہ ہر کالج کے آس پاس، یونیورسٹی میں منشیات فروخت ہونے لگی ہے۔ منشیات کے تاجر تعلیمی کیمپس کو خاص طور سے نشانہ بناتے ہیں۔ منریگا میں پورے گجرات میں بھیانک بدعنوانی ہے۔ میں نے اسمبلی میں یہ مسئلہ اٹھایا اور اس میں وزیر بچو بھائی کھاوڑ کے ساتھ ساتھ ان کے بیٹے کے شریک ہونے کی باتیں بتائیں۔ اس وجہ سے کھاوڑ کو اپنے عہدے سے ہاتھ دھونا پڑا اور ان کے دونوں بیٹوں کو جیل جانا پڑا۔ پوری ریاست میں میٹریل کمپونٹ کو بڑھا کر 80 فیصد تک لے گئے جبکہ لیبر کمپونٹ کو گھٹا کر 20 فیصد کر دیا۔ موقع پر کوئی کام نہیں ہوتا ہے، لیکن ادائیگی ہوتی رہتی ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ ایک ہزار کروڑ سے زیادہ کا گھوٹالہ تو صرف 3 سے 4 اضلاع کو ملا کر ہوا ہوگا۔ داہود، پنچ محل، چھوٹا اُدے پور، مہیساگر... ان اضلاع میں ہزاروں کروڑ کے گھوٹالے ہونے کے ثبوت ہم نے حکومت کو پیش بھی کیے لیکن کارروائی نہیں ہوئی۔ پنچ محل ضلع میں جمبوگھوڑا بلاک کی کل آبادی 42 ہزار ہے۔ جمبوگھوڑا تعلقہ میں 26 گاؤں ہیں۔ منریگا کے تحت ان 26 گاؤں میں 3 سالوں میں 300 کروڑ روپے کے کام کیے گئے۔ سوچیے، ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ یہاں میٹریل سپلائی کرنے میں 4 ایجنسیوں کو لگایا گیا۔ ان میں سے ایک ایجنسی ضلع بی جے پی صدر کی ہے۔ دوسری ایجنسی ان کی بیوی کی ہے۔ تیسری ایجنسی ان کے بھتیجے کے نام پر ہے۔ میٹریل سپلائی کرنے والی چوتھی ایجنسی ان کے ڈرائیور کی ہے۔ صرف ایک بلاک میں بی جے پی رہنما اور اس کے خاندان نے منریگا کے تحت 200-150 کروڑ روپے کا گھوٹالہ کیا۔ میں نے موقع پر جاکر دیکھا اور ثبوت کے ساتھ اس مسئلے کو اسمبلی میں اٹھایا۔ لیکن بی جے پی حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی کیونکہ اس میں خود اس کے رہنما اور بیوروکریٹس پھنسے ہوئے ہیں۔ ہم لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ کیسے گجرات کے سب سے عظیم لیڈر اور بابائے قوم مہاتما گاندھی کی توہین کی گئی ہے، کیسے بی جے پی نے منریگا سے ان کا نام ہٹا دیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ مودی نے قانون کو بدل کر اسے اسکیم بنا دیا ہے۔ قانون میں قانونی ضمانت ہوتی ہے، لیکن اسکیم تو کبھی بھی بند کی جاسکتی ہے۔ گجرات کی ووٹر لسٹ میں 12 فیصد فرضی ووٹرس ہیں۔ مودی حکومت میں وزیر سی آر پاٹل کی لوک سبھا سیٹ ہے نوساری۔ وہاں کا سیمپل لے کر ہم نے بتایا کہ کس طرح گجرات میں فرضی ووٹرس بڑی تعداد میں ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔ قواعد کے تحت فارم 7 کے تحت اگر کسی کو اعتراض کرنا ہے تو وہ فارم لے کر اس پر ووٹر کا نام اپنے ہاتھ سے لکھے گا۔ لیکن بی جے پی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے جو فارم تقسیم کیے، ان میں ووٹرس کے نام اس پر پہلے سے پرنٹ تھے، اور ایسا پوری ریاست میں ہوا۔ ہر اسمبلی حلقے میں بی جے پی کارکنوں نے ایسے فارم صرف دستخط کرکے جمع کیے۔ لیکن کئی لوگ ایسے نکلے جن کا کہنا تھا کہ میں نے تو فارم 7 کا اعتراض داخل ہی نہیں کیا اور میرے نام کا غلط استعمال کیا گیا۔ میں خود ای سی آئی کے دفتر کئی بار گیا۔ مجھے ای سی آئی نے پہلے دن کہا کہ 12 لاکھ سے اوپر فارم آئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے دباؤ بڑھایا تو پہلے کہا کہ 9 لاکھ آئے ہیں، بعد میں کہا کہ 2 لاکھ فارم آئے ہیں۔ ہم لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ جن لوگوں نے غلط فارم دیے ہیں، ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ہم کوشش کریں گے کہ جو صحیح ووٹر ہیں، ان کے نام نہ کٹیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

برلا کو ہٹانے کی تحریک پر بحث، ووٹنگ ۹؍مارچ کو ہوگی: کرن رجیجو

بجٹ سیشن کا آغاز ۲۸؍جنوری کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے صدر کے خطاب کے ساتھ ہوا اور ۱۲؍فروری کو وقفہ ہوا۔

توانگ: لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کے خلاف اپوزیشن کی طرف سے پیش کی گئی تحریک عدم اعتماد پر بحث اور اس کے نتیجے میں ووٹنگ 9 مارچ کو ہوگی، جب چھٹی کے بعد ایوان دوبارہ جمع ہوگا، مرکزی پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے اتوار، 15 فروری کو یہاں کہا۔ رجیجو نے کہا کہ 9 مارچ سے 2 اپریل تک شیڈول بجٹ سیشن کا دوسرا حصہ "دلچسپ" ہوگا کیونکہ کئی "اہم" قانون سازی اور ایک "تنقیدی" بل پارلیمنٹ میں بحث اور منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اپوزیشن جماعتوں نے اپنا احتجاج اسی طرح جاری رکھا جیسا کہ انہوں نے اجلاس کے پہلے حصے میں کیا تھا تو یہ بالآخر ان کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ انہوں نے پی ٹی آئی کو ایک انٹرویو میں بتایا، "9 مارچ کو لوک سبھا میں، ہم اسپیکر کے خلاف پیش کی گئی تحریک عدم اعتماد پر بحث کریں گے، پہلے دن اسے اٹھانے کا اصول ہے۔ بحث کے بعد ووٹنگ ہوگی۔" بجٹ سیشن 28 جنوری کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے صدر کے خطاب کے ساتھ شروع ہوا اور 12 فروری کو وقفہ ہوا۔ 2026 کا مرکزی بجٹ یکم فروری کو پیش کیا گیا، اور سیشن 9 مارچ کو دوبارہ شروع ہوگا، 2 اپریل کو اختتام پذیر ہوگا۔ رجیجو، جو اپنے لوک سبھا حلقہ، اروناچل ویسٹ کے دورے پر ہیں، نے ذکر کیا کہ سیشن کے دوسرے حصے کے دوران، حکومت بات چیت کے لیے مخصوص وزارتوں کی نشاندہی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ "لوک سبھا میں، ہم پانچ وزارتوں میں گرانٹس کے مطالبات پر بحث کریں گے اور راجیہ سبھا میں، ہم پانچ دیگر وزارتوں کے کام پر بحث کریں گے۔ راجیہ سبھا میں، یہ گرانٹ کے مطالبات پر نہیں بلکہ وزارتوں پر بحث ہوگی،" انہوں نے کہا۔ وزیر نے مزید بتایا کہ حکومت راجیہ سبھا میں بحث کے لیے پانچ وزارتوں اور پھر لوک سبھا کے لیے پانچ وزارتوں کا انتخاب کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ سیشن کا دوسرا حصہ دلچسپ ہوگا، انہوں نے کہا، "اگر اپوزیشن نے ایوان کو کام کرنے کی اجازت نہیں دی تو ہم گلے شکوے پر جائیں گے، یہ ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگا۔" جب ان سے پوچھا گیا کہ سیشن کا یہ حصہ خاص طور پر دلچسپ کیوں ہوگا، انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ چار اہم ریاستوں مغربی بنگال، تمل ناڈو، آسام اور کیرالہ کے ساتھ ساتھ مرکز کے زیر انتظام علاقے پڈوچیری میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے ساتھ موافق ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم کچھ اہم بل لائیں گے جن میں ایک اہم بل بھی شامل ہے۔ ہم ابھی یہ نہیں بتائیں گے کہ بل کیا ہے، لیکن ہم دوسرے حصے میں ایک بہت اہم کام لائیں گے۔ ہم ان تمام بلوں کو پاس کر دیں گے۔" اس بارے میں کہ آیا اجلاس کے دوسرے حصے میں بیک وقت انتخابات کے انعقاد سے متعلق کوئی بل پیش کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ حکومت نے ابھی تک اس پر فیصلہ نہیں کیا ہے، کیونکہ قانون سازی کا جائزہ لینے کے لیے بنائی گئی پارلیمانی کمیٹی نے ابھی تک اپنی رپورٹ کو حتمی شکل نہیں دی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر اپوزیشن بحث میں حصہ نہیں لے گی تو اس کا نقصان ان کا ہوگا۔ اپوزیشن کے اتحاد میں ممکنہ دراڑ کا اشارہ دیتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ترنمول کانگریس نے اسپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر دستخط نہیں کیے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ تر چھوٹی پارٹیاں ایوان کو روکنے کے حق میں نہیں ہیں۔ سیشن کے پہلے حصے کے دوران، لوک سبھا میں 2 فروری کے بعد سے رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، کانگریس کے رہنما راہول گاندھی کی جانب سے سابق آرمی چیف ایم ایم نروانے کی غیر مطبوعہ یادداشت کے اقتباسات کا حوالہ دینے کے بعد، جس میں 2020 میں ہندوستان-چین تنازعہ کا حوالہ دیا گیا تھا۔ 4 فروری کو وزیر اعظم نریندر مودی اپوزیشن کے احتجاج کی وجہ سے شکریہ کی تحریک پر بحث کا جواب نہیں دے سکے۔ ایک بے مثال اقدام میں 5 فروری کو وزیر اعظم کی روایتی تقریر کے بغیر شکریہ کی تحریک منظور کی گئی۔ سپیکر نے صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پڑھی اور اپوزیشن ارکان کے نعروں کے درمیان اسے صوتی ووٹ سے منظور کر لیا گیا۔ برلا نے بعد میں کہا کہ انہیں ٹھوس معلومات موصول ہوئی ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ کانگریس کے کئی اراکین پارلیمنٹ وزیر اعظم کی نشست کے قریب کوئی "غیر متوقع حرکت" کر سکتے ہیں، جس سے انہوں نے مودی کو اپنے خطاب کے لیے ایوان میں شرکت کے خلاف مشورہ دیا۔ کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی واڈرا نے اس دعوے کی تردید کی۔ اس کے بعد اپوزیشن کے 8 ارکان کو ایوان میں بدتمیزی کرنے پر بجٹ سیشن کے بقیہ وقت کے لیے معطل کر دیا گیا۔ گزشتہ ہفتے، اسپیکر نے ایوان کے پریزائیڈنگ افسر کے طور پر اپنے کردار سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا۔

بھارتی بحریہ نے وشاکھاپٹنم میں
اپنی ملان ۲۰۲۶؍مشق کے تحت ملان گاؤں کا افتتاح کیا

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ نے اپنی اہم بین الاقوامی بحری مشق ملان 2026 کے تحت 15 فروری 2026 کو مشرقی بحری کمانڈ میں ملان گاؤں کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت وائس ایڈمرل سنجے بھلہ، فلیگ آفیسر کمانڈنگ ان چیف، مشرقی بحری کمانڈ نے کی، جنہوں نے باضابطہ طور پر حصہ لینے والی بحریہ کے لیے گاؤں کا افتتاح کیا اور عالمی سمندری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے قائم کردہ سہولیات کا دورہ کیا۔ احتیاط کے ساتھ ترتیب دیا گیا ملان گاؤں ایک تجرباتی علاقے کے طور پر تصور اور تشکیل دیا گیا ہے، جو 70 سے زائد ممالک کے مندوبین اور بحری اہلکاروں کو یگانگت اور دوستی کے ماحول میں یکجا کرتا ہے۔ یہ سماجی اور ثقافتی تبادلوں کا ایک مرکز ہے، جو پیشہ ورانہ دائرۂ کار سے آگے بڑھ کر باہمی روابط کو فروغ دیتا ہے۔ ملان گاؤں کی ایک مرکزی خصوصیت ثقافتی تبادلے پر اس کا خصوصی زور ہے، جہاں ہندوستان کے متنوع ورثے اور روایات کی مالا مال اور دلکش جھلک پیش کی گئی ہے۔ گاؤں میں گلوکاروں کی براہِ راست پیشکش، روایتی لوک رقص اور ثقافتی گروپس کی پیشکشیں ہوں گی، جو ہندوستان کی شاندار فنکارانہ روایت کی عکاسی کرتی ہیں۔ گاؤں میں مختلف اسٹالز بھی قائم کیے گئے ہیں، جہاں بحری یادگاری اشیا، دستکاری اور ہینڈلوم مصنوعات پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ سب مل کر ملک بھر کی دستکاری کی مہارت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مہمانوں کو لذیذ بھارتی کھانوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع بھی فراہم کیا جائے گا، جہاں ہندوستان کے مختلف خطوں کے متنوع ذائقے اور پکوان پیش کئے جائیں گے۔ اپنے خطاب میں فلیگ آفیسر کمانڈنگ اِن چیف، مشرقی بحری کمانڈ نے کہا کہ "ملان گاؤں یگانگت اور ثقافتی روابط کے اُس جذبے کی عکاسی کرتا ہے جو پیشہ ورانہ بحری تعاون کی تکمیل کرتا ہے۔ جیسا کہ وشاکھاپٹنم آئی ایف آر، ملان مشق اور آئی او این ایس کی باہمی طور پر میزبانی کر رہا ہے، ایسے میں یہ مشترکہ سرگرمی ہندوستان کی بحری رسائی اور شراکتی بحری افواج کے ساتھ تعاون کے لیے ایک اہم لمحہ ہے۔" ملان گاؤں کا افتتاح دراصل ہندوستانی بحریہ کے ذریعہ وشاکھاپٹنم میں منعقد کی جانے والی وسیع سرگرمیوں اور تقریبات کے سلسلے کا آغاز بھی ہے۔ مشق ملان 2026، جو 15 سے 25 فروری 2026 تک وشاکھاپٹنم میں منعقد ہو رہی ہے۔

۷؍سال سے ڈپٹی اسپیکر نہیں، کانگریس کا اظہار تشویش

انہوں نے وضاحت کی کہ روایت کے مطابق ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ عام طور پر اپوزیشن کو دیا جاتا ہے جو جمہوری اصول کے احترام پر مبنی ہے

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیکم ٹیگور نے وزیر اعظم مودی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت میں لوک سبھا کے ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ ۷؍سال سے خالی رہنے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ یہاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضابطے کے پہلو سے یہ کوئی چھوٹی موٹی غلطی نہیں ہے بلکہ پارلیمانی جمہوریت پر ضرب کے مترادف ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ آئین کے آرٹیکل ۹۳؍ کے مطابق ایوان کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر دونوں کا انتخاب کرنا ہوگا اور اس عہدے کو خالی چھوڑنا اس تقاضے کے خلاف ہے۔ منیکم ٹیگور نے وضاحت کی کہ روایت کے مطابق ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ عام طور پر اپوزیشن کو دیا جاتا ہے۔ یہ عمل پارلیمانی کارروائی میں توازن، غیر جانبداری اور جمہوری اصولوں کے احترام کو یقینی بناتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب جبکہ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے والی ہے، حکومت جان بوجھ کر ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی رکھ رہی ہے۔ کانگریس ایم پی نے مزید کہا کہ اپوزیشن کو اس کا جائز مقام نہ دینے سے ادارہ ہی کمزور ہوتا ہے۔ اب جب سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائی گئی ہے تو ڈپٹی سپیکر کی عدم موجودگی کئی سوال کھڑے کرتی ہے۔ کیا یہی طرز حکمرانی ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا حکومت کو احتساب کا خوف ہے؟ اپوزیشن کو دبانے کیلئے آئینی عہدوں کو خالی رکھنا بہتر حکمرانی کی مثال نہیں ہے۔ یہ عدم تحفظ ہے۔ جمہوریت کسی ایک فرد یا جماعت سے نہیں ہوتی۔ اس کا تعلق آئین کے احترام سے ہے۔ واضح رہے کہ کانگریس کے اراکین پارلیمنٹ نے اوم برلا کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی ہے اور ان پر سنگین جانبداری اور اپوزیشن کے لیڈروں کو بولنے کا موقع نہ دینے کا الزام لگایا ہے۔ واضح رہے کہ بجٹ اجلاس پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور دوسرا مرحلہ اب ۹؍مارچ سے شروع ہوگا۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو کے مطابق اسی دن اسپیکر اوم برلا کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ہی روز یہ موضوع اٹھانے کا اصول ہے، بحث کے بعد ووٹنگ ہوگی۔ آئین نے ایسی صورت حال کا انتظام کیا ہے۔ ہندوستانی آئین کے آرٹیکل ۹۵(۲) کے تحت، اگر لوک سبھا اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر دونوں کے عہدے خالی ہیں تو صدر یہ ذمہ داری لوک سبھا کے ایک رکن کو سونپ سکتے ہیں۔ اس ممبر کو عام طور پر پروٹیم اسپیکر کہا جاتا ہے۔ پروٹیم اسپیکر صدر کی طرف سے مقرر ایک رکن ہے۔ روایتی طور پر یہ ذمہ داری لوک سبھا کے سب سے سینئر ممبر کو دی جاتی ہے۔ پروٹیم اسپیکر کا کردار نئے ممبران پارلیمنٹ کو حلف دلانا اور نئی لوک سبھا کے پہلے اجلاس کی کارروائی چلانا ہے۔ جب تک نیا اسپیکر منتخب نہیں ہو جاتا وہ ایوان کی کارروائی کی صدارت کرتا ہے۔ اگر اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کسی سیشن کے دوران عارضی طور پر غیر حاضر ہوں تو اسپیکر کے نامزد کردہ پینل آف چیئر پرسن کا رکن بھی ایوان کی صدارت کر سکتا ہے۔

ہریانہ: خون میں نشے کی گولیاں گھول کر انجکشن لے رہے ہیں نوجوان

اوٹو گاؤں کے رہنے والے بوٹا سنگھ نے بتایا کہ نشے کی لت میں گاؤں کے کئی نوجوان پھنسے تھے، جس کا انکشاف کووڈ کے بعد ہوا

ہریانہ میں نشہ اب صرف عادت نہیں بلکہ ایک ایسا زخم بن چکا ہے جسے سسٹم کی لاپرواہی اور سماج کی خاموشی نے خطرناک شکل دے دی ہے۔ حالات اس قدر بدتر ہو چکے ہیں کہ نوجوان نشے کے لیے انسانیت کی آخری حدیں بھی پار کر رہے ہیں۔ پہلے اپنی نسوں سے خون نکالتے ہیں پھر اس میں گلابی گولیاں گھولتے ہیں اور پھر اسی زہر کو واپس جسم میں داخل کر لیتے ہیں۔ یہ کوئی فلمی کہانی نہیں ہے بلکہ سرسہ ضلع کے رانیاں حلقے کے تقریباً 6 ہزار آبادی والے گاؤں 'اوٹو' کی اصلی کہانی ہے۔ اوٹو کے پڑوسی گاؤں ڈھانی پرتاپ کی خاتون سرپنچ کے شوہر سنیل کمار نے بتایا کہ وہ تقریباً 15 سال سے اوٹو گاؤں میں فوٹو اسٹوڈیو چلا رہے ہیں۔ ان کے مطابق صرف اوٹو ہی نہیں بلکہ آس پاس کے کئی گاؤں میں نشے کی لت میں پھنسے نوجوانوں کی دماغی حالت خراب ہونے لگی ہے۔ کئی بار پانی نہ ہونے پر وہ اپنے خون میں نشے کی گولیاں ملا کر انجکشن لگا رہے ہیں۔ گاؤں کے شمشان گھاٹ کے پاس دیر شام یا رات میں اکثر نوجوانوں کو ایسا کرتے دیکھا جاتا ہے۔ اوٹو گاؤں کے رہنے والے بوٹا سنگھ نے بتایا کہ نشے کی لت میں گاؤں کے کئی نوجوان پھنسے تھے، کووڈ-19 کے بعد اس کا انکشاف ہوا۔ دراصل کورونا کے دوران نشہ نہ ملنے کی وجہ سے نوجوانوں کے موت ہونے لگی تھی۔ کووڈ-19 کے بعد سے اب تک 'میڈیکل نشے' میں پھنسے 35 سے زائد نوجوانوں کی موت ہو چکی ہے۔ نشے کی دلدل میں پھنسے نوجوانوں کی جان کی کوئی قیمت نہیں رہ گئی ہے۔ ڈھانی پرتاپ کے سابق سرپنچ ہوشیار سنگھ کے مطابق نشے کی دلدل میں اوٹو سمیت کئی گاؤں کے نوجوان پھنس چکے ہیں۔ گاؤں میں نشے کی وجہ سے مسلسل اموات ہو رہی ہیں۔ اوٹو کے رہنے والے بلاک سمیتی کے رکن گرو دیو سنگھ کے مطابق نوجوانوں کو نشے سے دور رکھنے کے لیے مقامی انتظامیہ نے 18-2017 میں گاؤں میں کھیل میدان بنانے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے لیے پنچایت کی جانب سے 2 ایکڑ زمین بھی دستیاب کرائی گئی تھی لیکن اب تک کھیل میدان کا کام نہیں ہوا ہے، اس 2 ایکڑ زمین پر اب کوڑا گھر بنا ہوا ہے۔ اس تعلق سے سی ای او ڈاکٹر سبھاش نے بتایا کہ گاؤں میں کھیل میدان بنانے کا کام زیرِ عمل ہے، جسے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ گاؤں کے 85 سالہ نوجوان بزرگ مختار نے اپنا درد بیان کرتے ہوئے کہا کہ کچھ ماہ قبل ہی ان کے چھوٹے پوتے (عمر 19 سال) کی موت نشے کی اوورڈوز کے سبب ہوگئی۔ نشے کا انجکشن اس کے ہاتھ میں پھنسا ہوا ملا تھا۔ ان کا بڑا پوتا راجستھان کے ہنومان گڑھ میں واقع ایک نشہ چھڑانے کے مرکز میں زیر علاج ہے۔ ان کے اہل خانہ نے محنت مزدور کے چھوٹے پوتے پر تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے خرچ کیے پھر بھی اسے بچا نہیں سکے۔ اوٹو گاؤں کے مکینوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال 24-23 اکتوبر کو ایک ہی روز میں نشے کی اوورڈوز کے سبب گاؤں کے 2 نوجوانوں کی موت ہوگئی تھی، ان میں 20 سالہ سکھچین اور 19 سالہ وکی شامل ہیں۔ رکن اسمبلی ارجن چوٹالہ کا کہنا ہے کہ اسمبلی میں بار بار اس مسئلہ کو اٹھایا ہے۔ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ 'چٹا' فروخت کرنے والوں، اسمگلروں اور مافیاؤں کے خلاف سخت کارروائی ہو۔

ہندوستان گلوبل ساؤتھ اور دنیا کیلئے
اے آئی سروس فراہم کنندہ ہوگا: جتن پرساد

نئی دہلی: الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت جتن پرساد نے پیر کو کہا کہ ہندوستان کے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے عزائم قومی حدود سے باہر ہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ملک کا مقصد گلوبل ساؤتھ اور وسیع تر دنیا کے لئے ٹیکنالوجی پارٹنر کے طور پر کام کرنا ہے۔ انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ کے موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، پرساد نے کہا کہ ہندوستان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ ایک گلوبل ساؤتھ قوم کی قیادت میں پہلے بڑے AI اجتماعات میں سے ایک کی میزبانی کر رہا ہے۔ "ہمیں اس AI امپیکٹ سمٹ کی میزبانی کرنے کا بہت اعزاز حاصل ہے، اور یقیناً، یہ پہلی بار ہے کہ عالمی جنوب کا کوئی ملک میزبانی کر رہا ہے اور حقیقت میں پوری عالمی جنوبی اور پوری دنیا کی میزبانی کر رہا ہے۔ یہ AI نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے لیے ہے۔ عالمی ٹیکنالوجی فراہم کنندہ کے طور پر ہندوستان کے کردار پر زور دیتے ہوئے، وزیر نے کہا، ہندوستان پوری دنیا کے لیے وہ خدمت فراہم کنندہ ہوگا۔ ہمیں ترقی پذیر دنیا کے ساتھ ساتھ عالمی جنوبی اور ترقی پذیر ممالک میں بھی اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔" وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت پر روشنی ڈالتے ہوئے، پرساد نے کہا کہ ہندوستان کا اے آئی پش وزیر اعظم کے طویل مدتی وژن سے ہم آہنگ ہے۔ "وزیر اعظم نریندر مودی کے تحت، ان کے وژن، ان کی لگن اور ان کی واضح نظر سے ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان جو پہلے ہی AI کے طور پر ابھرا ہے، آپ جانتے ہیں، دنیا کے ٹیلنٹ کیپٹل اور دنیا کے ہنر کا سرمایہ، ہم اسے مزید آگے لے جائیں گے۔

لیفٹیننٹ گورنر سنہا نے
جموں وکشمیر کے ۱۴؍سیاحتی مقامات کو دوبارہ کھولنے کا حکم دیا

سری نگر: جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کو جموں وکشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں بند 14 سیاحتی مقامات کو دوبارہ کھولنے کا اعلان کیا۔ ایل جی جے اینڈ کے کے دفتر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا: "ایک مکمل حفاظتی جائزہ اور بحث کے بعد، میں نے کشمیر اور جموں ڈویژنوں میں مزید سیاحتی مقامات کو دوبارہ کھولنے کا حکم دیا ہے، جنہیں احتیاطی تدابیر کے طور پر عارضی طور پر بند کر دیا گیا تھا۔ کشمیر ڈویژن کے 11 سیاحتی مقامات - یوس مرگ، بڈگام میں دودھ پتھری، کوکرناگ میں ڈنڈی پورہ پارک، شوپیاں میں پیر کی گلی، دبجان اور پدپاون، استن پورہ، سری نگر میں ٹیولپ گارڈن، تھاجواس گلیشیئر، گاندربل میں ہنگ پارک اور باران میں ولر/ وتلاب کو فوری طور پر بحال کیا جائے گا۔ جموں ڈویژن کے 3 سیاحتی مقامات - ریاسی میں دیوی پنڈی، رامبن میں مہو مانگٹ اور کشتواڑ میں مغل میدان کو فوری طور پر دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ کشمیر ڈویژن میں 3 سائٹس - گریز، اتھواٹو، بنگس اور جموں ڈویژن میں 1 سائٹ - رامبن میں رام کنڈ کو برف صاف ہونے کے بعد دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکام نے 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں مہلک دہشت گردانہ حملے کے بعد جموں وکشمیر بھر کے سیاحتی مقامات کو بند کر دیا تھا۔ اس حملے میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے، جن میں زیادہ تر سیاح تھے۔

مرکزی حکومت جلد ہی "کریٹ انڈیا مشن" شروع کرے گی

نئی دہلی: مرکزی وزیر اشوینی ویشنو نے پیر کو کہا کہ مرکزی حکومت جلد ہی "کریٹ انڈیا مشن (Create India Mission) کا آغاز کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کی طرف سے درپیش چیلنجوں کا مقابلہ صرف تکنیکی قانونی نقطہ نظر سے کیا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ تبصرہ ایسے وقت آیا جب ہندوستان نے قومی دارالحکومت میں انڈیا AI امپیکٹ ایکسپو 2026 کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے رہنما AI کے اثرات پر آنے والے ہفتے کے لیے تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ تقریب -- نئی دہلی کے بھارت منڈپم کنونشن سینٹر میں منعقد کی گئی -- 16 فروری سے 20 فروری تک منعقد کی جائے گی۔ 70,000 مربع میٹر پر پھیلے ہوئے 10 میدانوں میں پھیلے ہوئے، AI سمٹ مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں اور بین الاقوامی شراکت داروں کے علاوہ عالمی ٹیکنالوجی فرموں، اسٹارٹ اپس، اکیڈمی اور تحقیقی اداروں کو اکٹھا کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس میں 13 ملکی پویلین ہوں گے، جن میں آسٹریلیا، جاپان، روس، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، نیدرلینڈز اور سوئٹزرلینڈ کی نمائندگی کرنے والے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دانشورانہ املاک کا احترام کرتے ہیں، اور اسی بحث کے ذریعے، عالمی صلاحیت کے مراکز تیار کیے جا رہے ہیں، ہم انسانی تخلیقی صلاحیتوں کی حفاظت کرتے ہوئے AI کے اثرات کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ AI کے ذریعے انسانی تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ AI سے پیدا ہونے والے مسائل کو صرف ریگولیشن کے ذریعے حل نہیں کیا جا سکتا۔

جی ٹی آر ای ہندوستان کی اسٹریٹجک صلاحیت کی بنیاد ہے: راجناتھ

ایروانجن کی پیش رفت کے لیے پانچ سالہ ہدف مقرر کیا

بنگلورو: مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو گیس ٹربائن ریسرچ اسٹیبلشمنٹ (جی ٹی آر ای) کو دنیا کے سب سے باوقار اداروں میں سے ایک کے طور پر سراہا اور سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ کئی دہائیوں کے ایرو انجن کی ترقی کو اگلے پانچ سالوں میں سمیٹیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی آٹو ٹیکنالوجی پر منحصر ہے۔ بنگلورو میں گیس ٹربائن ریسرچ اسٹیبلشمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ دفاعی تحقیق اور ترقی کی تنظیم (DRDO) کے تحت کام کرنے والی اسٹیبلشمنٹ ہندوستان کی اسٹریٹجک صلاحیت کی بنیاد بن گئی ہے، جو اپنے سائنسدانوں کو مسلسل کامیاب ٹیسٹ دینے اور ملک کی دفاعی تیاری کو مضبوط کرنے کا سہرا دیتی ہے۔" جی ٹی آر ای نہ صرف ہندوستان کی بلکہ دنیا کے باوقار اداروں میں سے ایک ہے۔ جس طرح سے آپ ملک کی خود انحصاری اور سلامتی کے لیے کام کر رہے ہیں وہ تعریف کے مستحق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈی آر ڈی او کا سائنسی نقطہ نظر دن بہ دن ہندوستان کی اسٹریٹجک طاقت کو تقویت دے رہا ہے۔ ڈی آر ڈی او، دن رات ایک یا دوسرا کامیاب ٹیسٹ کرواتا رہتا ہے۔ دن بہ دن ہم ڈی آر ڈی او کی کامیابیوں کے بارے میں سنتے رہتے ہیں۔ جیسے ہی ایک ٹیسٹ کی بات ختم ہوتی ہے، ایک اور کامیابی کی خبر سامنے آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ڈی آر ڈی او آج ہندوستان کی اسٹریٹجک صلاحیت کی بنیاد بن گیا ہے۔ ایرو انجنوں میں مقامی صلاحیت کی فوری ضرورت پر زور دیتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ایک انجن کو تیار کرنے میں عام طور پر 20-25 سال لگ سکتے ہیں، لیکن ہندوستان کو اب پانچ سالوں میں وہ حاصل کرنا ہوگا جو دیگر ممالک نے حاصل کرنے میں دہائیاں لگائی ہیں۔ "اگر ایک انجن تیار کرنے میں 25 سال لگتے ہیں، تو ہندوستان کی موجودہ صورتحال، ہماری سٹریٹجک ضروریات اور ہمارے عزائم کو دیکھتے ہوئے، آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کے 20 سال پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں اور اب آپ کے پاس صرف 5 سال باقی ہیں۔ یہ حیران ہونے کی بات نہیں ہے؛ یہ ایک چیلنج ہے۔ ہمیں ان 5 سالوں میں حاصل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے ممالک کو یہ سب سے بہتر کرنا ہے جہاں ہمیں اپنے 20 سالوں میں دینے کی ضرورت ہے۔

شیر کشمیر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر سری نگر میں محکمہ انصاف کی جانب سے علاقائی پروگرام اور ورکشاپ منعقد ہوگی

سرینگر: محکمہ انصاف کی طرف سے 2026 کی علاقائی تقریب اور ورکشاپ، انصاف تک ہمہ گیر رسائی کا جدید حل تیار کرنے (ڈی آئی ایس ایچ اے) (کی ٹیلی لا کی پہل کے تحت منعقد کی جا رہی ہے، جو ایک مرکزی سیکٹر کی اسکیم ہے، جس کا نفاذ محکمہ انصاف کی ایکسیس ٹو جسٹس ڈویژن، وزارت قانون و انصاف، حکومت ہند کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ یہ ورکشاپ 17 فروری 2026 کو دوپہر 12 بجے سے شیر کشمیر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر (ایس کے آئی سی سی) سری نگر، جموں و کشمیر میں منعقد ہونے والی ہے۔ یہ ورکشاپ ٹیکنالوجی پر مبنی قانونی خدمات کے ذریعے انصاف تک رسائی کو مضبوط بنانے اور کلیدی شراکت داروں کے درمیان بامقصد گفت وشنید کو فروغ دینے کے لیے محکمہ انصاف کی جاری کوششوں کے ایک حصے کے طور پر منعقد کی جا رہی ہے۔ تقریب کا آغاز ہندوستان کے قومی گیت "وندے ماترم" کو اجتماعی طور پر گانے کے ساتھ ہوگا جو کہ قومی گیت کے 150 سال پورے ہونے کے موقع پر ہندوستان کی تاریخ میں اس کی روح اور منفرد کردار کا جشن منانے کے لیے ہے۔ یہ تقریب محکمہ انصاف (ڈی او جے) کی 'ڈی آئی ایس ایچ اے اسکیم' کے آؤٹ ریچ اور نفاذ کے کلیدی چیلنجز کو بھی اجاگر کرے گی، جس کا مقصد ملک بھر میں قانونی خواندگی اور انصاف تک رسائی کو مضبوط بنانا ہے۔ اس تقریب کی ایک نشست "دیشا یوجنا کے آیام: سوگم ایوم سلبھ نیائے تک پہنچ" میں کمیونٹی آؤٹ ریچ کے پروگراموں، ڈیجیٹل مہمات اور تعلیمی اداروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے قانونی آگاہی کو فروغ دینے میں اسکیم کے اقدامات کو اُجاگر کیا جائے گا، بالخصوص آسان رسائی اور ٹیکنالوجی پر مبنی پلیٹ فارم کے ذریعے پسماندہ اور کمزور طبقے تک رسائی پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس تقریب میں جموں وکشمیر میں ڈی آئی ایس ایچ اے اسکیم کی موجودگی اور کام کو بھی دکھایا جائے گا۔ "جے اینڈ کے میں ڈی آئی ایس ایچ اے: ایک جھلک" کے عنوان سے منعقدہ نشست میں، مرکز کے زیر انتظام خطے میں قانونی آگاہی کو فروغ دینے اور انصاف تک رسائی کو بہتر بنانے میں اسکیم کے اقدامات کو اجاگر کیا جائے گا۔

کوٹائم، کیرالا: مسجد میں ہندو خاتون کی آخری رسومات، ہم آہنگی کی مثال

کیرالا کے ضلع کوٹائم میں واقع مکہ مسجد نے ایک ہندو خاتون کی میت رکھنے اور آخری رسومات کی ادائیگی کے لیے اپنا مدرسہ ہال پیش کر کے مذہبی ہم آہنگی کی مثال قائم کی

کیرالا کے ضلع کوٹائم میں جمعہ کو ایک ایسا منظر دیکھنے کو ملا جس نے مذہبی ہم آہنگی کی روشن مثال قائم کر دی۔ عام طور پر قرآن پاک کی تلاوت سے گونجنے والا مدرسہ ہال اس روز ہندو مت کے منتروں کی آواز سے گونج اٹھا۔ اس کے بیچوں بیچ ۹۲ سالہ اومانا راجندرن کی میت رکھی گئی تھی، جبکہ ایک رسمی چراغ فرش پر روشن تھا۔ یہ لمحہ ایک ایسے معاشرے میں بین المذاہب یکجہتی کا پُراثر اظہار تھا جہاں اکثر تقسیم کی خبریں سننے کو ملتی ہیں۔ کوٹائم کے قریب کمارالور میں واقع مکہ مسجد نے اومانا راجندرن کے اہلِ خانہ کو اپنا مدرسہ ہال فراہم کیا تا کہ وہ مرحومہ کی آخری رسومات اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق ادا کر سکیں۔ اومانا کا انتقال جمعرات کی شام تقریباً سات بجے ہوا تھا۔ وہ دو ہفتوں تک اسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد دنیا سے رخصت ہوئیں۔ مرحومہ کا خاندان مسجد کے قریب ایک کرائے کے مکان میں رہتا تھا، مگر ان کے گھر تک سڑک کی رسائی نہ ہونے کے باعث میت کو گھر منتقل کرنا ممکن نہیں تھا۔ تنگ راستہ نہ تو اسٹریچر کے لیے موزوں تھا اور نہ ہی موبائل فریزر یونٹ وہاں پہنچ سکتا تھا۔ ایسے میں خاندان شدید پریشانی کا شکار تھا اور آخری رسومات کی ادائیگی کے لیے متبادل جگہ تلاش کر رہا تھا۔ اسی دوران مسجد کمیٹی کے عہدیداروں نے آگے بڑھ کر مدد کی پیشکش کی۔ مسجد کمیٹی کے صدر محمد فیصل نے معاملہ کمیٹی کے وہاٹس ایپ گروپ میں پیش کیا، جہاں تمام اراکین نے دل کھول کر اتفاق کیا۔ جمعرات کی رات دس بجے تک اومانا کی میت کو مدرسہ ہال میں عوامی تعزیت کے لیے رکھا گیا۔ جمعہ کی دوپہر تک اہلِ علاقہ نے وہاں حاضری دی، جس کے بعد میت کو میونسپل کوٹائم کے عوامی شمشان گھاٹ لے جایا گیا۔ مسجد انتظامیہ نے نہ صرف جگہ فراہم کی بلکہ تمام ضروری سہولیات کا بندوبست بھی کیا۔ ہال کو رسموں کے مطابق ترتیب دینے کے لیے کمیٹی کے ارکان اور مرحومہ کے اہلِ خانہ نے مل کر کرسیاں اور میزیں ہٹا دیں تا کہ ہندو رسومات کے لیے مناسب جگہ بنائی جا سکے۔ محمد فیصل کے مطابق، لوگوں کے درمیان تعاون مذہب، عقیدے یا وابستگی سے بالاتر ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دوسروں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے، جیسا کہ ہمارے مقدس نصوص ہمیں سکھاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چونکہ جمعہ کو مدرسہ میں کلاسیز نہیں تھیں، اس لیے جگہ فراہم کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ اگر رسومات ہفتے تک جاری رہتیں تو کلاسیز معطل کر دی جاتیں۔ مسجد کمیٹی نے خاندان کو یقین دہانی کرائی کہ جب تک وہ اپنی رسومات مکمل نہیں کر لیتے، ہال ان کے اختیار میں رہے گا۔ خیال رہے کہ یہ پہلا موقع نہیں جب اس کمیونٹی نے مذہبی ہم آہنگی کا مظاہرہ کیا ہو۔ مسجد کے اہلکار ہر سال کمارالور مندر کے تہوار کے دوران ہندو عقیدت مندوں کو پینے کا پانی بھی فراہم کرتے ہیں۔ مقامی افراد کے مطابق، ایسے اقدامات نہ صرف باہمی اعتماد کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ نوجوان نسل کے لیے بھی ایک مثبت پیغام چھوڑتے ہیں۔ کوٹائم کا یہ واقعہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ مشکل حالات میں انسانیت اور باہمی احترام سب سے بڑی طاقت ہوتے ہیں۔ ایک مسجد میں ہندو خاتون کی آخری رسومات کا انعقاد اس امر کا ثبوت ہے کہ مذہبی ہم آہنگی صرف ایک نظریہ نہیں بلکہ عملی اقدام کے ذریعے اسے زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

ہندوستان چیٹ جی پی ٹی کی دوسری بڑی منڈی، ۱۰۰ ملین ہفتہ وار صارفین

اوپن اے آئی کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر سیم آلٹ مین نے کہا ہے کہ ہندوستان چیٹ جی پی ٹی کی دنیا کی دوسری سب سے بڑی منڈی بن چکا ہے، جہاں ۱۰۰ ملین ہفتہ وار فعال صارفین موجود ہیں۔ ان کا بیان انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ سے قبل سامنے آیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں مصنوعی ذہانت کو تیزی سے اپنایا جا رہا ہے، خاص طور پر طلبہ اور نوجوان طبقے میں۔

اوپن اے آئی کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر سیم آلٹ مین نے نئی دہلی میں منعقد ہونے والے انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ سے قبل انکشاف کیا ہے کہ ہندوستان چیٹ جی پی ٹی کے لیے دنیا کی دوسری سب سے بڑی منڈی بن کر ابھرا ہے۔ ان کے مطابق ملک میں اس وقت ۱۰۰ ملین ہفتہ وار فعال صارفین موجود ہیں، جو عالمی سطح پر مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال میں بھارت کے نمایاں کردار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سیم آلٹ مین نے یہ اعداد وشمار ایک مضمون میں شیئر کیے جو اتوار کو ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہوا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب دارالحکومت میں پانچ روزہ انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ کا آغاز ہونے والا تھا۔ ان کے مطابق، نوجوان آبادی، وسیع انٹرنیٹ رسائی اور ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ نے بھارت میں اے آئی ٹولز کو تیزی سے مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ عالمی سطح پر چیٹ جی پی ٹی نے اکتوبر ۲۰۲۵ء یک ۸۰۰ ملین ہفتہ وار فعال صارفین کا ہندسہ عبور کر لیا تھا اور یہ تعداد اب ۹۰۰ ملین کے قریب بتائی جا رہی ہے۔ اس تیز رفتار ترقی میں ہندوستان کا حصہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے، جو اوپن اے آئی کی طویل مدتی حکمت عملی کے لیے نہایت اہم سمجھا جا رہا ہے۔ آلٹ مین کے مطابق، ہندوستان میں طلبہ چیٹ جی پی ٹی کے سب سے بڑے صارفین میں شامل ہیں۔ وہ اسے تعلیم، امتحان کی تیاری، کوڈنگ میں مدد اور تحقیقی کام کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ تعلیمی شعبے میں مصنوعی ذہانت کا بڑھتا ہوا کردار نہ صرف سیکھنے کے انداز کو بدل رہا ہے بلکہ تعلیمی اداروں کے لیے بھی نئے مواقع پیدا کر رہا ہے۔ تعلیم کے میدان میں دیگر اے آئی کمپنیوں نے بھی ہندوستان کو ترجیحی منڈی کے طور پر اختیار کیا ہے۔ بعض حریف ادارے طلبہ کو مفت یا رعایتی اے آئی منصوبے پیش کر رہے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلاس روم اور آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز اے آئی کے فروغ کا اہم میدان بن چکے ہیں۔ قیمت کے لحاظ سے حساس ہندوستانی مارکیٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اوپن اے آئی نے اپنی حکمت عملی میں تبدیلیاں کی ہیں۔ یاد رہے کہ کمپنی نے اگست ۲۰۲۵ء میں نئی دہلی میں اپنا دفتر قائم کیا اور کم لاگت والا چیٹ جی پی ٹی گو پلان متعارف کرایا، جس کی قیمت پانچ ڈالر سے کم رکھی گئی۔ بعد ازاں اسے ہندوستانی صارفین کے لیے ایک سال تک مفت بھی فراہم کیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اے آئی ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کر سکیں۔ آلٹ مین نے ہندوستان میں اوپن اے آئی کی توجہ کے تین اہم شعبوں کا ذکر کیا: اول، رسائی: تاکہ آمدنی یا تعلیمی پس منظر سے قطع نظر ہر فرد کو اے آئی ٹولز دستیاب ہوں۔ دوم، اپنانا: اسکولوں، کلینکوں اور چھوٹے کاروباروں میں اے آئی کو ضم کرنا۔ سوم، ایجنسی صارفین کو اعتماد اور مہارت فراہم کرنا تاکہ وہ اے آئی کو مؤثر طریقے سے استعمال کر سکیں۔ ان کے مطابق، ہندوستان کا وسیع پیمانہ اور متنوع آبادی اسے ''جمہوری اے آئی'' کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مثالی مثال بنا سکتے ہیں۔

مقامی اداروں کو با اختیار بنانا حکومت کی ترجیح: ریکھا گپتا

نئی دہلی: دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا ہے کہ دارالحکومت کو صاف، ترقی یافتہ اور آلودگی سے پاک بنانے کے لیے مقامی اداروں کو مضبوط کرنے کے مقصد سے دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کو کروڑوں روپے کی خصوصی مالی مدد دی گئی ہے۔ انہوں نے پیر کو کہا کہ اس مالی امداد سے سڑکوں کی مرمت، صفائی کے نظام میں بہتری، میونسپل اسکولوں کی ترقی اور شہری سہولتوں کو بہتر بنایا جائے گا۔ مالی سال 2026-27 کے لیے تقریباً 1330 کروڑ روپے کے منصوبے تیار کیے گئے ہیں، جن کے تحت لگ بھگ 1000 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی تاکہ خاص طور پر مانسون کے بعد بڑھنے والی گرد و غبار کی آلودگی کو کم کیا جا سکے۔ حکومت نے ہدایت دی ہے کہ اہم منصوبے 30 ستمبر 2026 تک مکمل کیے جائیں اور انتظامی عمل میں تیزی اور شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔ صفائی کے نظام کو جدید بنانے کے لیے تقریباً 2300 کروڑ روپے کے طویل مدتی منصوبے کی منظوری دی گئی ہے، جس کے تحت مکینیکل روڈ سوئپنگ مشینیں اور الیکٹرک لٹر پکر تعینات کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ میونسپل اسکولوں کی بہتری اور کمیونٹی ہالز کی مرمت کے لیے بھی اضافی فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق حکومت دہلی کو ایک جدید میٹروپولیٹن شہر بنانے کے لیے پرعزم ہے، جہاں صاف ماحول، مضبوط بنیادی ڈھانچہ، بہتر تعلیم اور بہتر شہری سہولتیں فراہم ہوں۔

ملک کا تجارتی خسارہ جنوری میں 10 ارب ڈالر سے تجاوز

نئی دہلی: اشیا کی درآمد میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے اس سال جنوری میں ملک کا مجموعی تجارتی خسارہ تقریباً دوگنا ہو کر 10.38 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ گزشتہ سال جنوری میں اشیا اور خدمات کو ملا کر مجموعی تجارتی خسارہ 5.39 ارب ڈالر تھا۔ وزارت تجارت وصنعت کی جانب سے پیر کے روز جاری اعداد و شمار کے مطابق جنوری میں اشیا کی برآمد سال بہ سال 0.6 فیصد بڑھ کر 36.56 ارب ڈالر رہی، جب کہ خدمات کی برآمد 26.33 فیصد اضافے کے ساتھ 43.90 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔

نتیش کمار نے 2500 کروڑ روپے خواتین کے کھاتے میں منتقل کئے

پٹنہ: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے پیر کے روز 'مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا' کے تحت 25 لاکھ مستحق خواتین کے بینک کھاتوں میں 2,500 کروڑ روپے کی رقم منتقل کی۔ وزیر اعلیٰ نے پٹنہ میں 'سنکلپ سبھا گار' سے ریموٹ کا بٹن دبا کر فی کس 10 ہزار روپے کی شرح سے یہ رقم جاری کی۔ اس سے قبل ایک کروڑ 50 لاکھ خواتین کو 15 ہزار 600 کروڑ روپے پہلے ہی دیے جا چکے ہیں، جس کے بعد اب تک کل ایک کروڑ 81 لاکھ خواتین کو 18 ہزار 100 کروڑ روپے فراہم کیے جا چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ خواتین اپنی پسند کا روزگار شروع کرنے کے لیے اس مدد کا استعمال کر رہی ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو خواتین اپنے کام میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گی، انہیں مستقبل میں 2 لاکھ روپے تک کی مزید امداد دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب اس کے بعد جو کنبے باقی رہ گئے ہیں، انہیں بھی جلد ہی امدادی رقم دے دی جائے گی۔ اس سے ریاست کے تمام کنبوں کی خواتین کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ وزیر اعلیٰ کمار نے کہا کہ حکومت نے شروع سے ہی خواتین کو بااختیار بنانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بہار میں 'سیلف ہیلپ گروپس' کی تعداد کافی کم تھی۔ سال 2006 میں ورلڈ بینک سے قرض لے کر ریاست میں سیلف ہیلپ گروپس تشکیل دیے جسے 'جیویکا' کا نام دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ تمام خواتین کو اس 10 ہزار روپے کی رقم سے اپنا کام شروع کرنے میں کافی مدد ملے گی۔ اس سے ان کا کنبہ خوشحال ہوگا اور مزید تیزی سے بہار کی ترقی ہوگی۔ حکومت تمام لوگوں کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ مرکزی حکومت کا بھی ریاست کی ترقی میں بھرپور تعاون مل رہا ہے۔ واضح رہے کہ اگلے پانچ برسوں (2025-2030) میں ترقی کی رفتار کو مزید تیز کرنے کے لیے 'سات نشچے - 3' تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کے تحت اگلے 5 برسوں میں پہلے عزم 'دوگنا روزگار - دوگنی آمدنی' کے تحت ریاست کی فی کس اوسط آمدنی کو دوگنا کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے اور اس کے لیے مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا کے تحت ہر کنبے کی ایک خاتون کو 10 ہزار روپے تک کی امداد دی جا رہی ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے 26 ستمبر سے 28 نومبر 2025 تک کل 5 مرحلوں میں ایک کروڑ 58 لاکھ مستحق خواتین کے کھاتوں میں رقم منتقل کی گئی ہے۔ اس میں دیہی علاقوں میں ایک کروڑ 44 لاکھ اور شہری علاقوں میں 12 لاکھ مستحقین کے کھاتوں میں رقم منتقل ہوئی ہے۔ آج کے اس پروگرام میں 25 لاکھ مستحق خواتین کو 10 ہزار روپے فی کس کی شرح سے کل 2500 کروڑ روپے کی رقم منتقل کی جا رہی ہے۔ اس طرح کل ایک کروڑ 81 لاکھ مستحق خواتین کو اس اسکیم کا فائدہ مل جائے گا۔ اس موقع پر 'مہیلا روزگار یوجنا' پر مبنی ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔ پروگرام میں دونوں نائب وزرائے اعلیٰ سمراٹ چودھری اور وجے کمار سنہا، آبی وسائل و پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری، دیہی ترقی کے وزیر شرون کمار، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری دیپک کمار، چیف سکریٹری پرتیہ امرت، محکمہ دیہی ترقی کے پرنسپل سکریٹری پنکج کمار، شہری ترقی و ہاؤسنگ کے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری ونے کمار، وزیر اعلیٰ کے سکریٹری انوپم کمار، کمار روی، ڈاکٹر چندر شیکھر سنگھ، وزیر اعلیٰ کے اسپیشل ڈیوٹی آفیسر گوپال سنگھ، جیویکا کے چیف ایگزیکیٹو افسر ہمانشو شرما، جیویکا کی ایڈیشنل چیف ایگزیکیٹو آفیسر وغیرہ موجود تھے۔

مہوبہ میں پانی کی ٹنکی 'جھرنے' میں تبدیل! اکھلیش یادو اور کانگریس کا بی جے پی پر بدعنوانی کا الزام

مہوبہ کے ایک گاؤں میں جل جیون مشن کے تحت بنی پانی کی ٹنکی ٹیسٹنگ کے ایک دن بعد پھٹ گئی۔ اکھلیش یادو اور کانگریس نے بی جے پی حکومت پر بدعنوانی کا الزام لگایا اور شفاف جانچ کا مطالبہ کیا

اتر پردیش کے ضلع مہوبہ کے بلاک جیت پور کے گاؤں نگارا ڈانگ میں جل جیون مشن کے تحت تعمیر کی گئی پانی کی ٹنکی ٹیسٹنگ کے ایک دن بعد ہی پھٹنے کا معاملہ سامنے آیا ہے، جس کے بعد ریاستی سیاست میں ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ اس واقعہ کو لے کر سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو اور کانگریس نے بی جے پی حکومت پر سخت تنقید کی ہے اور منصوبے میں بدعنوانی کے الزامات عائد کیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق سال 2025 میں نمامی گنگے پروگرام کے تحت ہر گھر نل سے جل اسکیم کے لیے اس ٹنکی کی تعمیر کی گئی تھی۔ 3 فروری کو ٹنکی کو جانچ کے لیے پانی سے بھرا گیا تھا، تاہم 4 فروری کو دوپہر تقریباً تین بجے اچانک ٹنکی پھٹ گئی اور ہزاروں لیٹر پانی بہہ کر ضائع ہو گیا۔ واقعہ کے بعد تعمیراتی معیار اور نگرانی کے نظام پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ردعمل دیتے ہوئے لکھا کہ مہوبہ میں بی جے پی کی بدعنوانی کا بوجھ پانی کی ٹنکی برداشت نہیں کر سکی۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ یہاں بلڈوزر نہیں چلے گا کیونکہ بدعنوانی کی پائپ لائن مہوبہ سے لکھنؤ تک جل کی جگہ دھن کی فراہمی کر رہی ہے۔ انہوں نے جل جیون مشن کو کمیشن مشن قرار دیتے ہوئے حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا۔ ان کے بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں بحث چھڑ گئی ہے۔ کانگریس کے آفیشل ایکس ہینڈل سے بھی اس واقعہ پر سخت ردعمل سامنے آیا۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ مودی حکومت کی بدعنوانی کا ثبوت ہے۔ کانگریس کے مطابق اس ٹنکی کی تعمیر پر عوام کے 65 لاکھ روپے خرچ کیے گئے، لیکن ٹیسٹنگ کے اگلے ہی دن اس سے جھرنے کی طرح پانی گرنے لگا۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ جل جیون مشن اور اسی طرح کی دیگر اسکیمیں بدعنوانی کا ذریعہ بن چکی ہیں اور بی جے پی سے وابستہ افراد کو ٹھیکے دے کر عوامی رقم کی لوٹ کھسوٹ کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب گاؤں کی پردھان گایتری نے ٹنکی پھٹنے کی شکایت ضلع مجسٹریٹ غزل بھاردواج اور ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ نمامی گنگے سے کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ تعمیر میں بڑے پیمانے پر سرکاری رقم کا غلط استعمال ہوا ہے اور غیر جانب دار جانچ کرائی جائے۔ ادھر چرکھاری کے رکن اسمبلی برج بھوشن راجپوت اور ریاستی جل شکتی وزیر سوتنتر دیو سنگھ کے درمیان بھی اسکیم کو لے کر تلخ بیانات کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ وزیر نے 30 دن کے اندر تمام دیہات میں پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت دی تھی، جس کے بعد کام میں تیزی لائی گئی تھی۔ فی الحال انتظامیہ کی جانب سے واقعہ کی جانچ کی بات کہی جا رہی ہے، تاہم اپوزیشن جماعتوں کے حملوں کے بعد یہ معاملہ ریاستی سیاست کا اہم موضوع بن گیا ہے۔

امت شاہ نے کئی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا

نئی دہلی: امور داخلہ کے مرکزی وزیر امت شاہ نے پیر کو دہلی پولیس کے 79 ویں یوم تاسیس کی تقریب میں شرکت کی اور دہلی پولیس کے دس نئے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسٹر شاہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 'سیف سٹی پروجیکٹ' کے پہلے مرحلے کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ تقریباً 857 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کردہ جدید 'انٹیگریٹڈ کمانڈ، کنٹرول، کمیونیکیشن اینڈ کمپیوٹر سینٹر) 'سی 4 آئی) دہلی کے عوام کے نام وقف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیارہ ضلعی سطح کے سی 3 آئی مراکز اور پچھتر تھانہ سطح کی سی 2 آئی اکائیوں کو اس نظام کے ساتھ مربوط کیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ دہلی کو 10,000 کیمروں سے جوڑنے کے پروگرام کے تحت پہلے مرحلے میں 2,100 کیمروں کو 'لائیو' جوڑا جا چکا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ سیف سٹی پروجیکٹ آئندہ دنوں میں دہلی کی سکیورٹی میں کافی حد تک اضافہ کر دے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ گزشتہ 11 برسوں میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک نے کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ پارلیمنٹ سے منظور شدہ تین نئے فوجداری قوانین کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگلے تین سال کے اندر مکمل نفاذ کے بعد ملک کے کسی بھی کونے میں درج ہونے والی کوئی بھی ایف آئی آر سپریم کورٹ تک پہنچے گی، جس سے مجرموں کو سزا اور متاثرین کو انصاف ملنا یقینی ہو جائے گا۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ نئے قوانین میں بچوں اور خواتین کے خلاف جرائم کے لیے ایک الگ باب شامل کیا گیا ہے۔ ای-ایف آئی آر اور زیرو ایف آئی آر کو قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے، معمولی جرائم کی سزا کے طور پر کمیونٹی سروس کو قانونی شکل دی گئی ہے اور ہندوستان سے باہر مقیم مفرور مجرموں کی جائیدادیں ضبط کرنے کے التزام شامل کیے گئے ہیں۔

دہلی حکومت نے سابقہ تاریخ سے تنخواہ کی ادائیگی کے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا

نئی دہلی: دہلی حکومت نے قانونی محققین کو سابقہ تاریخ سے تنخواہ کی ادائیگی سے متعلق دہلی ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ یہ معاملہ اگست 2023 میں ہائی کورٹ کے ججوں کی ایک کمیٹی کے اس فیصلے سے پیدا ہوا، جس میں قانونی محققین کی ماہانہ تنخواہ 65 ہزار روپے سے بڑھا کر 80 ہزار روپے کرنے کی منظوری دی گئی تھی اور اسے یکم اکتوبر 2022 سے نافذ کرنا تھا۔ اس تجویز کو چیف جسٹس کی منظوری مل گئی تھی اور بعد میں اسے دہلی حکومت کو بھیج دیا گیا تھا۔ حکومت نے تین ستمبر 2025 کو اپنی منظوری دی تھی، لیکن اس نے تبدیل شدہ تنخواہ دو ستمبر 2025 سے نافذ کر دی تھی۔ تجویز زیر التوا رہنے کے دوران کچھ قانونی محققین نے سابقہ تاریخ سے اضافہ نافذ کرنے کی مانگ کرتے ہوئے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے عرضی منظور کر لی اور ہدایت دی کہ بڑھا ہوا معاوضہ یکم اکتوبر 2022 سے بقایہ جات سمیت ادا کیا جائے۔ اس ہدایت کو اب سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ دہلی حکومت نے اپنی عرضی میں دلیل دی ہے کہ چیف جسٹس کے پاس عدالت کے عملے کی خدمات کی شرائط سے متعلق قواعد بنانے کا اختیار ہے لیکن تنخواہ اور الاؤنس سے متعلق فیصلوں کے لیے آئین کے آرٹیکل 229(2) کے تحت گورنر کی منظوری ضروری ہوتی ہے کیونکہ خرچ ریاست کے مشترکہ فنڈ سے کیا جاتا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سابقہ تاریخ مقرر کرنے سے بقایہ رقم اور ریاست پر براہ راست مالی بوجھ پڑتا ہے۔ حکومت کے مطابق سابقہ تاریخ سے ادائیگی کا حکم دے کر ہائی کورٹ نے ریاست کو مالی منظوری میں اپنی آئینی ذمہ داری ادا کرنے کا موقع دیے بغیر ایک بڑی ذمہ داری عائد کر دی ہے۔ عرضی کے مطابق ادائیگی کی تاریخ طے کرنا انتظامیہ کے اختیار کا معاملہ ہے۔ مالی مشکلات آئندہ سے فوائد دینے کو جائز قرار دے سکتی ہیں۔ حکومت نے کہا ہے کہ سابقہ تاریخ سے نافذ کرنے پر ریاستی خزانے پر تقریباً 9 اعشاریہ 45 کروڑ روپے کا بوجھ پڑے گا۔ معاملے کی سماعت 16 فروری کو چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ کرے گی۔ یہ عرضی وکیل سواتی گھلڈیال کے ذریعے دائر کی گئی ہے۔

تلنگانہ: درجہ حرارت میں اضافہ کا سلسلہ شروع

حیدرآباد: تلنگانہ میں گزشتہ تین ماہ سے جاری سردی کی لہر کے خاتمہ کے ساتھ ہی اقل ترین اور اعظم ترین درجہ حرارت میں اضافہ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات حیدرآباد کے مطابق ریاست کے تمام حصوں میں مطلع صاف رہنے اور درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ کے آثار ہیں جو کہ خشک اور طویل موسم گرما کے آغاز کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ ریاستی محکمہ موسمیات کی جانب سے پیر کو جاری کردہ ہفتہ بھر کی پیش گوئی میں بتایا گیا ہے کہ تلنگانہ میں اب موسم گرما جیسی صورتحال پیدا ہو رہی ہے جہاں خشک موسم رہے گا۔ پیش قیاسی کے مطابق دن کے وقت زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 سے 34 ڈگری کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔

جنوری میں تھوک مہنگائی بڑھ کر 1.81 فیصد پر

نئی دہلی: سبزیوں، پھلوں اور دھاتوں کی قیمتیں بڑھنے سے تھوک قیمت پر مبنی مہنگائی کی شرح جنوری میں بڑھ کر 1.81 فیصد تک پہنچ گئی، جو مارچ 2025 کے بعد کی بلند ترین سطح ہے۔ دسمبر 2025 میں تھوک مہنگائی کی شرح 0.83 فیصد رہی تھی۔ وزارت تجارت وصنعت کے پیر کو جاری کردہ اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ جنوری میں ایک سال پہلے کے مقابلے سبزیوں کی قیمتیں 6.78 فیصد اور پھلوں کی 1.78 فیصد بڑھ گئیں۔ دودھ کی قیمت میں 2.51 فیصد اور انڈوں، گوشت و مچھلیوں کی قیمتوں میں 3.66 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ غیر غذائی اشیاء میں تلہن کے تھوک دام 19.25 فیصد اور معدنیات کے 12.76 فیصد بڑھے۔ وہیں، خام تیل کی قیمت 11.23 فیصد گھٹ گئی۔ ایندھن و بجلی کے زمرے میں تھوک مہنگائی صفر سے 4.01 فیصد نیچے رہی۔ سالانہ بنیاد پر ایل پی جی کے دام 7.68 فیصد، پٹرول کے 4.58 فیصد اور ڈیزل کے 4.29 فیصد تک کم ہوئے۔

ہند-امریکہ معاہدے سے کپاس کسانوں کو بڑا نقصان ہوگا: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان حالیہ تجارتی معاہدے پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ مودی حکومت نے ملک کے کسانوں کے مفادات کو نظر انداز کر کے یہ معاہدہ کیا ہے اور اس سے خاص طور پر کپاس کے کسانوں کو بڑا نقصان ہونے کا امکان ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا نے پیر کو یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں پریس کانفرنس میں اس معاہدے سے ملک کی ٹیکسٹائل صنعت پر سنگین اثرات پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس معاہدے سے کپڑا شعبے کو "کھربوں روپے تک کا مالی نقصان ہو سکتا ہے اور اس سے کسانوں سے لے کر برآمد کنندگان تک پوری زنجیر متاثر ہو سکتی ہے۔ سرجے والا کے مطابق اگر امریکی کپاس اور متعلقہ زرعی مصنوعات کا درآمدی ڈیوٹی فری یا کم ڈیوٹی پر اضافہ ہوتا ہے تو اس کا ہندوستانی مارکیٹ میں خام مال کی قیمتوں پر دباؤ پڑے گا۔ امریکہ اپنے کسانوں کو بھاری سبسڈی دیتا ہے، جس سے وہاں کی کپاس نسبتاً سستی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندوستانی کپاس پیدا کرنے والی جننگ یونٹس یعنی کپاس کی ابتدائی پروسیسنگ کرنے والی فیکٹریاں اور اسپننگ ملیں یعنی وہ ملیں جہاں کپاس کے ریشوں سے دھاگہ تیار کیا جاتا ہے، سخت مقابلے کا سامنا کر سکتی ہیں۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر امریکہ کے ساتھ بنگلہ دیش جیسے ممالک کے تجارتی انتظام مزید مضبوط ہوتے ہیں تو ہندوستانی ملبوسات کی برآمد کو اضافی مقابلہ برداشت کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہندوستان پہلے ہی عالمی منڈی میں سخت مسابقت کا سامنا کر رہا ہے، ایسے میں خام مال کی قیمتوں میں عدم استحکام اور برآمدی آرڈرز میں کمی آنے سے کپڑا صنعت کے لیے نئے چیلنج بن سکتے ہیں۔

مذہب کی بنیاد پر امتیاز۔ اے پی کے ایم ایل سی ناگا بابو نے ولی کو مالی امداد فراہم کی

حیدرآباد: تلنگانہ میں حال ہی میں اختتام پذیر ایشیا کی قبائلیوں کی سب سے بڑی جاترا میں مذہب کی بنیاد پر امتیاز کا سامنا کرنے والے چھوٹے تاجر شیخ شاہ ولی سے آندھرا پردیش کے ایم ایل سی اور سرکردہ فلم اداکار ناگا بابو نے ملاقات کی اور انہیں دلاسہ دیتے ہوئے مالی امداد بھی فراہم کی۔ اے پی کے ضلع کرنول کے گاؤں ویلو گوڈو سے تعلق رکھنے والے شیخ شاہ ولی میڈارم جاترا میں صرف 10 روپے میں کھوا بن فروخت کر رہے تھے۔ چند یوٹیوبرس نے محض ویوز اور لائکس کی خاطر انہیں گھیر لیا اور ان پر فوڈ جہاد کا بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے ہراساں کیا۔ ولی کو سرِ عام مجبور کیا گیا کہ وہ ثابت کرنے کے لئے کہ کھانا محفوظ ہے اسے خود کھا کر دکھائے۔ ناگا بابو نے ولی کے ساتھ اپنی تصویر شیئر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم چھوٹے تاجروں کا ساتھ نہیں دے سکتے تو کم از کم ان کا رزق چھیننے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے ولی کو ذاتی طور پر 25 ہزار روپے کی مالی مدد دی اور کہا کہ موجودہ حکومت ایسے تمام چھوٹے تاجروں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ناگا بابو نے مزید کہا کہ روزگار کی خاطر کھوا بن فروخت کرنے والے ایک عام شہری کو خوفزدہ کرنا اچھی روایت نہیں ہے اور اس واقعہ کے بعد بہت سے چھوٹے تاجر تشویش کا شکار ہو گئے تھے یہاں تک کہ ولی شیوراتری کے موقع پر اپنا کاروبار نہیں کر سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کھانے پینے کی اشیاء کے معیار کی جانچ کے لئے فوڈ سیفٹی اتھارٹی موجود ہے اور اگر کسی کو کوئی شک ہو تو وہ متعلقہ حکام سے رجوع کر سکتا ہے۔

بہار حکومت ایتھنول کی خریداری بڑھانے کا مطالبہ کرے گی

وزیر صنعت نے رکن اسمبلی شیام رجک کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں کوئی بھی ایتھنول پلانٹ بند نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر کے مہینے میں 23 سے 31 تاریخ کے درمیان کچھ پلانٹس مینٹیننس کے لیے سات دن تک بند رہے تھے، لیکن حکومت کے پاس کسی بھی پلانٹ کے طویل شٹ ڈاؤن کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار حکومت نے ایتھنول کمپنیوں کو راحت اور انسنٹیو فراہم کرنے کے لیے 1700 کروڑ روپے کا انتظام کیا ہے، جس کے تحت ان کی مدد کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل آج قلیل مدتی سوال کرتے ہوئے رکن اسمبلی شیام رجک نے 30 دسمبر 2025 کو ایک مقامی ہندی روزنامے میں شائع ہونے والی خبر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بہار میں ایتھنول کی خرید میں کمی کے فیصلے کے باعث اس کی پیداوار کرنے والے پلانٹس بند ہو رہے ہیں، جس کے نتیجے میں صنعت قائم کرنے والوں پر قرض کا بوجھ بڑھ رہا ہے، ان کی سرمایہ کاری ڈوب رہی ہے اور بڑی تعداد میں مزدور بے روزگار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 8 دسمبر کو وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ نے بکسر ضلع میں ایک صنعتی ادارے کے موقع پر یقین دہانی کرائی تھی کہ حکومت ایتھنول کی پیداوار کی سو فیصد خرید کا انتظام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اس یقین دہانی کے بعد ریاست میں کسانوں نے مکئی کی پیداوار بڑھا دی ہے لیکن ایتھنول کی خرید کم ہونے کے باعث صنعت کاروں نے ان سے مکئی کی خرید بند کر دی ہے اور کسان اپنی فصل لاگت سے بھی کم قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ رکن اسمبلی شیام رجک نے دیگر ریاستوں میں حکومت کی جانب سے ایتھنول خرید کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر میں حکومت 50 فیصد، مدھیہ پردیش میں 53 فیصد، جھارکھنڈ میں 57 فیصد، کرناٹک میں 58 فیصد، ہماچل پردیش میں 72 فیصد، پنجاب میں 65 فیصد، ہریانہ میں 70 فیصد اور مغربی بنگال میں 67 فیصد ایتھنول کی خرید کی جا رہی ہے۔

پرینکا گاندھی 19-18 فروری کو آسام کے دورے پر رہیں گی

نئی دہلی: کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا 18 اور 19 فروری کو آسام کے دو روزہ دورے پر ریاستی کانگریس کمیٹی کے رہنماؤں اور عہدیداروں کے ساتھ اہم اجلاسوں میں شرکت کریں گی۔ پارٹی ذرائع کے مطابق پرینکا گاندھی 18 فروری کو گوہاٹی کے راجیو بھون پہنچیں گی، جہاں وہ اسکریننگ کمیٹی، سیاسی امور کی کمیٹی اور مختلف ضلع کانگریس کمیٹیوں کے صدور کے ساتھ ملاقات کریں گی۔ اس کے علاوہ وہ ارکانِ اسمبلی، شمال مشرقی کانگریس رابطہ سے جڑے رہنماؤں اور اتحادی تنظیموں کے نمائندوں سے بھی گفتگو کریں گی۔ محترمہ واڈرا کے اس دورے کا اہم پہلو رہنماؤں کے ساتھ ان کی 'ون-ٹو-ون ملاقاتیں' ہوں گی، جن میں وہ تنظیم کی مضبوطی، آئندہ انتخابی حکمتِ عملی اور زمینی مسائل پر تفصیل سے بات کریں گی۔ اس دوران 19 فروری کو وہ کارگزار صدور، ارکانِ پارلیمنٹ اور مختلف محاذوں و محکموں کے عہدیداروں کے ساتھ اجلاس کریں گی۔

اے آئی سمٹ کے نتائج ترقی پسند، اختراعی اور مواقع سے بھرپور مستقبل کی تعمیر کریں گے: وزیر اعظم

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر سے یہاں شروع ہونے والی مصنوعی ذہانت کانفرنس 'اے آئی امپیکٹ سمٹ' میں شرکت کرنے والے دنیا بھر کے نمائندوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس کانفرنس کے نتائج ایک ترقی پسند، اختراعی اور مواقع سے بھرپور مستقبل کی تعمیر میں معاون ثابت ہوں گے۔ سمٹ، جس کا موضوع "سروجن ہتائے، سروجن سکھائے - سب کی فلاح و بہبود، سب کی خوشی" ہے، جو انسان پر مرکوز ترقی اور جامع ترقی کے لیے مصنوعی ذہانت کو بروئے کار لانے کے ہندوستان کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، زراعت، حکمرانی اور صنعت کاری سمیت متنوع شعبوں میں اے آئی کے تبدیلی لانے والے رول پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ سمٹ میں ہونے والی بات چیت اختراع، تعاون اور مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ استعمال پر عالمی گفتگو کو تقویت بخشے گی، جو ایک ایسے مستقبل کی تشکیل کرے گی جو ترقی پسند، اختراعی اور مواقع پر مبنی ہو۔ وزیر اعظم مودی نے عالمی اے آئی تبدیلی میں ہندوستان کی قیادت پر زور دیا، جو اس کے 1.4 بلین لوگوں کی طاقت، مضبوط ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، متحرک اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اور جدید ترین تحقیق سے تقویت یافتہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مصنوعی ذہانت میں ہندوستان کی پیش رفت خواہشات اور ذمہ داری دونوں کی عکاسی کرتی ہے، جس سے ملک تکنیکی ترقی میں سب سے آگے ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک سلسلہ وار پوسٹ کا اشتراک کرتے ہوئے کہا کہ اے آئی پر بات چیت کرنے کے لیے دنیا کو ایک جگہ یکجا کیا جا رہا ہے! 'آج سے دہلی کے بھارت منڈپم میں ہندوستان اے آئی امپیکٹ سمٹ کی میزبانی کر رہا ہے۔ میں اس سمٹ کے لیے دنیا بھر کے عالمی رہنماؤں، صنعت کے قائدین، اختراع کاروں، پالیسی سازوں، محققین اور ٹیک کے شوقین افراد کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ سمٹ کا موضوع سروجن ہتائے، سروجن سکھائے یعنی سب کی فلاح و بہبود، سب کی خوشی ہے، جو انسان پر مرکوز ترقی کے لیے مصنوعی ذہانت کو بروئے کار لانے کے ہمارے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اے آئی آج صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، زراعت، حکمرانی اور صنعت کاری سمیت کئی شعبوں میں تبدیلی لا رہا ہے۔ اے آئی امپیکٹ سمٹ اے آئی کے متنوع پہلوؤں، جیسے اختراع، تعاون، ذمہ دارانہ استعمال اور دیگر موضوعات پر عالمی گفتگو کو تقویت بخشے گا۔ مجھے یقین ہے کہ سمٹ کے نتائج ایک ایسے مستقبل کی تشکیل میں مدد کریں گے جو ترقی پسند، اختراعی اور مواقع پر مبنی ہو۔" میں ہندوستان کے 1.4 ارب لوگوں کا شکر گزار ہوں، ہمارا ملک مصنوعی ذہانت کی تبدیلی میں صف اول میں ہے۔ ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے سے لے کر ایک متحرک اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اور جدید ترین تحقیق تک، اے آئی میں ہماری پیش رفت عزائم اور ذمہ داری دونوں کی عکاسی کرتی ہے۔"

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ہندوستان سے شکست کے بعد پاکستان میں زبردست غصہ

کئی سابق کرکٹرس نے بابر اعظم۔ شاہین آفریدی کو باہر کرنے کا کیا مطالبہ

سابق کپتان شاہد آفریدی نے پاکستان کی شکست پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ بابر اعظم، شاداب خان اور شاہین شاہ آفریدی کو دوبارہ ٹی-20 ٹیم میں منتخب نہیں کرتے۔ٹی-20 عالمی کپ میں ہندوستان سے ملی 61 رنوں کی شکست کے بعد پاکستان کرکٹ میں اتھل پتھل والے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔عوام کے ساتھ ساتھ سابق پاکستانی کرکٹرس میں بھی اس شکست کے بعد غصہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔کولمبو میں کھیلے گئے اس مقابلہ میں ہندوستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 175 رن بنائے، جس کے جواب میں پاکستانی ٹیم 18 اووروں میں 114 رنوں پر ہی سمٹ گئی۔ اس شکست کے بعد پاکستان کے سابق کپتان بابر اعظم کی خوب تنقید ہو رہی ہے۔کئی سابق کرکٹرس نے انھیں ٹی-20 ٹیم سے باہر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔پاکستان کے سابق کپتان شاہد آفریدی نے ٹیم کی خراب کارکردگی پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے سخت ردعمل ظاہر کیا۔انھوں نے کہا کہ اگر ان کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ بابر اعظم، شاداب خان اور شاہین شاہ آفریدی کو دوبارہ ٹی-20 ٹیم میں منتخب نہیں کرتا۔ان کا ماننا ہے کہ اب اس فارمیٹ میں نوجوانوں کو موقع دینے کا وقت آ گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ اس میچ میں شاہین نے 2 اوورس میں 31 رن دیے، جبکہ بابر اعظم محض 5 رن بنا کر آؤٹ ہو گئے۔شاداب خان نے گیند بازی میں ایک اوور میں 17 رن لٹا دیے، اور بلے بازی میں 15 گیندوں پر 14 رن ہی بنا پائے۔پاکستانی ٹیم کی مایوس کن کارکردگی پر سابق کپتان جاوید میاں داد نے بھی اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔انھوں نے کہا کہ بڑے میچوں میں پاکستان دباؤ برداشت کرنے میں ناکام رہا۔بابر کے حامی تصور کیے جانے والے محمد یوسف بھی یہ ماننے پر مجبور ہوئے کہ اس شکست کے بعد بابر اور شاہین کا ٹی-20 کیریئر ختم ہو جانا چاہیے۔بابر کے ناقد احمد شہزاد نے بھی ان کی کارکردگی کو بہت خراب ٹھہرایا۔اس معاملہ میں سابق کپتان معین خان کا کہنا ہے کہ موجودہ وقت میں ہندوستان کسی بھی فارمیٹ میں پاکستان سے بہتر ٹیم ہے۔انھوں نے پلیئنگ الیون پر بھی سوال اٹھائے اور پوچھا کہ 6 اسپنروں کے ساتھ اترنے کا کیا مطلب تھا؟ فہیم اشرف سے گیند بازی نہ کرائے جانے پر وہ سخت حیران نظر آئے۔اس درمیان سابق تیز گیند باز وقار یونس نے کہا کہ پاکستان نے میچ پہلی ہی اننگ میں گنوا دیا تھا۔ان کے مطابق جب سوریہ کمار یادو کی قیادت میں ہندوستان نے 175 رن بنا لیے، تبھی مقابلہ پاکستان کی گرفت سے باہر ہو گیا تھا۔انھوں نے ہندوستانی کپتان کے ذریعہ اسپنروں کے بہترین استعمال کی تعریف بھی کی۔

سی ایم بھگونت مان ہندوستانی ٹیم کو مبارکباد دی

چنڈی گڑھ: کولمبو میں اتوار کو کھیلے گئے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے میچ میں ہندوستانی ٹیم نے پاکستان کو 61 رنز سے شکست دے دی۔ پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان نے ہندوستانی ٹیم کو پاکستان کے خلاف شاندار فتح اور سپر 8 مرحلے کیلئے کوالیفائی کرنے پر مبارکباد دی۔ مان نے انسٹاگرام پر لکھا، بھارت نے ٹی 20 ورلڈ کپ کے میچ میں پاکستان کو 61 رنز کے بڑے مارجن سے شکست دے کر شاندار فتح حاصل کی ہے ۔اس جیت کے ساتھ ہی، ہندوستانی ٹیم مسلسل تین میچ جیت کر گروپ اے کے پوائنٹس ٹیبل میں سب سے اوپر پہنچ گئی ہے، سپر 8 مرحلے کے لیے کوالیفائی کرنے والی پہلی ٹیم بن گئی ہے۔ تمام ہندوستانی ٹیم کو بہت بہت مبارک ہو۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان اتوار کو ہونے والے میچ کو دنیا بھر میں کروڑوں کرکٹ شائقین نے دیکھا۔ شائقین کو دلچسپ مقابلے کی توقع تھی لیکن پاکستانی ٹیم بھی بھارتی ٹیم کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔ بھارت نے یک طرفہ میچ جیت کر ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں پاکستان کے خلاف اپنا ریکارڈ مزید مضبوط کرتے ہوئے 8-1 سے کامیابی حاصل کی۔ میچ کے حوالے سے بات کی جائے تو پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا۔ ہندوستانی ٹیم نے وکٹ کیپر بلے باز ایشان کشن کے 40 گیندوں پر 77 رنز، سوریہ کمار یادیو کے 32، شیوم دوبے کے 27، اور تلک ورما کے 25 رنز کی مدد سے 7 وکٹوں پر 175 رنز بنائے۔

ہند، پاک میچ کو بڑا کہنا غلط ہے: سورو گنگولی

کولکتہ: سابق بھارتی کرکٹ کپتان سورو گنگولی نے کہا ہے کہ پاک بھارت میچ کو بڑا کہنا غلط ہے۔

پاکستان بھارت کے خلاف انتہائی کمزور ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے میچ کے نتائج بھارت کے حق میں رہے ہیں۔ آئی اے این ایس کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں سورو گنگولی نے کہا، ہندوستان اور پاکستانی کرکٹ ٹیموں میں بہت فرق ہے۔ ہندوستانی ٹیم بہت مضبوط ہے۔ بلے بازی، باؤلنگ اور فیلڈنگ سمیت ہر پہلو میں، ٹیم انڈیا پاکستان سے زیادہ مضبوط ہے۔ ٹیم کا نظم وضبط بھی اچھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت پاکستان میچ اب بڑا میچ نہیں رہا، اب اسے بڑا میچ کہنا درست نہیں، جاوید میانداد، سعید انور، وسیم اکرم، اور انضمام الحق کے دور میں پاکستانی ٹیم مضبوط تھی، اور میچز مسابقتی تھے، اب پاک بھارت میچ پہلے کی طرح نہیں رہے، میری رائے میں آج بھارت پاکستان کا سب سے بڑا میچ نہیں رہا۔ انڈیا-آسٹریلیا، انڈیا-جنوبی افریقہ، اور انڈیا-انگلینڈ۔" ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے فائنل میں ہندوستان اور پاکستان کے دوبارہ آمنے سامنے ہونے کے امکان کے بارے میں گنگولی نے کہا کہ کرکٹ میں کچھ بھی ممکن ہے لیکن پاکستان کی موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے ان کے لیے فائنل میں پہنچنا مشکل ہے۔ پاکستان کے خلاف میچ میں گنگولی نے ایشان کشن اور شیوم دوبے کی بیٹنگ کی تعریف کی۔ انہوں نے باؤلرز کی بھی تعریف کی اور سب کے تعاون کو سراہا۔ میچ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بھارت نے وکٹ کیپر بلے باز ایشان کشن کے 40 گیندوں پر 77، سوریہ کمار یادیو کے 32، شیوم دوبے کے 27 اور تلک ورما کے 25 رنز کی بدولت 7 وکٹوں پر 175 رنز بنائے۔ پاکستان 18 اوورز میں 114 رنز بنا کر آؤٹ ہو گیا۔ ہاردک پانڈیا، جسپریت بمراہ، اکسر پٹیل اور ورون چکرورتی نے دو دو جبکہ کلدیپ یادیو اور تلک ورما نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ ایشان کشن میچ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

بھارت نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں پاکستان کے خلاف ۸رویں جیت کے ساتھ انوکھا ریکارڈ قائم کر دیا

کولمبو: آر پریماداسا اسٹیڈیم میں کھیلے گئے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے 27ویں میچ میں بھارت نے پاکستان کو 61 رنز سے شکست دے دی۔ اس کے ساتھ ہی ٹیم انڈیا نے ٹی 20 ورلڈ کپ میں پاکستان کے خلاف آٹھ میچوں میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں کسی ایک ٹیم کے خلاف سب سے زیادہ جیت کا ریکارڈ ہے۔ بھارت نے پاکستان کے خلاف اب تک کل نو میچز کھیلے ہیں جن میں سے آٹھ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہندوستان نے ان میں سے ایک میچ سپر اوور میں جیتا تھا۔ دوسری طرف، پاکستان نے 2021 میں ہندوستان کے خلاف اپنا واحد ٹی 20 ورلڈ کپ میچ جیتا ہے۔ آسٹریلیا (بمقابلہ بنگلہ دیش)، پاکستان (بمقابلہ بنگلہ دیش)، سری لنکا (بمقابلہ ویسٹ انڈیز)، اور ویسٹ انڈیز (بمقابلہ انگلینڈ) ٹی 20 ورلڈ کپ میں کسی حریف کے خلاف سب سے زیادہ جیت کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہیں۔ اس میچ میں بھارت نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے سات وکٹوں کے نقصان پر 175 رنز بنائے۔ ٹیم انڈیا کے لیے ایشان کشن نے 40 گیندوں میں 3 چھکوں اور 10 چوکوں کی مدد سے 77 رنز بنائے۔

راشد خان نے تاریخ رقم کی، ٹی ۲۰ رمیں ۷۰۰ روکٹ مکمل

ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں یو اے ای کے خلاف کھیلے گئے میچ میں یہ کارنامہ انجام دیا

افغانستان کے کپتان راشد خان ٹی ۲۰ رکرکٹ میں ۷۰۰ روکٹ لینے والے پہلے گیند باز بن گئے ہیں۔ انہوں نے ٹی ۲۰ رورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں پیر کے روز نئی دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں یو اے ای کے خلاف کھیلے گئے میچ میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ افغانستان کے کپتان راشد خان ٹی ۲۰ رکرکٹ میں ۷۰۰ ر وکٹ لینے والے پہلے گیند باز بن گئے ہیں۔ انہوں نے ٹی ۲۰ رورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں پیر کے روز نئی دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں یو اے ای کے خلاف کھیلے گئے میچ میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ راشد نے یو اے ای کی اننگز کے ۱۶رویں اوور میں محمد عرفان کو آؤٹ کر کے ٹی ۲۰ رمیں اپنی ۷۰۰ رویں وکٹ حاصل کیا۔ عرفان نے ریورس سویپ کھیلنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور ہٹ وکٹ ہو گئے۔ راشد نے گزشتہ ہفتے احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں جنوبی افریقہ کے خلاف کھیلے گئے میچ میں اپنی ۶۹۸ رویں اور ۶۹۹ رویں وکٹ حاصل کیا تھا۔ لیگ اور بین الاقوامی کرکٹ کو ملا کر ٹی ۲۰ رفارمیٹ میں سب سے زیادہ وکٹ راشد خان کے بعد ویسٹ انڈیز کے سابق آل راؤنڈر ڈوین براوو کے نام ہیں، جنہوں نے ۶۳۱ روکٹ حاصل کیے۔ تیسرے نمبر پر ویسٹ انڈیز کے اسپنر سنیل نارائن ہیں، جن کے نام ۶۱۳ روکٹ درج ہیں۔ راشد نے بین الاقوامی ٹی ۲۰ رمیں بھی سب سے زیادہ وکٹ (۱۹۱ ررن) حاصل کیے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے سابق تیز گیند باز ٹم ساؤدی (۱۶۴ روکٹ) اور لیگ اسپنر (ایش سوڈھی ۱۶۲ روکٹ) بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ گزشتہ ہفتے راشد خان نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ۷۰۰ روکٹ ہوں یا کوئی بھی سنگ میل، میرا سفر جاری رہے گا۔ میں نے اپنے ذہن میں کوئی ہدف مقرر نہیں کیا کہ ۷۰۰ روکٹوں پر رک جاؤں گا۔ جب میں ورلڈ کپ میں قومی ٹیم کے لیے کھیلتا ہوں تو سو فیصد کوشش کرتا ہوں اور جب ٹیم کو ضرورت ہوتی ہے تو وکٹ حاصل کرتا ہوں۔ یو اے ای کے خلاف میچ میں افغانستان نے ۵ روکٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ یو اے ای نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ۹ روکٹوں پر ۱۶۰ ررنز بنائے تھے۔ افغانستان نے ۱۹ء۲ راوورز میں ۵ روکٹوں پر ۱۶۲ ررنز بنا کر میچ اپنے نام کیا۔ راشد نے اس میچ میں ایک وکٹ حاصل کیا۔

ٹی ۲۰ رورلڈ کپ: کالی آندھی' کا طوفان برقرار، نیپال بھی بہہ گیا

آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ رورلڈ کپ کے ۲۵ رویں میچ میں ویسٹ انڈیز نے نیپال کو یکطرفہ مقابلے کے بعد ۹ روکٹوں سے دھول چٹادی۔ اس فتح کے ساتھ ہی کالی آندھی نے ٹورنامنٹ میں اپنی جیت کی ہیٹ ٹرک مکمل کر لی ہے

آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ رورلڈ کپ کے ۲۵ رویں میچ میں ویسٹ انڈیز نے نیپال کو یکطرفہ مقابلے کے بعد ۹ روکٹوں سے دھول چٹادی۔ اس فتح کے ساتھ ہی کالی آندھی نے ٹورنامنٹ میں اپنی جیت کی ہیٹ ٹرک مکمل کر لی ہے اور سپر ۸ رمرحلے کے لیے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ ۱۳۴ ررنز کے تعاقب میں ویسٹ انڈین اوپنرز برینڈن کنگ اور شائی ہوپ نے ۴۳ ررنز کا پراعتماد آغاز فراہم کیا۔ چھٹے اوور میں برینڈن کنگ کی وکٹ گرنے کے بعد شمرون ہٹمائر میدان میں آئے۔ کپتان نے ذمہ دارانہ کھیل پیش کرتے ہوئے ۴۴ رگیندوں پر ۵ رچوکوں اور ۳ رچھکوں کی مدد سے ۶۱ ررنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ ہٹمائر نے جارحانہ انداز اپنایا اور ۳۲ رگیندوں پر ۴ رچوکوں اور ۲ رچھکوں کے ساتھ ۴۶ ررنز بنا کر ٹیم کو ۱۵ء۲ راوورز میں ہی ہدف تک پہنچا دیا۔ ان دونوں کے درمیان دوسرے وکٹ کے لیے ۹۱ ررنز کی ناٹ آؤٹ شراکت قائم ہوئی۔ اس سے قبل ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا جو بالکل درست ثابت ہوا۔ نیپال کے بلے باز ویسٹ انڈین پیس اٹیک کے سامنے کھل کر نہ کھیل سکے اور مقررہ ۲۰ راوورز میں ۸ روکٹوں کے نقصان پر ۱۳۳ ررنز ہی بنا سکے۔ نیپال کی جانب سے دیپندر سنگھ ایری نے سب سے زیادہ ۵۸ ررنز بنا کر ٹیم کو سہارا دیا۔ اننگز کے اختتام پر کامی نے ۱۵ رگیندوں پر ۲۶ ررنز کی تیز رفتار اننگز کھیلی۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے تجربہ کار جیسن ہولڈر سب سے کامیاب بولر رہے، جنہوں نے صرف ۲۷ ررنز دے کر ۴ روکٹ حاصل کیے۔ ان کے علاوہ اکیل حسین، میتھیو فورڈ، شمار جوزف اور روسٹن چیز نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ہندوستانی خواتین ٹیم نے سڈنی میں کھیلے گئے سیریز کے پہلے ٹی ۲۰ میچ میں آسٹریلیا کو شکست دے کر سیریز میں ۰-۱ رکی برتری حاصل کر لی ہے۔ بارش سے متاثرہ اس میچ میں ہندوستان نے ڈک ورتھ لوئس سسٹم کے تحت ۲۱ ررنز سے کامیابی سمیٹی۔ اروندھتی ریڈی کوان کی شاندار بولنگ پر پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ ۱۳۴ ررنز کے ہدف کے تعاقب میں ہندوستانی اوپنرز اسمرتی مندھانا اور شیفالی ورما نے ٹیم کو ۳۳ ررنز کا تیز آغاز فراہم کیا۔ شیفالی ورما نے جارحانہ انداز اپناتے ہوئے ۲۲ ررنز بنائے لیکن پانچویں اوور میں آؤٹ ہو گئیں۔ جب چھٹے اوور میں بارش شروع ہوئی تو ہندوستان نے ایک وکٹ کے نقصان پر ۵۰ ررنز بنا لیے تھے۔

گھوس خور پنڈت'' کی مشکلات میں اضافہ، شکایت درج

اداکار ویبھو پاٹھک نے شکایت درج کروائی

''گھوس خور پنڈت'' کے عنوان کے تنازع پر سپریم کورٹ میں سماعت جاری ہے۔ نیٹ فلکس نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ فلم کا نام بدل دیا جائے گا اور قابل اعتراض مواد ہٹا دیا جائے گا۔ لیکن اس دوران ایک اداکار نے فلمسازوں کے خلاف نئی شکایت درج کروائی ہے۔ اداکار نے جبل پور کی ضلعی عدالت میں کیس دائر کیا ہے۔ منوج باجپائی کی فلم ''گھوس خور پنڈت'' کی مشکلات کم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔ حال ہی میں اس معاملے پر سپریم کورٹ نے سخت رویہ اختیار کیا ہے اور فلم کے عنوان کو بدلنے کا حکم دیا ہے۔ اب ''گھوس خور پنڈت'' کے خلاف جبل پور کی ضلعی عدالت میں بھی شکایت دائر کی گئی ہے۔ شکایت میں فلم کے عنوان کو برہمن کمیونٹی کے لیے توہین آمیز اور قابل اعتراض بتایا گیا ہے۔ جبل پور کی ضلعی عدالت میں فلم ''گھوس خور پنڈت'' کے بارے میں نئی شکایت درج کی گئی ہے۔ شکایت اسکرپٹ رائٹر، فلم کے اداکار اور جوتیش پنڈت ویبھو پاٹھک نے درج کروائی ہے۔ وابھو پاٹھک نے شکایت میں کہا ہے کہ فلم کا عنوان برہمن کمیونٹی کے لیے توہین آمیز اور قابل اعتراض ہے۔ معاملے کی سماعت کے دوران ۲۰ رفروری کو فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں بیان درج کیے جائیں گے۔ شکایت میں فلم کے پروڈیوسر نیرج پانڈے اور اوٹی ٹی پلیٹ فارم نیٹ فلکس کے چیف رڈیبسنگر سمیت دیگر مواد کے ذمہ داران کو مجوزہ ملزمین بنایا گیا ہے۔ فی الحال عدالت میں کیس کی کارروائی جاری ہے اور اگلی سماعت کے بعد قانونی صورتحال واضح ہو جائے گی۔ بتا دیں کہ ۱۲ رفروری کو بھی سپریم کورٹ نے فلم کے میکرز کو ڈانٹ پلائی تھی۔ عدالت کا کہنا تھا کہ اظہار رائے کی آزادی کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ کسی خاص کمیونٹی کو نشانہ بنایا جائے، اور یہ سوال کیا کہ عنوان میں ''پنڈت'' کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا۔ عدالت نے پروڈیوسرز کو ہدایت دی کہ وہ ایک حلف نامہ جمع کروائیں جس میں وضاحت ہو کہ فلم کا نام کسی کمیونٹی یا طبقے کی توہین نہیں کرتا۔ عدالت نے کہا کہ فلم کا عنوان تبدیل کرنے کے بعد ہی فلم ریلیز کی جائے۔ میکرز نے بھی سوشل میڈیا پر فلم کے عنوان کے بارے میں وضاحت پیش کی اور نیٹ فلکس سے فلم سے متعلق تمام پروموشنل مواد ہٹا دیا ہے۔ تمام پلیٹ فارمز سے فلم کے پوسٹر اور ریلیز ٹیسر ہٹا لیے گئے ہیں۔ اگرچہ اب تک میکرز کی جانب سے نئے عنوان کا اعلان نہیں ہوا، لیکن فلم پہلے ہی ایک نئے تنازع میں پھنس چکی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میکرز نئے عنوان کے ساتھ واپس آتے ہیں یا فلم کو مکمل طور پر روک دیا جائے گا۔

راہل یا مودی؟ پسندیدہ لیڈر کون؟ تاپسی پنو کے جواب پر تنازع

بالی ووڈ اداکارہ تاپسی پنو نے ٹی وی نائن کے ایک انٹرویو کے دوران وزیرِاعظم نریندر مودی کو اپنا ''پسندیدہ لیڈر'' قرار دے کر تنازع کھڑا کر دیا

بالی ووڈ اداکارہ تاپسی پنو ایک حالیہ ٹی وی انٹرویو کے بعد سوشل میڈیا پر موضوعِ بحث بن گئی ہیں۔ ٹی وی ۹ر بھارت ورش کے ایک ریپڈ فائر سیشن کے دوران انہوں نے وزیرِاعظم نریندر مودی کو اپنا ''پسندیدہ لیڈر'' قرار دیا، جبکہ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کا نام لینے سے گریز کیا۔ انٹرویو کے دوران جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ نریندر مودی اور راہل گاندھی میں سے کس کو ترجیح دیں گی، تو تاپسی نے فوری طور پر مودی کا نام لیا۔ تصویریں اسکرین پر آتے ہی وہ مودی کی تصویر کے پاس جاتی ہیں، اسے چھو کر ''پرنام'' کرتی ہیں اور پھر مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہتی ہیں، ''مجھے بھارت میں ہی رہنا ہے۔'' ان کا یہ جملہ تیزی سے وائرل ہو گیا اور مختلف پلیٹ فارمز پر بحث کا سبب بن گیا۔ سوشل میڈیا پر ردِعمل ملا جلا رہا۔ بعض صارفین نے اسے ایک ہلکے پھلکے ریپڈ فائر سوال کا مزاحیہ جواب قرار دیا، جبکہ دیگر نے اسے سیاسی اشارہ سمجھا۔ کچھ ناقدین نے کہا کہ ایک عوامی شخصیت کو اس طرح کے بیانات دیتے وقت محتاط رہنا چاہیے، خاص طور پر جب ملک کا سیاسی ماحول حساس ہو۔ خیال رہے کہ تاپسی پنو ماضی میں سماجی اور سیاسی موضوعات پر اپنی رائے کے اظہار کے لیے جانی جاتی رہی ہیں۔ ان کی فلمیں اکثر سماجی مسائل کو اجاگر کرتی ہیں اور وہ کئی مواقع پر خواتین کے حقوق اور اظہارِ رائے کی آزادی جیسے موضوعات پر بول چکی ہیں۔ اسی لیے ان کے حالیہ بیان کو بھی مختلف زاویوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ ٹی وی ۹ر بھارت ورش کا یہ انٹرویو ایک ریپڈ فائر سوال و جواب پر مبنی تھا، جس میں مہمان سے فوری ردِعمل کی توقع کی جاتی ہے۔ ایسے فارمیٹ میں اکثر جوابات سنجیدہ کم اور تفریحی زیادہ ہوتے ہیں، تاہم بعض اوقات یہی جملے تنازع کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں مشہور شخصیات کے بیانات فوری طور پر وائرل ہو جاتے ہیں اور انہیں سیاق و سباق سے ہٹ کر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریپڈ فائر جیسے فارمیٹس میں دیے گئے مختصر جوابات بھی بڑے مباحث کو جنم دے سکتے ہیں۔ تاپسی کی جانب سے اس بیان پر اب تک کوئی وضاحت جاری نہیں کی گئی۔ تاہم ان کے مداحوں کا کہنا ہے کہ اس تبصرے کو ہلکے انداز میں لیا جانا چاہیے، کیونکہ یہ ایک تفریحی انٹرویو کا حصہ تھا۔ یہ واقعہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ سیاسی شخصیات کے ناموں سے جڑا ہر بیان فوری طور پر عوامی بحث کا حصہ بن سکتا ہے، خاص طور پر جب وہ کسی معروف فلمی ستارے کی جانب سے دیا جائے۔

ڈان ۳ رپر قیاس آرائیاں، کیا فرحان اختر خود بنیں گے ڈان؟

فرحان اختر کی فلم ''ڈان ۳'' ان دنوں خبروں میں ہے، خاص طور پر رنویر سنگھ کے مبینہ طور پر پروجیکٹ سے الگ ہونے کے بعد۔ قانونی تنازع اور کاسٹنگ سے متعلق افواہوں کے بیچ اب یہ قیاس آرائیاں سامنے آ رہی ہیں کہ فرحان اختر خود مرکزی کردار ادا کر سکتے ہیں

بالی ووڈ کی مشہور فرنچائز ''ڈان ۳'' ایک بار پھر خبروں میں ہے، مگر اس بار وجہ فلم کی ریلیز نہیں بلکہ اس کے گرد گردش کرتی افواہیں اور قانونی تنازعات ہیں۔ ہدایتکار اور پروڈیوسر فرحان اختر کی اس فلم کے حوالے سے کئی قیاس آرائیاں سامنے آ رہی ہیں، خاص طور پر اس وقت جب اداکار رنویر سنگھ کے پروجیکٹ سے مبینہ طور پر الگ ہونے کی خبریں آئیں۔ رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ کے فلم سے باہر ہونے کے بعد ان کی جگہ کسی اور اداکار کو کاسٹ کرنے کے حوالے سے مختلف نام زیرِ گردش آئے۔ بعض حلقوں میں یہ بھی کہا گیا کہ فلم کو عارضی طور پر روک دیا گیا ہے۔ اس دوران رنویر سنگھ اور پروڈکشن ہاؤس ایکسل انٹرٹینمنٹ کے درمیان مالی معاملات پر اختلافات کی خبریں بھی سامنے آئیں۔ اطلاعات کے مطابق اداکار سے مبینہ مالی نقصان کی تلافی کا مطالبہ کیا گیا، جس کے بعد معاملہ قانونی رخ اختیار کرتا دکھائی دیا۔ اسی کشمکش کے دوران افواہیں پھیلیں کہ مرکزی کردار کے لیے شاہ رخ خان اور رتیک روشن سے رابطہ کیا گیا ہے۔ تاہم ذرائع کے مطابق نہ تو شاہ رخ خان کو باضابطہ طور پر پیشکش کی گئی اور نہ ہی رتیک روشن نے اس حوالے سے کوئی سنجیدہ بات چیت کی۔ رتیک نے اپنے نام کو غیر ضروری طور پر تنازع سے جوڑے جانے پر وضاحت بھی کی۔ ذرائع دکن کرانیکل کو بتایا کہ فرحان اختر اس فرنچائز سے دستبردار ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ ان کے مطابق ''ڈان'' فرنچائز اختر کے لیے نہایت اہم ہے اور چونکہ وہ خود اس کے پروڈیوسر اور ہدایتکار ہیں، اس لیے وہ اسے آسانی سے چھوڑنے والے نہیں۔ ذریعہ نے مزید کہا کہ ممکن ہے فرحان اختر خود ہی مرکزی کردار ادا کرنے کا فیصلہ کریں، کیونکہ کسی نئے اداکار کے لیے اس کلٹ کردار کو سنبھالنا آسان نہیں ہوگا۔ ''ڈان'' فرنچائز کی پہلی دو فلموں نے باکس آفس پر نمایاں کامیابی حاصل کی تھی اور شائقین میں اس سیریز کی خاصی مقبولیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ''ڈان ۳'' کے بارے میں پھیلنے والی افواہوں نے مداحوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ بار بار بدلتی خبروں اور غیر یقینی صورتحال نے فلم کے مستقبل پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اگر واقعی فرحان اختر خود ڈان کا کردار ادا کرتے ہیں تو یہ فرنچائز کے لیے ایک بڑی تبدیلی ہوگی۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ جرات مندانہ ہوگا، کیونکہ ڈان کا کردار پہلے ہی ایک مضبوط اور یادگار شناخت رکھتا ہے۔ تاہم بعض مداح اس تبدیلی کو ایک نئے انداز میں دیکھنے کے خواہشمند بھی ہیں۔ فی الحال ''ڈان ۳'' کے حوالے سے کوئی باضابطہ اعلان سامنے نہیں آیا، مگر قیاس آرائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ فلم کے مستقبل، کاسٹ اور ریلیز ٹائم لائن کے بارے میں واضح تصویر تبھی سامنے آئے گی جب میکرز کی جانب سے سرکاری بیان جاری کیا جائے گا۔ تب تک مداحوں کو انتظار کرنا ہوگا کہ آیا فرحان اختر خود ڈان بنیں گے یا کسی نئے چہرے کو اس مشہور کردار کے لیے منتخب کیا جائے گا۔

یامی گوتم کی دھرندھر دی ریونج میں آمد، ایک نئی بحث

ممبئی: بالی ووڈ اداکارہ یامی گوتم کی فلم دھرندھر: دی ریونج میں مختصر کردار میں آمد نے سوشل میڈیا پر نئی بحث چھیڑ دی ہے، جہاں گفتگو کا مرکز نیپوٹزم اور فلمی صنعت میں تخلیقی فیصلے بن گئے ہیں۔ یہ ایکشن تھرلر بلاک بسٹر فلم دھرندھر کا سیکوئل ہے اور اس کی ہدایت کاری آدتیہ دھر کر رہے ہیں، جو یامی گوتم کے شوہر بھی ہیں۔ رنویر سنگھ کی مرکزی اداکاری سے سجی یہ فلم 19 مارچ 2026 کو سنیما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ انڈسٹری رپورٹس کے مطابق یامی

گوتم نے فلم کے لیے تقریباً پانچ دن کی شوٹنگ مکمل کی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان کا کردار مختصر ہونے کے باوجود کہانی میں اہم موڑ لاتا ہے اور اس میں ایکشن سے بھرپور مناظر شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق یامی کا کردار ناظرین پر گہرا اثر چھوڑنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ ایک ذرائع نے دعویٰ کیا کہ اگرچہ یہ کیمیو ہے، مگر کہانی کے لیے نہایت اہم ہے اور اس میں شدید ایکشن سیکوئنس شامل ہیں۔ یامی گوتم اس سے قبل آدتیہ دھر کے ساتھ اُڑی: دی سرجیکل اسٹرائیک، آرٹیکل 370 اور دھوم دھام جیسی فلموں میں کام کر چکی ہیں۔ رپورٹ منظرِ عام پر آنے کے بعد مداحوں کی آرا تقسیم نظر آئیں۔ کچھ ناقدین نے اسے نیپوٹزم کی مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ شریکِ حیات کو کاسٹ کرنا اور خاندانی افراد کو پروڈکشن میں شامل کرنا ترجیحی سلوک کے مترادف ہے۔ بعض مداحوں نے اس فیصلے پر طنزیہ تبصرے بھی کیے۔ دوسری جانب کئی افراد نے اس فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یامی گوتم کی کیمیو شمولیت پہلے ہی منظرِ عام پر آ چکی تھی اور یہ کوئی اچانک اضافہ نہیں تھا۔ مداحوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی اداکاری کی صلاحیت اور ماضی کے کامیاب اشتراکات اس انتخاب کو جائز بناتے ہیں۔ کچھ تبصرہ نگاروں نے آدتیہ دھر کی شفافیت کو سراہتے ہوئے اسے تخلیقی فیصلہ قرار دیا۔ دھرندھر: دی ریونج سے بڑھتی توقعات کے درمیان یہ بحث ایک بار پھر اس امر کو اجاگر کرتی ہے کہ بالی ووڈ میں اندرونی روابط اور مواقع کی تقسیم کا معاملہ بدستور زیرِ بحث ہے، جبکہ فلم ساز اسے صلاحیت اور کہانی کی ضرورت سے جوڑتے ہیں۔